PART - 2

(انگریزی کے مشہور ناول ”The Da Vinci Code“ کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
محمّد سعید عمران

گا''۔

''میں کیوں بھاگوں گا؟'' لینگڈن بولا۔ ''میں بے گُناہ ہوں''

''فاش تو یہ نہیں سوچ رہا نا''۔

لینگڈن غُصے سے ردی کی ٹوکری کی طرف بڑھا تاکہ آلے کو اُس میں پھینک دے۔

''اِسے اپنی جیب میں رہنے دو۔ اگر تُم اِسے پھینک دو گے تو یہ حرکت کرنا بند کردے گا اور اُنہیں علم ہو جائے گا کہ تُم اِس کے بارے میں جان چُکے ہو۔ فاش نے تُمہیں اکیلے صرف اِس وجہ سے چھوڑا ہے کہ وہ جان سکے کہ تُم کہاں ہو۔ وہ تُمہیں ایک موقع دے رہا ہے کہ۔۔۔''۔ سوفی نے جُملہ ادھورا چھوڑ اور لینگڈن کے ہاتھ سے دھاتی آلہ لے لیا اور اُس کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔ ''کم از کم تھوڑی دیر اِسے اپنے پاس رہنے دو''۔

لینگڈن گُم سُم سا رہ گیا تھا۔

''فاش کیوں سوچ رہا ہے کہ میں سانئرَ کا قاتل ہوں؟''

''اُس کے پاس کافی ٹھوس وجوہات ہیں'' سوفی کے تاثُرات پیچیدہ تھے۔ ''ابھی تُم نے کُچھ شواہد نہیں دیکھے ہیں جو فاش نے تُم سے چھُپائے ہیں۔ کیا تُمہیں وہ تین لائنیں یاد ہیں جو کہ سانئرَ نے فرش پر لکھی تھیں؟''

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ وہ ہندسے اور الفاظ تو جیسے اُس کے دماغ سے چپک کر رہ گئے تھے۔

سوفی کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ''بدقسمتی سے، جو کُچھ تُم نے دیکھا وہ ایک ادھورا پیغام تھا۔ ایک چوتھی لائن بھی تھی جس کی تصویریں فاش نے تُمہارے آنے سے پہلے بنوالی تھیں''۔

اگرچہ لینگڈن جانتا تھا کہ اُس مارکر سے لکھے جانے والے الفاظ آسانی سے مٹائے جا سکتے تھے، لیکن وہ یہ نہیں مان سکتا تھا کہ فاش نے شواہد مٹانے کی کوشش کی ہوگی۔

''پیغام کی آخری لائن فاش تُمہیں تب تک نہیں بتانا چاہتا جب تک کہ وہ تُم سے اقبالِ جُرم نہ کروالے''۔

سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب سے کمپیوٹر سے پرنٹ شُدہ ایک کاغذ نکال کر کھول لیا۔

''فاش نے جائے واردات کی تصاویر کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی تھیں تاکہ ہم سانئرَ کے پیغام کو سمجھ سکیں''۔ اُس نے صفحہ لینگڈن کو تھما دیا۔

لینگڈن نے وہ صفحہ لے کر اُس پر پرنٹ تصویر کو دیکھا۔ نزدیک سے لی گئی تصویر میں چوبی فرش پر چمکتا پیغام صاف نظر آ رہا تھا۔ آخری لائن دیکھ کر لینگڈن کو اپنا سانس رُکتی محسوس ہوئی۔

13-3-2-21-1-1-8-5

O, Draconian devil!

Oh, lame saint!

P.S. Find Robert Langdon

☆☆☆☆☆☆☆

چند لمحوں کیلئے لینگڈن حیرت سے تصویر کو دیکھتا رہا۔ پی۔ ایس۔ رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔ اُسے ایسے لگا جیسے اُس کے قدموں کے نیچے سے فرش سرک رہا ہے۔

سانئرَ نے پیغام میں میرا نام بھی چھوڑا ہے۔

لیکن لینگڈن کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیوں؟

''اب سمجھ آئی نا'' سوفی نے کہا۔ ''فاش نے تُمہیں یہاں کیوں بُلایا ہے اور اُس کے شک کی کیا وجہ ہے؟''

لینگڈن کو صرف ایک موقع پر فاش کا رویّہ زیادہ پُراسرار نظر آیا تھا جب لینگڈن نے اُسے کہا تھا کہ سانئرَ اپنے قاتل کا نام لکھ سکتا تھا۔

رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

''سانئرَ نے یہ سب کیوں لکھا؟'' لینگڈن کی پریشانی تھی آہستہ آہستہ غُصے میں بدل رہی تھی۔ ''میں سانئرَ کو قتل کیوں کروں گا؟''

''ابھی تو فاش کے پاس اِس سوال کا جواب نہیں ہے''۔ سوفی نے کہا۔ ''لیکن وہ تُمہارے ساتھ ہونے والی ساری گُفتگو ریکارڈ کر رہا ہے تاکہ اِسے سُن کر یہ جواب بھی تلاش کر سکے''۔

لینگڈن نے کُچھ کہنے کیلئے اپنا مُنہ کھولا مگر وہ کُچھ کہنے سے قاصر تھا۔

''اُس کے کالر پر مائکروفون لگا ہوا ہے جو کہ سانئرَ کے دفتر میں ٹرانسمٹر سے رابطے میں ہے''۔

''یہ ناممکن ہے'' لینگڈن بولا ''میرے پاس جائے واردات پر نہ ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ میں لیکچر کے بعد سیدھا ہوٹل گیا تھا۔ تُم ہوٹل سے پتہ کروا سکتی ہو''

''فاش ایسا پہلے ہی کر چُکا ہے۔ رپورٹ کے مُطابق تُم نے ساڑھے دس بجے اپنے کمرے کی چابیاں لی تھیں۔ بدقسمتی سے قتل کا وقت گیارہ بجے کے لگ بھگ ہے۔ تُم آسانی سے کسی کو بتائے بغیر ہوٹل سے باہر جا کہ واپس آ سکتے ہو''۔

''یہ دیوانہ پن ہے۔ فاش کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے''۔

سوفی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اِس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟

''مسٹر لینگڈن! تُمہارا نام سانئرَ کی ڈائری میں لکھا ہوا ہے جو اُس کی لاش کے ساتھ ہی پڑی تھی۔ اور اِس میں مُلاقات کا وقت بالکُل وہی ہے جو کہ قتل کا وقت ہے''۔ وہ رک کر پھر بولی۔ ''فاش کے پاس تُمہاری گرفتاری کیلئے کافی مضبوط شواہد ہیں''۔

لینگڈن کو محسوس ہو رہا تھا کہ اُسے کسی وکیل کی ضرورت پڑنے والی ہے۔

''میں نے یہ سب نہیں کیا''

سوفی نے ٹھنڈی آہ بھری۔ ''یہ کوئی امریک ٹیلی ویژن سیریل نہیں، فرانس ہے۔ قانون پولیس والوں کو تحفظ دیتا ہے نہ کہ مجرموں

کو۔ بدقسمتی سے اِس کیس میں میڈیا کی دلچسپی کا پہلو بھی ہے۔ سانئرَ پیرس کا ایک بہت مشہور آدمی تھا۔ صبح تک اُس کے قتل کی خبر پھیل چُکی ہوگی۔ فاش پر سرکاری بیان دینے کیلئے سخت دباؤ ہوگا اور یہ اُس بہتر ہے کہ وہ پہلے سے ہی کسی مشکوک آدمی کو گرفتار کرلے۔ جب تک تُم اپنی بے گُناہی ثابت کرتے ہو تُمہیں جیل میں رہنا پڑے گا''۔

لینگڈن کو محسوس ہوا کہ وہ کسی پنجرے میں قید ہو چُکا ہے۔ ''تُم مُجھے یہ سب کیوں بتا رہی ہو؟''

''کیونکہ مُجھے یقین ہے کہ تُم بے گُناہ ہو''۔ سوفی نے چند لمحے پرے دیکھ کر پھر اُس پر نظریں گاڑ دیں۔ ''اور میری ہی غلطی کی وجہ سے تُم اِس مُشکل میں پھنسے ہو''۔

''اِس میں تُمہاری غلطی کہاں سے آگئی؟ سانئرَ تو میری طرف اشارہ کر رہا تھا''

''ہاں مگر جو پیغام اُس نے چھوڑا وہ میرے لئے تھا''۔

لینگڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ''کیا؟''۔

''یہ پیغام پولیس کیلئے نہیں میرے لئے ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ جلدی میں ایسا سب کُچھ کرنے میں اتنا مصروف رہا کہ یہ نہیں سوچ پایا کہ پولیس اِس سب کو کس پس منظر میں دیکھے گی''۔ وہ کُچھ دیر رُکی۔

''ہندسے بے معنی ہیں سانئرَ نے ہندسے صرف اِس لئے لکھے تاکہ کیس میں کسی کرپٹو گرافر کو بھی شامل کیا جائے۔ اِس طرح اُسے یقین تھا کہ یہ پیغام میں ہی پڑھوں گی۔''

لینگڈن کو یوں لگا کہ اُس کا دماغ خراب ہو جائے گا۔ ''تُم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟''۔

''ویٹرووین مین'' اُس نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ ''یہ میرا پسندیدہ خاکہ ہے اور اُس نے آج اِس کا استعمال میری توجہ مبذول کرنے کیلئے کیا ہے''۔

''ایک منٹ، تُم یہ کہہ رہی ہو کہ سانئرَ جانتا تھا کہ تُمہارا پسندیدہ فن پارہ کونسا ہے''۔

سوفی نے سر ہلا دیا۔ ''معاف کرنا یاک سانئرَ اور میں۔۔۔۔۔''۔

سوفی کی آواز میں عجیب قسم کا درد تھا۔ شاید سوفی اور یاک سانئرَ کے درمیان شاید کوئی خاص قسم کا رشتہ تھا۔ لینگڈن نے سوفی کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کی۔

''ہم دس سال پہلے علحدہ ہو گئے تھے''۔ سوفی نے سرگوشی میں کہا۔ ''اور تب سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں تھا۔ آج رات جب مُجھے اُس کے قتل کی خبر ملی اور میں نے اُس کی تصاویر دیکھیں تو مُجھے ایسا لگا کہ وہ مُجھے کوئی پیغام دینا چاہتا تھا''۔

''ویٹرووین مین کی وجہ سے؟''۔ لینگڈن نے پوچھا۔

''ہاں تُم کہہ سکتے ہو، مگر وہاں پر جو پی۔ ایس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اُس وجہ سے میرا یقین اور بھی پُختہ ہو گیا''۔

''پوسٹ سکرپٹ؟''

وہ دوسری طرف دیکھنا شُروع ہو گئی۔ ''وہ مُجھے پیار سے پی۔ ایس کہا کرتا تھا۔ پرنسس سوفی''۔

لینگڈن نے کوئی ردِعمل ظاہر نہ کیا۔

''یہ بُہت پُرانی بات ہے تب میں ایک چھوٹی سی بچی تھی''۔

''کیا تُم اُسے بچپن سے جانتی ہو؟'' لینگڈن کی آواز میں حیرت تھی۔

''بُہت اچھی طرح''۔ سوفی نے جواب دیا۔ اُس کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر سا تھا۔ ''یاک سانئرَ میرا نانا تھا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

''لینگڈن کہاں ہے''۔ فاش نے پوچھا۔ وہ اپنی سگریٹ کا آخری کش لے چُکا تھا۔

''وہ ابھی تک مردانہ ٹوائلٹ میں ہے'' کولیٹ نے جواب دیا۔

''کافی دیر نہیں لگا دی اُس نے؟''۔

کیپٹن نے جی پی ایس کے نُقطے کو دیکھا۔ فاش نے لینگڈن کو کافی وقت اور آزادی دے ڈالی تھی۔ لینگڈن کو جلد ہی واپس آ جانا چاہیئے تھا مگر اب دس منٹ گُزر چکے تھے۔

''کیا اِس بات کی توقع ہے کہ اُسے علم ہو گیا ہوگا؟''۔ فاش نے پوچھا۔

کولیٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جی پی ایس حرکت کر رہا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ آلہ ابھی تک لینگڈن کی جیب میں ہی ہے۔ شاید اُس کی طبعیت خراب ہو گئی ہو''

''اچھا''۔ فاش نے اپنی گھڑی پر نظر دوڑائی۔

فاش ابھی بھی کسی سوچ میں کھویا نظر آ رہا تھا۔ آج رات اُس کے رویّے میں ایک بے صبری سی نظر آتی تھی۔ اگرچہ وہ دباؤ میں بھی ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیتا تھا، لیکن اِس وقت وہ کُچھ جذباتی نظر آ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سب اُس کا ذاتی معاملہ ہو۔

'یہ حیران کُن نہیں ہے' کولیٹ نے سوچا۔ فاش لینگڈن کی گرفتاری کیلئے نہایت بے چین تھا۔ حال ہی میں بورڈ آف منسٹرز اور میڈیا نے فاش کے جارحانہ طریقہ کار پر سخت تنقید کی تھی۔ آج کی رات ایک مُعزز امریکی کی گرفتاری اُن نقادوں کی زبان بند کر دے گی اور اُسے مزید ترقّی اور مالی فوائد حاصل ہو سکتے تھے۔ اُسے روپے پیسے کی سخت ضرورت تھی۔ وہ جدید ٹیکنالوجی کا شوقین تھا اور کُچھ عرصہ پہلے اپنی ساری جمع پونجی ایک ٹیکنو کمپنی میں سرمایہ کاری کر کے لُٹا چُکا تھا۔

ابھی کافی وقت تھا۔ سوفی نیویو کی مُداخلت سے اتنا خاص کُچھ فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ جا چُکی تھی، اور ابھی فاش نے اپنی مزید چالیں چلنی تھیں۔ ابھی فاش نے لینگڈن کو یہ نہیں بتایا تھا کہ سانئرَ نے اُس کا نام فرش پر لکھا تھا۔ اِس انکشاف کا ردِعمل کافی نتیجہ خیز ہو گا۔

''کیپٹن''۔ ایک پولیس آفیسر نے فاش کو مُخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''آپ کیلئے ایک فون کال ہے اور میرے خیال میں آپ کو یہ کال لے لینی چاہیے۔'' فاش نے پولیس آفیسر کی طرف دیکھا، اُس کے چہرے پر تفکر کے آثار تھے۔

''کون ہے''۔ فاش نے کہا۔

’’کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کا ڈائریکٹر، وہ آپ کو سوفی نیویو کے بارے میں کُچھ بتانا چاہتا ہے‘‘

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس کو گاڑی سے اُترتے وقت ایک عجیب وغریب طاقت کا احساس ہوا۔ ہوا اُس کی پوشاک سے کھیل رہی تھی۔ اور اُسے فضا میں تبدیلی کے آثار محسوس ہو رہے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ اِس کام کیلئے طاقت سے زیادہ دماغ کی ضرورت تھی، اِس لئے اُس نے اپنا تیرہ راؤنڈ والا آٹو میٹک ہیکلر کوچ گاڑی میں ہی چھوڑ دیا۔ جو کہ مُعلّم نے دیا تھا۔

موت کے ہتھیار کی خُدا کے گھر میں کوئی گُنجائش نہیں ہے۔

چرچ کے سامنے کی سڑک بالکل ویران تھی۔

وہ جیل جانے کے بعد سے پہلی دفعہ فرانس آیا تھا اور اُسے لگ رہا تھا کہ اُس کا مُلک اُسے ایک دفعہ پھر آزما رہا ہے۔ اُسے رہ رہ کر اپنا ماضی یاد آ رہا تھا۔ اُس نے خُدائی کام کرنا تھا اور اِس اذیّت کا برداشت بھی کرنا تھا۔

درد برداشت کرنے کی حد ہی وفا کا اصل پیمانہ ہوتی ہے۔ اُسے یہ بات مُعلّم نے بتائی تھی۔

’’ہاگولا او براڈی ڈیوس‘‘۔ سیلاس نے سرگوشی کی، داخلے کے پُرشکوہ راستے پر چلتے ہوئے اُس نے لمبی سانس بھری۔ اُسے احساس ہوا تھا کہ وہ نہایت اہم کام کرنے والا ہے۔

سنگِ کُلید۔ جو کہ آخری منزل تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

اُس نے اپنے سفید مضبوط ہاتھوں سے دروازے پر تین دفعہ دستک دی۔ کُچھ لمحوں بعد لکڑی کا دروازہ کُھل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی سوچ رہی تھی کہ فاش کو کتنی دیر میں اُس کی میوزیم کے اندر موجودگی کے بارے میں پتہ چل سکتا ہے؟۔ وہ یہ دیکھ رہی تھی کہ لینگڈن کو سب باتیں سُن کر کافی جھٹکا لگا ہے۔ وہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پائی تھی کہ اُس نے لینگڈن کو یہاں بُلا کر ٹھیک کیا ہے یا نہیں۔ اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اُس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہئیے۔ اُس نے اپنے نانا کی لاش کے بارے میں سوچا، میوزیم کے فرش پر برہنہ پڑی لاش۔ ایک وقت تھا کہ اُس کا نانا ہی اُس کیلئے ساری دُنیا تھا۔ سوفی کو حیرت تھی کہ اُسے اُس کی موت کا دُکھ کیوں نہیں ہوا۔ سانئرَ اُسے اپنے لئے اجنبی محسوس ہو رہا تھا۔ اُن کا رشتہ اچانک ہی مُشکلات کا شکار ہو گیا تھا جب وہ بائیس سال کی تھی۔ تقریباً دس سال پہلے، مارچ کی ایک رات کو وہ واقعہ ہوا تھا۔ سوفی اُس دن طے شُدہ وقت سے چند دِن پہلے انگلینڈ سے اپنی یونیورسٹی سے واپس آ گئی تھی۔ اُس نے اپنے نانا کو ایسے عمل میں مصروف پایا تھا جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اُسے آج تک اُس منظر کے بارے میں پوری طرح یقین نہیں آیا تھا۔ اگر وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی تو کبھی یقین ہی نہ کر سکتی۔۔۔۔

اُس کے نانا نے شرمندگی سے اُسے سب کُچھ بتانے کی کوشش کی تھی مگر سوفی نے اُس سے علحدگی اختیار کر لی تھی۔ اُس نے کُچھ رقم بچا کر رکھی ہوئی تھی جس اُس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک فلیٹ لے لیا۔ اُس نے ارادہ کر لیا تھا کہ جو کُچھ اُس نے

دیکھا ہے وہ کبھی کسی کو نہیں بتائے گی۔ اُس کے نانا نے بعد میں اُس سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔ اُس نے سوفی کو بہت سارے خطوط لکھے تھے، کارڈ بھیجے تھے، جن میں اُس نے سوفی سے ملنے کی التجا کی تھی کہ وہ اُس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ سوفی نے ایک خط کے سوا کسی کا جواب نہیں دیا تھا۔ اُس نے نانا کو منع کر دیا تھا کہ وہ اُس سے فون کرنے یا ملنے کی کوئی کوشش نہ کرے۔ اُسے لگتا تھا کہ جو کُچھ اُس نے دیکھا تھا اُس کی وضاحت اور زیادہ خوفناک اور دردناک ہوگی۔ حیرت انگیز طور پر، سانئرَ ہار نہیں مانا تھا اور سوفی کے پاس اُس کے ڈھیروں ایسے خطوط پڑے ہوئے تھے جو کہ اُس نے کھولے تک نہیں تھے۔ ہاں، سانئرَ نے اُسے فون کرنے یا ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

مگر آج دن وقت اُس نے سوفی کو فون کیا تھا۔

’’سوفی‘‘ اُس کی آواز سوفی کے وائس میل باکس سے بہت بوڑھی محسوس ہو رہی تھی۔ ’’میں نے کافی عرصہ تُمھاری خواہش کا احترام کیا ہے۔۔۔ اور مُجھے یہ فون کرتے ہوئے دُکھ بھی محسوس ہو رہا ہے، مگر میں تُمھیں سب کُچھ سچ سچ بتا دینا چاہتا ہوں۔ تُم یہ پیغام سُنتے ہی مُجھ سے رابطہ کرو، کیونکہ تُمھاری جان کو خطرہ ہے‘‘۔

اپنے فلیٹ کے باورچی خانے میں کھڑے ہو کر اتنے عرصے بعد سانئرَ کی آواز سُنتے ہوئے اُس کے جسم میں ٹھنڈ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اُس کی نرم آواز نے سوفی کے ذہن میں پھر سے بچپن کی یادوں کی فلم چلا دی تھی۔

’’سوفی! خُدا کیلئے میری بات سنو‘‘۔ وہ ہمیشہ کی طرح اُس سے انگریزی زبان میں بات کر رہا تھا۔

’’تُم ہمیشہ کیلئے ایسا پاگل پن نہیں کر سکتی ہو، کیا تُم نے وہ خطوط نہیں پڑھے جو پچھلے تمام سال میں تُمھیں بھیجتا رہا ہوں؟‘‘ وہ رُکا۔ ’’ہمیں فوراً ملنا چاہئیے۔ کم ازکم اپنے نانا کی یہ خواہش تو پوری کر دو۔ مُجھے ابھی لوورے کے نمبر پر کال کرو۔۔ بالکُل ابھی۔۔۔ مُجھے لگ رہا ہے کہ میری اور تُمھاری جان کو خطرہ ہے‘‘

سوفی نے ٹیلی فون کے سپیکر کو گھور کر دیکھا۔ ’خطرہ‘۔ وہ کس خطرے کے بارے میں بات کر رہا تھا؟

’’پرنسس!‘‘ اُس کے نانا کی آواز ایسے جذبات سے لرز رہی تھی جن کو سوفی کوئی نام نہیں دے سکتی تھی۔ ’’مُجھے معلوم ہے کہ میں نے تُم سے بہت کُچھ چھپایا ہے، جس وجہ سے میں تُمھیں کھو بیٹھا۔ مگر یہ سب تُمھاری حفاظت کیلئے تھا۔ اب تُمھیں سچ جان لینا چاہئیے۔ میں تُمھیں تُمھارے خاندان کے بارے میں سچ سچ بتا دینا چاہتا ہوں‘‘۔

سوفی کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ ’میرا خاندان‘۔ سوفی کے والدین ایک کار حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے جب وہ چار سال کی تھی۔ کار ایک پُل سے نیچے گِر گئی تھی۔ اُس کا بھائی اور نانی بھی اُسی کار میں تھے۔ اور سوفی کا سارا خاندان اُس حادثے میں ختم ہو گیا تھا۔

سانئرَ کے الفاظ نے سوفی کی ہڈیوں تک میں سنسنی بھر دی تھی۔ ’میرا خاندان‘۔ اُسے اپنے بچپن کے وہ خواب یاد آنے لگے جن میں وہ دیکھتی تھی کہ اُس کا خاندان صحیح سلامت تھا اور اُس کے والدین اور بھائی بس گھر واپس آنے والے ہیں۔ لیکن وہ بس خواب ہی تھے۔ درحقیقت ایسا کُچھ نہیں تھا۔ وہ خود کو سمجھاتی تھی کہ وہ سب اِس دُنیا سے گُزر چُکے تھے اور اب کبھی لوٹ کر نہیں

آئیں گے۔

''سوفی''۔اُس کے نانا کی آواز پھر ریکارڈنگ مشین سے آئی۔''میں کئی سالوں سے تُمہیں بتانا چاہ رہا تھا۔بس میں صحیح وقت کا انتظار کررہا تھا،لیکن اب میرے پاس وقت کم ہے۔مُجھے فوراً کال کرو۔جیسے ہی تُمہیں میرا پیغام ملے مُجھ سے رابطہ کرو۔مُجھے خوف ہے کہ ہماری جانوں کوخطرہ ہے۔میرے پاس تُمہیں بتانے کیلیئے بُہت کُچھ ہے''۔

پیغام ختم ہوگیا تھا۔سوفی کُچھ لمحوں خاموش کھڑی لرزتی رہی۔اُس نے سانئرَ کے پیغام پرغور کیا،اُسے اِس سے یہی لگا کہ یہ سانئرَ کی ایک چال ہےاُس سے ملنے کیلیئے۔۔۔

ظاہر ہےاُس کا نانا اُس سے ملنے کیلیئے ترس رہا تھا۔وہ ہرطرح سے کوشش کررہا تھا کہ سوفی اُس سے ملنے پرمجبور ہوجائے۔اُس کے دل میں سانئرَ کیلیئے نفرت مزید بڑھ گئی۔سوفی نے یہ سوچا کہ شاید وہ بیمار ہےاور بچ نہیں سکتا تو واقعی اُس نے اچھا بہانہ بنایا تھا۔

میرا خاندان!

اب لوورے کے اِس تاریک کمرے میں کھڑے ہوئے،سوفی کواُس پیغام کی گونج سُنائی دے رہی تھی۔اُس کا نانا اُسی میوزیم میں مُردہ حالت میں پڑا تھا جس کا انتظام اُس کے سپرد تھا۔اوراُس نے فرش پرخُفیہ پیغام بھی لکھا تھا۔جوکہ سوفی کیلیئے تھا۔اِس بات کا سوفی کویقین تھا۔

اگرچہ اُسے پیغام کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تھا،مگروہ پُریقین تھی کی یہ اُسی کیلیئے ہے۔سوفی کوخُفیہ پیغامات اور کرپٹوگرافی کا شوق سانئرَ کے سائے میں ہی رہ کر ہوا تھا جوکہ خود کرپٹوگرافی کا شوقین اور ماہر تھا۔الفاظ کے کھیل،اور مُعمے۔وہ ہراتوار کوکراس ورڈ گیم اورلفظوں کے کھیل کھیلا کرتے تھے۔

بارہ سال کی عُمر میں،سوفی سب سے مُشکل کراس ورڈ گم'لی مونڈے'بغیرکسی مدد کے حل کرسکتی تھی،اورسانئرَ نے اُسے کراس ورڈ گیم،ریاضی کے معموں اورمتبادل الفاظ کے کوڈ میں ماہر بنادیا تھا۔سوفی اِن سب کھیلوں کیلیئے جنونی تھی۔آخرکاراُس نے اپنے پیشہ کیلیئے بھی کرپٹوگرافی ہی کا انتخاب کیا تھا۔

آج رات،سوفی ایک کرپٹوگرافر کی حیثیت سے یہ ماننے پرمجبور ہوگئی تھی کہ نہایت مہارت کے ساتھ سانئرَ نے اپنے پیغام کے زریعے دواجنبیوں کویکجا کردیا تھا۔

سوفی نیویواوررابرٹ لینگڈن۔آخر کیوں؟

لینگڈن کی آنکھوں میں عجیب سی کشمکش تھی۔سوفی کواندازہ ہوا کہ لینگڈن بھی سانئرَ کے پیغام کے بارے میں کُچھ نہیں جانتا تھا۔

وہ لینگڈن سے مُخاطب ہوئی۔''تُم اور میرا نانا آج رات ملنے والے تھے،کیوں؟''

لینگڈن پوری طرح اُلجھا ہوانظر آرہا تھا۔

''اُس کی سیکرٹری نے مُجھے بتایا تھا کہ وہ مُجھ سے مُلاقات کرنا چاہتا ہے،مگراُس نے مُلاقات کا مقصد نہیں بتایا تھا۔ایسا لگتا ہے

کہ اُسے پتہ تھا کہ میں پیرس میں آج رات علامات پرکوئی لیکچر دینے والا ہوں۔اوروہ بھی اِس میں دلچسپی رکھتا تھا۔شاید آج رات وہ اِسی سلسلے میں مُجھ سے ملنا چاہتا تھا۔''

سوفی کو یہ وضاحت کمزوراورنا قابلِ قبول لگی۔اُس کے نانا کوعلامات کے بارے میں شاید اِس دُنیا میں سب سے زیادہ علم تھا۔اوراِس کے علاوہ سانئرَ حد سے زیادہ تنہائی پسند تھا۔کسی خاص وجہ کہ بغیرایک امریکن پروفیسر سے ملنا کُچھ نا قابلِ قبول تھا۔

سوفی نے گہرا سانس لی اور کہا۔''میرے نانا نے مُجھے دوپہر کوفون کیا تھا اور مُجھے بتایا تھا کہ میری زندگی شدید خطرے میں ہے۔اِس بارے میں تُم کیا کہتے ہو؟''

لینگڈنی کی نیلی آنکھوں میں تفکر کے آثار گہرے ہوگئے۔''میں کیا کہہ سکتا ہوں جوکُچھ ہوا ہےاُسے دیکھا جائے تو۔۔۔''وہ رُک گیا،شایداُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے۔

سوفی نے سرہلا دیا۔آج رات کے واقعات کی وجہ سے خوفزدہ نہ ہونا بےوقوفی ہی تھی۔وہ سخت تھکاوٹ محسوس کرنے لگی۔یکدم اُس نے کھڑکی کی طرف قدم بڑھائے اوراُس پرنصب خطرے کی گھنٹی کودیکھنے لگی۔وہ کم ازکم چالیس فٹ کی بلندی پرنصب تھی۔

ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اُس نے کھڑکی سے باہر پیرس کے منظر کودیکھا۔اُس کے بائیں طرف،دریائےسئین کے پار،روشنیوں میں نہایا ایفل ٹاور تھا۔بالکُل سامنے،محرابِ فتح (Arc de Triomphe) تھا۔اوردائیں طرف مونٹے مارٹے کی اونچائی پرساکرے کیور کا گُنبد تھا،جوروشنوں میں چمک رہا تھا۔

وہ ڈینن ونگ کے بالکُل مغربی حصّے میں تھے۔کوروسل کی گُزرگاہ کو اِس ونگ سے بس ایک تنگ پگڈنڈی اورلوورے کی باہری دیوار ہی جُدا کرتی تھی۔بالکُل باہرسڑک پرمُختلف سامان کی فراہمی والےٹرکوں کا ایک کاروان کھڑا اشارہ سبز ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔اشاروں کی جلتی بُجھتی بتیاں سوفی کواپنا مذاق اُڑاتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

''مُجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کہوں؟''لینگڈن اُس کے عقب میں آکر بولا۔''تمہارا نانا ضرور کُچھ بتانے کی کوشش کررہا تھا۔مُجھے افسوس ہے کہ میں زیادہ مدد نہیں کرپارہا''۔

سوفی نے مُڑکراُسے دیکھا،اُسے لینگڈن کی گہری آواز میں غم کا تاثر نظر آرہا تھا۔اگرچہ وہ مُشکل میں تھا،مگروہ اُس کی مدد کرنا چاہتا تھا اگرچہ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے اُسے مشکوک ٹھہرایا تھا مگروہ ایک علمی آدمی تھا جو اِس مُعاملے کوسمجھ نہیں پارہا تھا۔

سوفی نے سوچا کہ اُن میں ایک بات تومشترک ہے ہی۔

خُفیہ کوڈ پرکام کرنے والی سوفی کا پیشہ ہی یہی تھا کہ وہ بظاہرفضول نظر آنے والے الفاظ کوکھوجے۔آج رات،اُس کا اندازہ تھا کہ لینگڈن ہی وہی آدمی ہے جس کے پاس اتنا علم ہے کہ وہ اِس معمے کوسُلجھانے میں اُس کی مدد کرے۔شاید لینگڈن اِس بات پر یقین ہی نہ رکھتا ہو۔پرنسس سوفی،رابرٹ لینگڈن کوڈھونڈو۔اُس کے نانا کا پیغام کیا اتنا ہی سیدھا سادہ تھا؟سوفی کولینگڈن کے ساتھ مزید وقت گُزارنا تھا۔اُسے اِس سربستہ راز سے پردہ اٹھانے کیلیئے لینگڈن کے ساتھ مل کرسوچنا تھا،راستہ نکالنا تھا۔مگر

بدقسمتی سے وقت بُہت کم تھا۔

لینگڈن کو دیکھتے ہوئے، سوفی نے اپنی واحد چال چلنے کا سوچا۔ ''بیزو فاش تُمہیں کسی بھی وقت حراست میں لے سکتا ہے۔ جبکہ میں تُمہیں اِس میوزیم سے باہر نکال سکتی ہوں۔ اِس کیلئے ہمیں ابھی قدم اُٹھانا ہوگا''۔

لینگڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ''تُم چاہتی ہو کہ میں فرار ہو جاؤں''۔

یہ سوچ لو کہ فاش تُمہیں حراست میں لے کر کئی ہفتوں تک جیل میں رہنے پر مجبور کر دے گا۔ فرانسیسی پولیس اور امریکن سفارتخانے کے درمیان پہلے ہی تلخ تعلقات ہیں۔لیکن اگر ہم ابھی یہاں سے فرار ہو کر امریکن سفارتخانے پہنچ جائیں تو سفارتخانہ تُمہاری حفاظت کرے گا اور یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ اِس قتل سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں''۔

لینگڈن ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ''میوزیم کے چاروں طرف پولیس ہے اور فرار ہونے کی کوشش کر کے ہم یہ ثابت کر دیں گے کہ ہم ہی مُجرم ہیں۔تُم فاش کو یہ بتا دو کہ فرش پر لکھا پیغام تُمہارے لئے تھا، اور یہ کہ میرا نام کسی قاتل کی حیثیت سے نہیں لکھا گیا''۔

''میں یہ کر بھی دوں''۔ سوفی نے جلدی جلدی بولا۔ ''اگر تُم بحفاظت امریکن سفارتخانے میں پہنچ جاؤ تو کیا ہے؟۔ سفارتخانہ یہاں سے بس ایک میل ہی دور ہے۔ میری کار میوزیم کے باہر کھڑی ہے۔ فاش کے ساتھ کوئی بات کرنا جوا کھیلنے کے مترادف ہے۔تُمہیں اب تک یہ نہیں ہوا کہ وہ ہر صورت تُمہیں مُجرم ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اُس نے تُمہیں یہ وقت بھی صرف اِس لئے دیا ہے تاکہ وہ تُم پر نظر رکھے اور تُم کوئی ایسی حرکت کرو کہ اُس کا کیس مضبوط ہو جائے۔''

''بالکل! اور اگر میں فرار ہو جاؤں تو ایسا ہی ہوگا''۔

سوفی کا موبائل فون بجنا شروع ہو گیا۔شاید فاش ہی ہوگا۔ اُس نے اپنی سویٹر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل آف کر دیا۔

''لینگڈن!'' سوفی نے تیزی سے کہا۔ ''میں تُم سے ایک آخری سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ اور تُمہارے تمام مُستقبل کا دارومدار اِس پر ہے۔فرش پر لکھا سب کُچھ اِس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ تُم قاتل ہو، مگر پھر بھی فاش اِس بات پر مُصر ہے کہ تُم ہی قاتل ہو۔ کیا اِس کے علاوہ کوئی اور ایسی وجہ ہے جس کی وجہ سے وہ تُمہیں قصوروار ٹھہرا سکے؟''

لینگڈن کُچھ دیر کیلئے ساکت ہو گیا۔ ''نہیں۔ بالکل بھی نہیں''۔

سوفی نے سانس بھری۔ تو فاش جھوٹ بول رہا ہے۔ کیوں؟ یہ سوچنے کیلئے سوفی کے پاس وقت نہیں تھا۔ فاش آج رات ہر قیمت پر لینگڈن کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتا تھا۔ سوفی کو لینگڈن کا ساتھ چاہیئے تھا۔ اپنے لئے، اور یہی مُشکل تھی جس کا سوفی کی نظر میں ایک ہی منطقی حل تھا کہ وہ لینگڈن کو امریکی سفارتخانے لے جائے۔

کھڑکی کی طرف مُڑتے ہوئے۔ سوفی نے پہلے شیشے میں نصب خطرے کے گھنٹی کو دیکھا اور پھر چالیس فٹ نیچے دیکھا۔ اتنی بلندی سے چھلانگ لگانے کے بعد بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر سوفی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ لینگڈن چاہے یا نا چاہے اُسے لوورے سے فرار ہونا ہی پڑے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

''وہ جواب نہیں دے رہی؟''۔ فاش کے چہرے پر بے یقینی تھی۔ ''تُم اُس کے موبائل پر کال کر رہے ہو نا۔ مُجھے پتہ ہے کہ موبائل اُس کے پاس ہے''

کولیٹ پچھلے چند منٹ سے سوفی سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''شاید اُس کے موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ہے۔ یا پھر اُس نے گھنٹی بند کر رکھی ہے''

فاش ڈائریکٹر کرپٹوگرافی سے بات کرنے کے بعد تشویش میں مُبتلا ہو گیا تھا۔ اُس نے کولیٹ کو کہا تھا کہ وہ سوفی رابطہ کرے مگر کولیٹ ناکام رہا تھا۔ فاشے کی حالت اِس وقت پنجرے میں بند شیر کی طرح تھی۔ وہ مُٹھیاں بھینچے اِدھر سے اُدھر قدم اُٹھا رہا تھا۔

''ڈائریکٹر نے کیوں کال کی تھی؟'' کولیٹ نے پُوچھا۔

فاش مُڑا۔ ''یہ بتانے کیلئے کہ اُنہیں سیاہ شیطان اور لنگڑے ولی کے حوالے سے کُچھ پتہ نہیں چلا''

''بس''۔

''نہیں، بلکہ اُس نے یہ بھی بتایا کہ اُنہوں نے بھی فبوناچی سلسلے کا پتہ چلا لیا ہے مگر یہ بھی فضول ہی ہے''۔

''لیکن سوفی تو یہ پہلے ہی بتا چکی ہے''۔

فاش نے نفی میں سر ہلایا۔ ''سوفی اُنہیں بتائے بغیر یہاں آ گئی تھی''

''کیا؟''

''ڈائریکٹر کے مُطابق، اُس نے اپنی ٹیم کو وہ تمام تصاویر بھجوائی تھیں۔ جب سوفی وہاں پہنچی تو اُس نے اُن تصاویر اور خُفیہ پیغام کو بس ایک بار ہی دیکھا اور وہاں نکل آئی۔ ڈائریکٹر کو محسوس ہوا تھا کہ وہ تصاویر دیکھنے کے بعد خاصی پریشان تھی''۔

''پریشان؟ کیا اُس نے کبھی کسی لاش کی تصاویر نہیں دیکھیں؟''

فاش چند لمحے خاموش رہا۔ ''سوفی کے ایک ساتھی نے ڈائریکٹر کو بتایا ہے کہ وہ سانیئر کی نواسی ہے''۔

کولیٹ گنگ رہ گیا۔

''ڈائریکٹر کے مُطابق اُس نے سانیئر کا ذکر کبھی نہیں کیا، اور اُس کے خیال میں اُس نے ایسا اِس لئے کیا کہ وہ ایک مشہور انسان کی نواسی ہونے کا فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتی تھی''۔

بے شک وہ تصاویر دیکھ کر پریشان ہو گئی ہو گی مگر کولیٹ کو اِس اتفاق کا اندازہ نہیں تھا کہ اُس نوجوان عورت کو اپنے ہی نانا کا لکھا ہوا خُفیہ پیغام سمجھنے کیلئے بلایا گیا تھا۔ پھر بھی سوفی کا رویّہ سمجھ سے بالاتر تھا۔

''لیکن اُسے فبوناچی نمبرز کے بارے میں پتہ تھا۔ اور اُس نے ہی ہمیں آ کر یہ بتایا تھا۔ یہ سمجھ نہیں آتا کہ وہ کسی کو اِس بارے میں بتائے بغیر وہاں سے کیوں چلی آئی۔''

کولیٹ کے خیال میں اِس کی ایک ہی وجہ تھی اور وہ یہ کہ سانیئر نے اِس اُمید پر پیغام لکھا تھا کہ کرپٹوگرافی ڈیپارٹمنٹ کو یہ پیغام

دکھایا جائے گا اور اُس کی نواسی کو بھی اِس کے بارے میں علم ہو جائے گا۔ اور یہ پیغام کسی حوالے سے اُس کی نواسی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ایسا ہے تو اِس پیغام سے سوفی کو کیا پتہ چلا؟ اور اِس سب میں لینگڈن کا کیا کردار ہے؟

اِس سے پہلے کہ کولیٹ اپنے اِن خیالات سے فاش کو آگاہ کرتا، میوزیم کی خاموش فضا میں ایک تیز گھنٹی بجنے کی آواز گونجنے لگی۔ لگ یہی رہا تھا کہ یہ گھنٹی گرانڈ گیلری کے اندر بجی ہے۔ فاش کولیٹ کی طرف مُڑا۔

''لینگڈن پر نظر رکھو''

''وہ ابھی تک ریسٹ روم میں ہے'' کولیٹ نے لیپ ٹاپ پر موجود سُرخ نُقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''شاید اُس نے کھڑکی توڑ دی ہے!'' کولیٹ جانتا تھا کہ لینگڈن زیادہ دور نہیں جا سکتا۔ اگرچہ پیرس کے قوانین کے مُطابق آگ لگنے کی صورت میں پندرہ فُٹ سے اونچی کھڑکیاں توڑ دینی چاہییں، مگر لوورے میوزیم کی دوسری منزل پر واقعہ ڈینن ونگ کی کھڑکی سے نیچے کودنا خودکشی کے مُترادف تھا۔ ریسٹ روم کی کھڑکی سے نیچے، لوورے کی دیوار سے چند فُٹ دور ہی کیروسل کی سڑک تھی۔

''میرے خُدا!'' کولیٹ نے لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ کھڑکی کے سرے کی طرف جا رہا ہے''

لیکن فاش پہلے ہی حرکت میں آ چُکا تھا۔ اُس نے ہولسٹر سے پستول نکالا اور دفتر سے نکل گیا۔

کولیٹ نے حواس باختگی میں سکرین کی طرف دیکھا۔ سُرخ ٹمٹماتا ہوا نُقطہ کھڑکی کے بالکل سرے پر پُہنچ چُکا تھا۔ تب ایک انہونی سی بات ہوئی۔ نُقطے نے عمارت کے احاطے سے باہر کی طرف حرکت کی۔

'یہ کیا ہو رہا ہے' کولیٹ نے سوچا۔ 'کیا لینگڈن کھڑکی کے سرے پر ہے یا۔۔۔'

''خُدایا!'' کولیٹ اُچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔ نُقطہ دیوار سے باہر کی طرف چلا گیا تھا۔ سگنل کُچھ دیر کیلئے لرزا اور پھر نُقطہ عمارت کے احاطے سے قریباً دس فٹ باہر جا کر رُک گیا۔

بٹن دباتے ہوئے، کولیٹ نے پیرس کا نقشہ کھولا اور جی پی ایس کو اُس کے ساتھ مربوط کیا۔ وہ اب پھر سے نُقطے کا مقام دیکھ رہا تھا۔ نُقطہ بالکُل ساکت تھا۔ کیروسیل کی سڑک کے بالکُل درمیان۔ لینگڈن کھڑکی سے کُود چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فاش گرانڈ گیلری میں بھاگ رہا تھا جب اُسے واکی ٹاکی سے کولیٹ کی آواز سُنائی دی۔

''وہ کُود چُکا ہے''۔ کولیٹ چیخ رہا تھا۔ ''وہ باہر سڑک پر ہے اور بالکُل ساکت ہے، خُدایا! لگتا ہے اُس نے خودکشی کر لی ہے۔''

فاش نے کولیٹ کی بات سُنی لیکن وہ سمجھے بغیر بھاگتا رہا۔ یوں لگ رہا تھا کہ راہداری کبھی ختم نہیں ہو گی۔ جیسے ہی وہ سانئرَ کی لاش کے پاس سے گُزرا گھنٹی کی آواز اونچی ہونا شُروع ہو گئی۔

کولیٹ کی آواز پھر سُنائی دی۔ ''وہ حرکت کر رہا ہے۔ او میرے خُدا! وہ زندہ ہے۔ لینگڈن حرکت کر رہا ہے۔''

فاش نے دوڑ جاری رکھی۔ وہ راہداری کی طوالت کو کوس رہا تھا۔

''وہ بُہت تیزی سے حرکت کر رہا ہے'' کولیٹ ابھی تک بول رہا تھا۔ ''وہ کیروسل پر جا رہا ہے۔۔۔ اُس کی رفتار میں اضافہ ہو رہا

ہے۔ وہ بہت تیزی سے حرکت کر رہا ہے''

فاش ریسٹ روم کے دروازے کی طرف بھاگا۔ گھنٹی کی وجہ سے واکی ٹاکی پر آواز بمشکل سُنائی دے رہی تھی۔ مگر کولیٹ اب تک بول رہا تھا۔

''وہ کسی گاڑی میں ہو گا۔ مُجھے یقین ہے کہ۔۔۔۔''

گھنٹی کی آواز کولیٹ کے الفاظ پر غالب آ گئی تھی۔ فاش پستول تانے مردانہ ریسٹ روم میں داخل ہو گیا۔ اُس نے نہایت احتیاط سے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ بالکل خالی تھا، سارے ٹوائلٹ بھی خالی تھے۔ فاش نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے کی طرف دیکھا۔ وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا اور اُس کے کنارے سے نیچے دیکھا۔ لینگڈن کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ فاش حیران تھا کہ ایسا خطرناک کام کوئی مداری ہی کر سکتا ہے۔ اتنی بُلندی سے گر کر بچنا مُشکل تھا۔

اچانک گھنٹی کی آواز بند ہو گئی۔ اب واکی ٹاکی سے کولیٹ کی آواز آ رہی تھی۔

''۔۔۔جنوب کی طرف۔۔۔ تیزی سے اُس نے پونٹ ڈو کیروسیل سے دریائے سیئن کو عبور کر لیا ہے''۔

فاش اپنے بائیں طرف مُڑا۔ سڑک کے اُس مقام پر اُسے صرف ایک گاڑی نظر آ رہی تھی۔ یہ ایک ٹریلر تھا جو لوورے کی مُخالف سمت میں جا رہا تھا۔ فاش کو احساس ہوا کہ یہی ٹرک شاید کُچھ دیر پہلے اشارے پر رُکا ہو گا، بالکُل ریسٹ روم کی کھڑکی کے نیچے۔

'ایک دیوانہ پن' اُس نے خود کلامی کی۔ لینگڈن کو کیا معلوم کہ اُس ٹرک میں کیا ہے۔ ٹرک کے پیچھے ایک نرم سا ترپال پڑا ہوا نظر آ رہا تھا مگر کیا پتہ اِس کے نیچے فولاد ہو، سیمنٹ یا پھر کچرا؟ چالیس فٹ کی چھلانگ، یہ تو پاگل پن تھا۔

''وہ پونٹ ڈی سینٹ پیرز کی طرف''

یقیناً، ٹرک دریا پار کرنے کے بعد ہی مُڑا ہو گا۔ فاش نے سوچا۔ وہ حیرانی سے ٹرک کو سڑک کے ایک کونے میں غائب ہوتا دیکھ رہا تھا۔ کولیٹ پہلے ہی تمام ایجنٹوں کو ہدایات دے چُکا تھا کہ وہ لوورے سے نکل کر گاڑی کا پیچھا کریں، وہ ٹرک کے بدلتے ہوئے مقامات کے بارے میں لمحہ بہ لمحہ آگاہی فراہم کر رہا تھا۔

کھیل ختم ہو چُکا ہے۔ فاش جانتا تھا کہ اُس کے آدمی کُچھ ہی منٹ میں ٹرک تک پُہنچ جائیں گے۔ لینگڈن کہیں نہیں جا سکتا تھا۔

ریوالور کو دوبارہ ہولسٹر میں ڈالتے ہوئے، فاش کمرے سے نکل آیا اور واکی ٹاکی سے کولیٹ کو حُکم دیا۔

''میری گاڑی اِسطرف منگواؤ۔ میں اُسے گرفتار کرتے ہوئے موقع پر موجود رہنا چاہتا ہوں''

راہداری میں چلتے ہوئے فاش نے سوچا کہ کیا لینگڈن چھلانگ لگانے کے بعد زندہ بچا ہو گا؟

مگر اب یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لینگڈن نے فرار ہو کر اپنے آپ کو مُجرم ثابت کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریسٹ روم سے تقریباً پندرہ فُٹ کے فاصلے پر، لینگڈن اور سوفی گرانڈ گیلری کی تاریکی میں کھڑے تھے۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو بڑی مُشکل سے پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ فاش اُن کے قریب سے گُزر کر ریسٹ روم میں چلا گیا تھا۔ خطرے کی گھنٹی کی بند ہو چُکی

تھی اور پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں لوورے سے باہر جاتی محسوس ہو رہی تھیں۔ فاش بھی گرانڈ گیلری سے واپس جا چُکا تھا۔

''باہر جانے کیلئے یہاں سے تھوڑی دور ہنگامی سیڑھیاں ہیں'' سوفی نے کہا۔''اب حفاظتی گارڈ یہاں سے جا رہے ہیں۔ ہم با آسانی یہاں سے نکل سکتے ہیں''۔

لینگڈن سمجھ گیا تھا کہ اب اِنکار کرنا فضول ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سینٹ سلپس کا وسیع اور کُشادہ ہال کسی مقبرے کی طرح پُرسکوت تھا جس میں لوبان کی ہلکی ہلکی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ اِس کی تاریخ پیرس کی مشہور عمارتوں میں سے سب سے انوکھی تھی۔ یہ چرچ اُس منہدم شُدہ عمارت کی جگہ تعمیر کیا گیا تھا جو کہ مِصری دیوی ایسس (ISIS) کا معبد تھی۔ اِس کی عمارت فنِ تعمیر کا اعلٰی نمونہ تھی اور اِس کا موازنہ نوٹرے ڈیم کے گرجا گھر کے ساتھ کیا جاسکتا تھا۔ اِسی چرچ کی مُقدس عمارت میں مارکوئس ڈی سیڈے اور باڈلئیر کو بپتسمہ دیا گیا تھا۔ مشہور مُفکّر وکٹر ہیوگو کی شادی بھی اِسی عمارت میں ہوئی تھی۔ ساتھ ہی منسلک مدرسے کی عمارت تھی جہاں پہ اِس چرچ کی تفصیلی تاریخ اور کئی تاریخی دستاویزات موجود تھیں۔ اِس کے علاوہ یہ مدرسہ کئی خُفیہ تنظیموں کے اجلاس کے لئے بھی استعمال ہوتا رہا تھا۔ سیلاس نے سسٹر سینڈرین کے چہرے پر بے چینی کے آثار محسوس کئے۔ وہ اُسے احاطے میں لے آئی۔

''تُم امریکی ہو؟'' سسٹر سینڈرین نے پُوچھا۔

''میری پیدائش فرانس کی ہے''۔ سیلاس نے جواب دیا۔''میں سپین میں بھی رہا ہوں اور آج کل امریکہ میں پڑھ رہا ہوں''۔

سسٹر سینڈرین نے سر ہلا دیا۔ وہ خاموش آنکھوں والی، ایک چھوٹے جسم کی مالک عورت تھی۔

''اور تُم نے کبھی سینٹ سلپس نہیں دیکھا''۔

''میں اِسے بھی ایک گُناہ ہی سمجھتا ہوں''۔

''یہ چرچ دِن میں زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے''۔

''مگر اِس وقت مُجھے موقع دینے کا شُکریہ''۔

''راہب نے اِس کی درخواست کی تھی۔ یقیناً تُمہاری پُہنچ کافی اوپر تک ہے''۔

سیلاس سوچ کر رہ گیا کہ سسٹر سینڈرین کو کوئی اندازہ نہیں کہ اُس کی پہنچ کہاں تک ہے۔

جیسے ہی سسٹر سینڈرین اُسے کُرسیوں کی قطاروں سے آگے لے کر گئی، سیلاس احاطے کی سادگی دیکھ کر بُہت مُتاثر ہوا۔ نوٹرے ڈیم میں رنگ برنگے مُصوری کے نمونے، خوبصورت لکڑی اور آرائش وزیبائش کا کافی کام ہوا تھا مگر سینٹ سلپس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ اِس کا سکوت ایک سادہ اور پُروقار ہسپانوی چرچ کی یاد دلاتا تھا اور اِسی سادگی نے اِسے مزید خوبصورت بنا دیا۔ سیلاس نے چھت کی طرف نگاہ اُٹھائی۔ اُسے ایسے لگا کہ جیسے وہ ایک بہت بڑے اور اُلٹے بحری جہاز کے نیچے کھڑا ہے۔

آج پر یوری آف سیون کا جہاز بھی ہمیشہ کیلئے ڈوبنے والا تھا۔ سیلاس چاہ رہا تھا کہ سسٹر سینڈرین اُسے اکیلا چھوڑ دے تاکہ وہ سکون سے اپنا کام پُورا کر سکے۔ اگرچہ وہ باآسانی اُسے قابو کر سکتا تھا۔ مگر اُس نے فیصلہ کیا تھا کہ اشد ضرورت کے بغیر طاقت کا استعمال بالکُل نہیں کرے گا۔ وہ چرچ کی عورت ہے اور اِس میں اُس کا کوئی قصور نہیں ہے کہ پر یوری نے پتھر چھُپانے کیلئے اِس چرچ کا انتخاب کیا ہے اور اُن کے گُناہ کی سزا ایک معصوم راہبہ کو نہیں ملنی چاہئیے۔

''مُجھے شرمندگی ہے کہ میری وجہ سے تُمہیں زحمت ہوئی''۔

''بالکُل نہیں، تُم پیرس میں کم وقت کیلئے آئے ہو اِس لئے سینٹ سلپس دیکھے بغیر تُمہیں واپس نہیں جانا چاہئیے۔ ویسے چرچ میں تُمہاری دلچسپی تعمیراتی ہے یا تاریخی''۔

''دراصل، میری اِس چرچ میں دلچسپی روحانی ہے''۔

سسٹر سینڈرین نرم سی ہنسی ہنس دی۔''یہ تو کُچھ کہے بغیر سمجھ آ رہا ہے۔ اچھا ہم آغاز کہاں سے کریں؟''

سیلاس کی نظریں چبوترے پر مرتکز ہو گئیں۔''میرا خیال ہے کہ تُمہیں مزید زحمت کی ضرورت نہیں ہے، میں خود ہی چرچ دیکھ لوں گا۔''

''میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے'' سسٹر سینڈرین نے کہا۔''جاگ تو میں چُکی ہوں''

سیلاس رُک گیا۔ وہ بالکُل سامنے والے بنچ کے پاس پہنچ چُکے تھے اور چبوترہ بس پندرہ گز کے فاصلے پر تھا۔ وہ تیزی سے سسٹر سینڈرین کی طرف مُڑا۔

''مُجھے بالکل عام آدمیوں کی طرح گھومنے پھرنے کی عادت نہیں ہے، اور مُجھے دُعا مانگنے کیلئے بھی اکیلے وقت چاہئیے۔''

سسٹر سینڈرین ہچکچائی۔''اوہ اچھا ٹھیک ہے میں چرچ کے عقب میں تُمہارا انتظار کروں گی''

سیلاس نے اپنا بھاری ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھا اور اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔''میں پہلے ہی تُمہاری نیند خراب کر چُکا ہوں۔ تُمہیں اب سو جانا چاہئیے۔ میں چرچ دیکھ کر خود ہی چلا جاؤں گا۔''

''کیا تُمہیں یقین ہے؟''

''ہاں، مُجھے تنہائی میں دُعا کرتے ہوئے مزا آتا ہے''

''اچھا جیسے تُمہاری مرضی''

سیلاس نے اُس کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا دیا۔''اچھی طرح اپنی نیند پوری کرو سسٹر۔ خُدا کرے کہ تُم پر سلامتی ہو''

''تُم پر بھی۔'' سسٹر سینڈرین سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔''خیال رکھنا کہ جب تُم باہر جاؤ تو دروازہ ٹھیک طرح سے بند کرنا''

''ٹھیک ہے۔'' سیلاس نے اُسے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھا۔ تب وہ پہلی قطار سے آگے بڑھا اور جھک گیا۔ خاردار بیلٹ اُس کے گوشت میں پیوست ہو رہا تھا۔

اے خُدا! میں اپنے آپ کو آج کے کام کیلئے پیش کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆

چبوترے کے اوپر بالکونی میں چُھپی سسٹر سینڈرین نے نیچے جھانکا۔ سیلاس اپنے گھٹنوں پر جُھکا ہوا تھا۔ اُس کی روح میں ایک عجیب سا خوف بھرا ہوتھا جس کی وجہ سے وہ حرکت کرنے سے قاصر تھی۔ چند لمحوں کیلئے اُسے لگا کہ یہی وہ دُشمن ہے جس سے اُسے خبردار کیا گیا تھا۔ اور آج کی رات شاید اُسے اُن احکامات کی تعمیل کرنی پڑے جو اُسے کافی عرصہ پہلے دیئے گئے تھے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ یہیں رہ کر اُس کی ساری حرکات دیکھے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

تاریکی سے باہر آتے ہی، لینگڈن اور سوفی خاموشی سے ہنگامی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ لینگڈن یوں محسوس کر رہا تھا کہ وہ کسی جاسوسی فلم میں کوئی کردار ادا کر رہا ہے جس میں جوڈیشل پولیس کا کیپٹن اُسے قتل کی واردات میں مُلوّث کر چُکا ہے۔

لینگڈن نے سرگوشی کی۔ ''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ فاش نے خود وہ پیغام فرش پر لکھا ہو''

سوفی نے جواب دیا۔ ''نا مُمکن''

لینگڈن ابھی پُر یقین نہیں تھا۔ ''وہ مُجھے مجرم ثابت کرنا چاہتا ہے۔ شاید اُس نے سوچا ہو کہ فرش پر میرا نام لکھنے سے اِس بات کو تقویت مل سکتی ہے''

''فبوناچی نمبر، پی۔ ایس، ڈاونچی کا خاکہ اور دیویوں کی علامات؟ یہ صرف میرا نانا ہی لکھ سکتا ہے۔''

لینگڈن جانتا تھا کہ وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ثبوتوں کی علامات کا ایک دوسرے کافی قریبی تعلق تھا۔ پانچ کونی ستارہ، ویٹروویئن مین، ڈاونچی، دیوی اور حتّٰی کہ فبوناچی نمبر۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ معمّہ تھا۔

''اور اُس نے دِن کو مُجھے جو فون کال کی تھی''۔ سوفی نے مزید اضافہ کیا۔ ''وہ مُجھے کُچھ بتانا چاہتا تھا۔ مُجھے یقین ہے کہ وہ اِسی معاملے کے بارے میں مُجھے کُچھ بتانا چاہتا تھا۔''

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ او! سیاہ شیطان، اوہ لنگڑے ولی۔ اُس کی خواہش تھی کہ وہ یہ سب باتیں سمجھ سکتا اور تا کہ وہ اِس مُشکل صورتحال سے نکل سکیں۔ اُس کا فرار ہو جانا بھی فاش کی نظروں میں مُجرم ثابت کر چُکا تھا۔

''راستہ زیادہ دُور نہیں ہے''۔ سوفی نے کہا۔

''کیا یہ مُمکن ہے کہ وہ ہندسے اِس سارے مسئلے کو حل کرنے کی کُنجی ہیں؟''۔ لینگڈن ایک دفعہ بیکن کی دستاویزات میں چھُپے خُفیہ کوڈ پر کام کر چُکا تھا جس میں الفاظ کی کُچھ لائنیں دراصل کوڈ کو سمجھنے کی کُنجی ہوتی ہیں۔

''میں اِن ہندسوں کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوں۔ جمع، خارج القسمت، مضرُوب۔ میں ریاضی کے حوالے سے کُچھ سمجھ نہیں آسکی۔

''اور پھر بھی اِن ہندسوں کا مطلب فبوناچی کا سلسلہ ہے جو محض اتفاق نہیں''۔

''یہ اتفّاق نہیں ہے۔ فبوناچی ہندسوں کا استعمال میرے نانا کا میری طرف ایک اور اشارہ ہے، جیسا کہ اُس نے انگریزی میں پیغام لکھا اور ایک فن پارے کی طرح اپنے جسم کو ترتیب دیا اور پھر اپنے اوپر پانچ کونی ستارہ بنایا۔ یہ سب کُچھ صرف اور صرف میری توجہ حاصل کرنے کیلئے تھا۔''

''پانچ کونی ستارے کا تُمہارے لئے کوئی معنی ہے؟''

''۔ جب میں چھوٹی تھی تو ہم دونوں تفریح کیلئے ٹاروٹ کارڈ کھیلا کرتے تھے اور میرا نشانی کا کارڈ ہمیشہ پانچ کونی ستارے والی گڈی سے نکلتا تھا۔ مُجھے یقین ہے کہ وہ کارڈ پھینٹا بھی کرتا تھا مگر یہ ہمارے لئے ایک اتفاق ہی بن گیا تھا''۔

لینگڈن کے جسم میں ایک بار پھر سردسی لہر دوڑ گئی۔ وہ ٹاروٹ بھی کھیلتے تھے؟ قرونِ وسطٰی کا اطالوی کھیل جو کہ خارج المذہب علامات سے بھرپور تھا۔ لینگڈن نے ٹاروٹ کے بارے میں اپنے نئی آنے والی کتاب کا ایک پورا حصّہ وقف کر رکھا تھا۔ اِس کھیل میں بائیس کارڈ ہوتے تھے۔ ہر کارڈ کا ایک علٰحدہ نام ہوتا تھا جیسے 'خاتون پوپ'، 'ملکہ'، 'ستارہ' وغیرہ۔ بُنیادی طور پر یہ کھیل اُن خیالات کا اظہار کرنے کیلئے بنایا گیا تھا جو کہ چرچ نے اُس دور میں خارج المذہب قرار دیئے تھے۔ آج کل، یہ کارڈ نجومی اور قسمت کا حال بتانے والے ایک پیشہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

ٹاروٹ کے کھیل میں مُقدّس نُسوانیت کو ایک پانچ کونی ستارے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ لینگڈن نے سوچا کے سانئرَ جان بوجھ کر سوفی کے کارڈز، پانچ کونی ستارے والے ڈیک سے چُنتا ہوگا۔

وہ ہنگامی سیڑھیوں تک پُہنچ چُکے تھے۔ سوفی نے آرام سے دروازہ کھولا۔ کوئی گھنٹی نہ بجی کیونکہ خطرے کہ گھنٹی صرف باہر کے دروازوں کیلئے مخصوص تھی۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترنے لگے۔

''تُمہارے نانا'' لینگڈن نے کہا۔ ''جب وہ تُمہیں پانچ کونی ستارے کے بارے میں بتاتا تھا تو کیا وہ دیویوں کی عبادات کے بارے میں یا پھر چرچ سے عداوت کے بارے میں بھی بتاتا تھا کیا؟''

سوفی نے ناں میں سر ہلا دیا۔ ''مجھے اِس کے ریاضی سے تعلق کے بارے میں زیادہ دلچسپی تھی۔ مُقدّس نسبت (Divine Proportion)، فائی (PHI)، فبوناچی کے سلسلے کے بارے میں''

لینگڈن ایک بار پھر حیران ہوا۔ ''تُمہارے نانا نے تُمہیں فائی کے بارے میں بھی بتایا تھا''

''بِلاشُبہ! مُقدّس نسبت''۔ اُس کے چہرے پر شرارت آمیز شرمیلی مُسکراہٹ تھی۔ ''درحقیقت، وہ میرے ساتھ مذاق بھی کیا کرتا تھا کہ سوفی تُم آدھی مُقدّس ہو کیونکہ تُمہارے نام میں (PHI) آتا ہے''

لینگڈن نے چند لمحہ سوچا اور کراہ دیا۔

soPHIe

سیڑھیاں نیچے اُترتے ہوئے اُس نے اپنی توجہ فائی پر مرکوز کی۔ اُسے یہ ادراک ہونا شُروع ہو گیا تھا کہ سانئرَ کے خُفیہ پیغام میں چھُپے ثبوت میں تسلسل اُس سے کی سوچ سے بھی زیادہ ہے۔

ڈاونچی۔فبوناچی نمبر۔پانچ کونی ستارہ۔

ناقابلِ یقین طور پر، اِن تمام چیزوں کا فن کی تاریخ سے ایک بُنیادی تعلق تھا۔اور یہی وہ موضوع بھی تھا جو کہ لینگڈن پڑھاتا بھی تھا۔

فائی۔

اُسے ہارورڈ کے وہ لیکچر یاد آ گئے جن میں اُس نے فائی کا تعارف کروایا تھا۔

فائی۔1.618

اِس ہندسے کو ''سُنہری تناسب (Golden Ratio)'' بھی کہا جاتا تھا۔فبوناچی کے ہندسے اِسی نسبت سے آگے بڑھتے تھے۔یعنی کہ اگر ایک ہندسے کو سُنہری تناسب سے ضرب دی جاتی تھی تو جواب اگلے ہندسے کے طور پر آتا تھا۔اِس سے بھی حیرت انگیز یہ چیز تھی کہ یہ نسبت انسانی وحیوانی زندگی کے ہر گوشے میں جھلکتی تھی۔ایک عام انسان کو اگر ناف تک ماپا جائے اور اِس پیمائش کو اِس نسبت سے ضرب دی جائے تو اِنسان کا پورا قد معلوم ہوسکتا ہے۔شہد کی مکھیوں کے چھتے میں نر اور مادہ مکھیوں کی نسبت بھی یہی آتی ہے۔اِس کے علاوہ بھی فائی یا سُنہری نسبت زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتی ہے۔

لینگڈن کو یاد آیا کہ جب اپنے لیکچر کے دوران اُس نے ویٹروِین مین کی تصویر دکھائی تھی تو طالبعلم حیران ہوئے تھے کہ کسی فن پارے کا سُنہری نسبت سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟لینگڈن نے اُنہیں بتایا تھا:

''لیونارڈو ڈاونچی سُنہری نسبت کے بارے میں کافی کُچھ جانتا تھا۔یہ تصویر اُس نے مارکوس ویٹروِیّس کے نام پر بنائی تھی جو روم کا ایک مشہور معمار تھا۔دراصل ڈاونچی ہی وہ پہلا آدمی تھا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ اِنسانی جسم کے مُختلف حِصّوں کے تناسب میں سُنہری نسبت شامل ہے۔سر سے پیر اور سر سے ناف کا تناسب۔کولہوں سے پاؤں اور کولہوں سے گھُٹنوں کا تناسب، ہڈیوں کے جوڑ وغیرہ وغیرہ''۔

اِس لیکچر میں لینگڈن نے اُنہیں فن کے مُختلف نمونے دکھائے تھے۔مائیکل اینجلو،البریٹ ڈورر،ڈاونچی اور کئی دوسرے مُصوّر، جن کے فن پاروں میں سُنہری نسبت کا اظہار واضح نظر آتا تھا۔لینگڈن نے اُنہیں اِس کا تعلق دُنیا کی مشہور عمارتوں میں بھی دکھایا تھا جن میں یونانی پارتھینون،اہرامِ مصر،اقوامِ مُتحدہ کی عمارت شامل تھی۔اِس کے علاوہ دُنیا کے کئی مشہور موسیقاروں کی موسیقی کی بُنیادوں میں بھی یہ ہندسہ واضح طور پر ایک کردار ادا کرتا نظر آتا تھا۔پانچ کونی ستارے کی پانچ لکیریں بھی اِس نسبت سے ہی ایک دوسرے کو کاٹتی تھیں۔اِسی وجہ سے پانچ کونی ستارہ کاملیت اور حُسن کا نشان بن گیا تھا اور پُرانے وقتوں میں لوگوں نے اِس کا تعلق زہرہ سیّارے سے جوڑا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

''کیا ہوا؟ جلدی چلو۔''سوفی کی آواز لینگڈن کو خیالوں کی دُنیا سے باہر کھینچ لائی۔''ہم بس پُہنچ چُکے ہیں جلدی کرو''

سیڑھیوں پر کھڑے کھڑے،ایک اچانک آنے والے خیال نے لینگڈن کو وہیں ساکت کردیا۔

O, Draconian Devil.....Oh, lame saint

یہ اِتنا آسان نہیں ہوسکتا۔لینگڈن نے سوچا۔لوورے میں۔۔۔فائی اور ڈاونچی کے خاکے اُس کے دماغ میں گھوم رہے تھے، لینگڈن نے اچانک اور غیر متوقع طور پر جان چُکا تھا کہ سانیئر کے لکھے ہوئے اِن الفاظ کا مطلب کیا ہے۔

''اوڈراکونین ڈیول'' وہ بولا۔''اوہ لیم سینٹ، یہ تو ایک نہایت ہی آسان سا کوڈ ہے۔''

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کے آگے چلتی ہوئی سوفی وہیں رُک گئی اور مُڑ کر اُسے اُلجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔کوڈ؟ وہ اِن الفاظ پر کتنی دیر مغز ماری کرتی رہی تھی مگر اُسے کہیں کوئی خُفیہ پیغام نظر نہیں آیا تھا۔

''تُم نے خود ہی کہا تھا کہ فبوناچی ہندسے صرف اُس صورت میں معنی رکھتے ہیں جب اُن کو صحیح طرح لکھا جائے''۔لینگڈن کی آواز جوش سے تھرتھرا رہی تھی۔''ورنہ یہ ایک بکواس ہی ہے''

سوفی کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔فبوناچی نمبرز۔اُسے یقین تھا کہ اِن ہندسوں کے لکھے جانے کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ کرپٹوگرافی ڈیپارٹمنٹ کو یہ معاملہ حل کرنے کو دیا جائے۔کیا اِن کا کوئی اور مقصد بھی ہے؟ اُس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر پھر وہی تصویر نکال لی اور اُسے دیکھنے لگی۔

13-3-21-1-1-8-5

O, Draconian devil!

Oh, lame saint!

☆☆☆☆☆☆☆

اِن ہندسوں میں کیا تھا؟

''فبوناچی ہندسوں کو یوں اُلٹا سیدھا لکھنا دراصل ایک اشارہ ہے''لینگڈن نے اُس کے ہاتھ سے تصویر لے لی۔''یہ ہندسے صرف ایک اشارہ دے رہے ہیں کہ ہم اُن الفاظ میں چھُپے پیغام کو کیسے پڑھ سکتے ہیں۔اُس نے ہندسوں کو اُلٹا پلٹا کر کے لکھا۔تُم نے اُنہیں صحیح طرح لکھ کر پتا چلا لیا کہ یہ فبوناچی ہندسے ہیں۔ہمیں اِن الفاظ کو بھی اِسی طرح دیکھنا چاہیئے۔سانیئر کا مقصد یہی تھا۔اِن دو لائنوں کا کوئی مقصد نہیں، یہ بس اُلٹے سیدھے لکھے ہوئے الفاظ ہیں۔جب تک ہم اِنہیں صحیح طرح نہ لکھ لیں ہمیں پیغام سمجھ نہیں آئے گا۔''

سوفی کو لینگڈن کا مقصد سمجھنے میں چند ہی لمحے لگے اور یہ واقعی نہایت سادہ سی چیز تھی۔کم از کم اُس کیلئے، جسے وہ ابھی تک سمجھ نہیں سکی تھی۔

''تُم اینا گرام (Anagram) کی بات کر رہے ہو؟''سوفی نے لینگڈن کو گھُورا۔

لینگڈن سوفی کی آنکھوں میں غیر یقینی دیکھ رہا تھا جس کی وجہ بھی سمجھ آ رہی تھی۔اینا گرام کو چند لوگ ہی سمجھ سکتے تھے۔آج کل

لفظوں کے کھیل کے طور پر اِستعمال ہونے والی یہ اصطلاح دراصل تاریخی طور پر ایک مُقدّس اہمیت کی حامل تھی۔

کبالہ کی پُراسرار تعلیمات میں اینا گرام کا استعمال بُہت زیادہ تھا یعنی عبرانی زبان کے کسی لفظ کے حُروف کو اُلٹ پلٹ کر ایسے لکھنا کہ کوئی بامعنی لفظ بن جائے۔ پندرہویں اور سولہویں صدی کے فرانسیسی بادشاہوں کو اِس بات کا اِتنا یقین تھا کہ اینا گرام جادوئی اہمیت کے حامل ہیں۔ اِسی لئے وہ اپنی اہم دستاویزات پر مہر لگانے سے پہلے اِن دستاویزات کو ماہرینِ الفاظ کے حوالے کر دیتے تھے تا کہ وہ ان میں لکھے الفاظ کے مُختلف اینا گراموں کو ڈھونڈ سکیں۔ رومن اینا گرام کے علم کو آرس میگنا، یعنی فنِ عظیم کہا کرتے تھے۔

لینگڈن نے سوفی کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''تُمہارے نانا کا پیغام بہت سادہ ہے اور اُس نے ہمارے سمجھنے کیلئے کئی اشارے بھی چھوڑے''۔ لینگڈن نے اپنی جیکٹ کی جیب سے کاغذ اور قلم نکالا اور پیغام کے الفاظ کو دوبارہ سے ترتیب دے کر لکھ دیا۔

O, Draconian Devil!........Leonardo da Vinci!

Oh, lame saint!.......The Mona Lisa!

☆☆☆☆☆☆☆

دی مونا لِزا!

ایک لمحے کو سوفی لوورے سے فرار ہونے کے بارے میں بھول گئی۔

اُسے حیرت سے زیادہ شرمندگی تھی کہ یہ ایک اینا گرام ہے۔ اگرچہ وہ ایک ماہر کوڈ بریکر تھی مگر وہ یہ سادی سی بات نظر انداز کر گئی تھی۔ اینا گرام اُس کیلئے اجنبی نہیں تھے بلکہ وہ انگریزی زبان میں اینا گرام کی ماہر تھی۔

جب وہ نوجوان تھی، اُس کا نانا اکثر اُسے انگریزی زبان میں اینا گرام حل کرنا سکھاتا تھا۔ اُس کے نانا کا مقصد اُسے انگریزی زبان میں ماہر بنانا تھا۔ ایک دفعہ اُس کے نانا نے ایک لفظ لکھا تھا اور یہ بتایا تھا کہ اِس لفظ کے حُروف کو مُختلف طرح ترتیب دینے سے انگریزی زبان کے باسٹھ مُختلف الفاظ بنتے تھے۔ سوفی نے انگریزی ڈکشنری کی مدد سے تین دن میں وہ سارے الفاظ ڈھونڈے تھے۔

''مُجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تُمہارے نانا نے اتنا پیچیدہ اینا گرام کیسے بنا ڈالا، اور وہ بھی زندگی کی آخری سانسوں میں؟''

سوفی اِس کی وجہ جانتی تھی اور اِسی وجہ نے اُسے غمزدہ کر ڈالا تھا۔ مُجھے یہ سوچنا چاہئیے تھا۔ اُسے یاد آیا کہ اُس کا نانا فن کا جنونی تھا اور مشہور فن پاروں کے ناموں کے اینا گرام بنایا کرتا تھا۔ ایک بار وہ اپنے اِس شوق کی وجہ سے مُشکل میں پھنستے پھنستے بھی رہ گیا تھا۔ ایک انٹرویو کے دوران اُس نے کیوبا کی جِدّت پسند تحریک کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ پکاسو کی ایک مشہور پینٹنگ Les Demoiselles d'Avignon vile meaningless doodles کا اینا گرام تھا۔ پکاسو کے مداحوں نے اِس کا کافی بُرا منایا تھا۔

''میرے نانا نے شاید یہ مونا لِزا والا اینا گرام کافی عرصہ پہلے بنایا ہوگا'' سوفی نے لینگڈن کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور آج اُس کا نانا

یہ اینا گرام لکھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اُسے ایسے لگا جیسے اُس کی نانا کی لاش یہ الفاظ پُکار رہی ہو۔ مونا لزا، لیونارڈو ڈاونچی۔

یہ اُس کی سمجھ سے باہر تھا کہ اُس کے آخری الفاظ ایک مشہور فن پارے کے بارے میں کیوں تھے؟

نہیں۔۔۔ یہ اُس کے آخری الفاظ نہیں تھے۔ اُس نے سوچا۔

کیا اُسے مونا لِزا کی تصویر دیکھنی چاہئیے؟ کیا اُس کے نانا نے مزید کوئی پیغام وہاں تو نہیں چھوڑا؟ اُس کے خیال میں وزن تھا کیونکہ یہ مشہور فن پارہ گرانڈ گیلری کے ایک پرائیویٹ کمرے میں تھا۔ سوفی کو ادراک ہوا کہ اُس کا نانا جہاں مرا تھا، مونا لزا کی پینٹنگ وہاں زیادہ دور نہیں تھی۔ ایسا مُمکن تھا کہ وہ مرنے سے پہلے وہاں گیا ہو۔

سوفی نے سیڑھیوں کو دیکھا، جہاں سے وہ آئی تھی۔ اِس وقت وہ اپنے آپ کو بکھرا بکھرا محسوس کر رہی تھی۔ وہ لینگڈن کو جلد از جلد میوزیم سے نکالنا چاہتی تھی، مگر اُس کی چھٹی حس اُسے کُچھ اور کرنے کا کہہ رہی تھی۔ سوفی کے خیال میں اگر اُس کا نانا اُسے کوئی راز بتانا چاہ رہا تھا تو مونا لِزا سے بہتر کوئی اور جگہ نہیں ہو سکتی۔

''میں واپس جا رہی ہوں۔'' سوفی کے بولتے ہی لینگڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''مونا لِزا دیکھنے؟'' لینگڈن کراہ کر رہ گیا۔ ''ابھی؟''

سوفی سوچ میں مگن تھی، پھر وہ بولی۔ ''مُجھ پر تو قتل کا الزام نہیں ہے نا اور میں یہ موقع نہیں کھونا چاہتی۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرے نانا نے میرے لئے کیا پیغام چھوڑا ہے''

''ہم یہ بعد میں بھی پتہ چلا سکتے ہیں، ابھی ہمیں سفارتخانے کی طرف جانا چاہئیے''

سوفی نے اپنے آپ کو قصوروار محسوس کیا۔ اُس نے لینگڈن کو ایک مفرور بنا ڈالا تھا اور اب واپس میوزیم کے اندر جانا چاہ رہی تھی مگر اُسے کوئی اور راستہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

''تُم اِس دروازے سے گُزر کر جاؤ سامنے خارجی راستے کا نشان لگا ہوگا۔ یہ راستہ تُمہیں باہر لے جائے گا'' اُس نے لینگڈن کو اپنی کار کی چابیاں پکڑاتے ہوئے کہا۔ ''میری گاڑی سُرخ رنگ کی ہے اور یہ مُلازمین کی پارکنگ میں کھڑی ہے۔ تُمہیں سفارتخانے کے راستے کا تو پتہ ہوگا۔''

لینگڈن نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی چابیوں پر نظر ڈالتے ہوئے سر ہلا دیا۔

''سنو''۔ سوفی نے کہا۔ اُس کی آواز میں نرمی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ میرے نانا نے میرے لئے مونا لزا کے پاس کوئی پیغام لکھا ہے۔ شاید کوئی ایسا اِشارہ مل جائے جس سے قاتل کا نام سامنے آ سکے۔''

''وہ تُمہارے لئے فرش پر کوئی سیدھا سادا پیغام چھوڑ سکتا تھا اِس کیلئے اِتنی جدوجہد کی کیا ضرورت تھی؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اور اِس راز کے بارے میں جان سکے۔''

لینگڈن کو اُس کی بات ٹھیک لگی سانئیر نے ہر مُمکن کوشش کی تھی کہ سوفی ہی ہر پیغام پڑھے۔ لینگڈن کو ڈھونڈنے کی تاکید۔ اور سانئیر کا اندازہ درست تھا کیونکہ لینگڈن نے یہ پیغام پڑھ لیا تھا۔

"کسی اور کے آنے سے پہلے مُجھے مونالزا کی پینٹنگ کے پاس جانا چاہئیے"۔
"میں تُمہارے ساتھ جاؤں گا" لینگڈن کا لہجہ کمزور تھا۔
"نہیں! ہمیں اندازہ نہیں کہ گرانڈ گیلری میں کتنے وقت تک کوئی نہیں آتا۔ تُمہیں جانا ہوگا"
لینگڈن کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا علمی تجسس اُس کی قوتِ فیصلہ پر غالب آرہا تھا اور یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی، وہ گرفتار بھی ہوسکتا تھا۔
"جاؤ" سوفی نے اُسے تشکرانہ مُسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔ "میں تُم سے سفارتخانے میں ملوں گی۔ مسٹر لینگڈن"۔
لینگڈن کے چہرے پر ناراضگی دوڑ گئی۔ "میں تُمہیں ایک شرط پر وہاں ملوں گا۔"
وہ حیرت زدہ رہ گئی۔ "کیا شرط؟"
"کہ تُم مُجھے مسٹر لینگڈن کہنا چھوڑ دو"۔
سوفی نے لینگڈن کے چہرے پر ایک شرارت بھری مُسکراہٹ دیکھی۔ وہ لینگڈن کو دیکھ کر مُسکرا دی۔
"خوش قسمتی تُمہارا ساتھ دے لینگڈن"

☆☆☆☆☆☆☆

جب لینگڈن باہر آیا تو اُسے چونے اور السی کے تیل کی بدبو محسوس ہوئی۔ سامنے میوزیم سے خارجے کا نشان لگا ہوا تھا اور ایک تیر اُس راستے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ لینگڈن اُسی طرف بڑھ گیا۔ دائیں طرف ایک تاریک سٹوڈیو تھا جس میں ڈھیروں مُجسمے مُرمّت کیلئے پڑے تھے۔ بائیں طرف بھی ایک سٹوڈیو تھا جسے دیکھ کر لینگڈن کو ہارورڈ کے کمرے یاد آئے۔ اِس میں مُصوّری کے سامان کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ راہداری میں بڑھتے ہوئے لینگڈن کو ایسا لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے اور آنکھ کُھلنے پر وہ اپنے ہوٹل کے کمرے کے بستر پر پڑا ہوگا۔
سانئیر کا پیچیدہ پیغام ابھی تک اُس کے دماغ میں گھوم رہا تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ جانے سوفی کو مونالزا کے پاس کیا ملے گا؟ وہ پُریقین دکھائی دیتی تھی کہ اُس کے نانا نے اُسے مونالزا کی پینٹنگ کا اشارہ دیا ہے۔ یہ سب ناممکنات میں سے لگ رہا تھا۔
پی۔ایس۔رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔
سانئیر نے لینگڈن کا نام فرش پر لکھا تھا۔ لیکن کیوں؟ کیا صرف وہ اینا گرام حل کرنے کیلئے؟ یہ قابلِ قبول وجہ نہیں تھی۔ اور اُس کے خیال میں سانئیر اُس کے بارے میں کُچھ نہیں جانتا تھا کیونکہ وہ تو کبھی ملے ہی نہیں تھے تو پھر اُسے کیسے اندازہ ہوا کہ لینگڈن اینا گرام کا ماہر ہے؟۔ اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ تھی کہ سوفی خود اینا گرام حل کر سکتی تھی۔ اُس نے ہی فبونا چی کا سلسلہ ڈھونڈا تھا، اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اگر وہ ذرا اور دھیان دیتی تو اینا گرام بھی حل کر سکتی تھی۔ لینگڈن کو اچانک یہ محسوس ہوا کہ وہ سانئیر کی اِن تمام حرکات کا منطقی نتیجہ نکالنے میں کوئی غلطی کر رہا ہے۔
آخر میں ہی کیوں؟ لینگڈ نے نے سوچا۔ مرتے ہوئے سانئیر کی یہ خواہش کیوں تھی کہ وہ ایک اجنبی امریکی پروفیسر کو ڈھونڈے؟

کیا سانئیر کو اِس بات کا یقین تھا کہ میں کُچھ جانتا ہوں؟
اچانک ایک جھٹکے سے لینگڈن رُک گیا۔ اُس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ اُس نے جیب سے وہ تصویر نکالی جس پر اُس کا نام لکھا ہوا تھا۔
پی۔ایس۔رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔
اُس کی نظریں دو الفاظ پر جم گئیں۔
پی۔ایس۔
ایک لمحے میں سانئیر کے تمام پیچیدہ پیغام اُس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔ اُسے ایسے لگا کہ اُس کا تمام کیریر جس میں وہ تاریخ اور علامات پڑھتا اور پڑھاتا رہا ہے دھڑام سے نیچے آگرا ہے۔ سانئیر نے مرنے سے چند لمحے پہلے جو کُچھ کیا تھا اب اُس کی وجہ سمجھ آنے لگی تھی۔ لینگڈن کی سوچ کے پہیّے چلنے لگے اور وہ یہ سوچنے لگا کہ جو نتیجہ وہ نکال رہا ہے اُس کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں؟
کیا ابھی وقت ہے؟ مگر اب یہ سوچنا فضول تھا۔
وہ واپس مُڑا اور بھاگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس پہلی قطار میں جھُکا ہوا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ دُعا میں مصروف ہے۔ بُہت سارے گرجوں کی طرح سینٹ سلپس بھی ایک رومی صلیب کی شکل میں بنا ہوا تھا۔ جس کا درمیانی حصّہ مرکزی قُربان گاہ کی طرف جاتے ہوئے ایک چھوٹے حصّے کو کاٹتا تھا۔ ان دونوں حصّوں کا ملاپ مرکزی محراب کے نیچے تھا۔ اور یہ چرچ کا دل مانا جاتا تھا۔
آج کی رات سینٹ سلپس اپنا راز کہیں بھی نہیں چھپا سکے گا۔
بائیں طرف سیلاس نے پہلی قطار کے اختتام پر دیکھا، وہ جگہ، جس کی نشاندہی کی گئی تھی۔
یہیں ہے۔۔۔۔۔
بھورے پتھر سے بنے فرش میں گڑی پیتل کی ایک پٹی چمک رہی تھی۔ چرچ کے فرش پر یہ پٹی ایک سُنہری لکیر سی بنا رہی تھی۔ اس لکیر میں نشانات لگے ہوئے تھے۔ سیلاس کو بتایا گیا تھا کہ یہ ایک شمسی گھڑی ہے، جو کہ دھوپ کے ساتھ ساتھ وقت بتاتی ہے۔
گلاب کی لکیر (Rose Line)
آہستگی سے سیلاس نے اپنے دائیں سے بائیں جاتی ہوئی اِس لکیر کو دیکھا، جو کہ ایک عجیب سے زاویے سے مُڑ رہی تھی۔ چرچ کی باقی تعمیر کے ساتھ اُس کا کوئی توازن نظر نہیں آرہا تھا۔ مرکزی قُربان گاہ کے پاس وہ لکیر ایک بھدے زخم کی صورت میں چرچ کو چیرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ جہاں سے یہ چرچ کے شُمالی حصّے میں جا کر ختم ہو رہی تھی، ایک بُہت ہی غیر مُتوقع چیز موجود تھی۔ اور وہاں ایک نہایت ہی غیر مُتوقع چیز موجود تھی۔ ایک مصری ستون (Obelisk)۔

یہ ایک بُہت ہی بڑا مصری ستون تھا۔ جہاں سے سُنہری لکیر نوے درجے کے زاویے پر عمودی موڑ کاٹ رہی تھی۔ یہاں سے یہ تقریباً تینتیس فٹ آگے جا کر اِسی ستون کے بالکُل سامنے ختم ہو رہی تھی۔

اُنہوں نے وہ پتھر اِسی سُنہری لکیر میں چھُپایا تھا۔

جب سیلاس نے مُعلّم کو سینٹ سلپس کا بتایا تھا تو وہ یقین نہیں کر رہا تھا مگر جب اُس نے یہ بتایا کہ سب نے ہی اِس جگہ کا بتایا ہے تو وہ یقین کر گیا تھا۔ اُس نے جب یہ بتایا تھا کہ یہ پتھر سُنہری لکیر میں چھُپایا گیا ہے تو وہ شدید حیران ہوا تھا۔

''مطلب کے گُلاب کی لکیر''۔

معلّم نے سیلاس کو فوراً اِس کی اہمیت بتائی تھی۔ ایک پیتل کی لکیر جو کہ چرچ کے فرش پر شمالاً جنوباً بنائی گئی ہے۔ یہ ایک قدیم شمسی گھڑی کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ سورج کی روشنی ہر روز ایک مُختلف زاویے سے اِس لکیر پر پڑتی تھی جس سے سالانہ تاریخیں ماپی جاتی تھیں۔ اِسے گُلاب کی لکیر کہا جاتا تھا۔ صدیوں سے گُلاب کی علامت نقشوں پر استعمال ہوتی آئی تھی، قدیم قُطب نُما میں پھول بنایا جاتا تھا جو کہ شمال، جنوب، مشرق، مغرب کی سمتوں کی نشاندہی کرتا تھا اور اِسے کُل بتیس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ مزے کی بات ہے کہ گُلاب کے پھول میں عام طور پر پتیوں کی تعداد بھی بتیس ہی ہوتی ہے۔

گرینوچ میریڈین (جو کہ انگلستان میں واقع ہے) سے آج کل ساری دُنیا سے وقت کا تعین کیا جاتا ہے سے پہلے یہی لکیر تھی جہاں سے تمام دُنیا سے اوقات کے فرق کا تعین کیا جاتا تھا۔ ۱۸۸۸ میں گرینوچ کو تمام دُنیا کے اوقات کار سے فرق کے تعین کیلئے مانا گیا تھا مگر اِس سے پہلے سینٹ سلپس میں موجود سُنہری لکیر یا گُلاب کی لکیر اِس مقصد کیلئے استعمال ہوتی تھی۔

سیلاس ابھی تک گھٹنوں کے بل جھُکا اِس بات کا اندازہ کر رہا تھا کہ کہیں اُسے کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ ایک لمحے کو اُسے دور ایک بالکونی میں حرکت محسوس ہوئی اور اُس نے مُڑ کر دیکھا مگر اُسے کوئی نظر نہیں آیا۔ میں اکیلا ہی ہوں۔ وہ مُسلسل تین دفعہ جھُک کر پھر کھڑا ہو گیا۔ اب اُس کا رُخ مصری ستون کی طرف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اُسی لمحے روم کے لیونارڈو ڈاونچی ائر پورٹ پر طیارہ اُترتے ہی ارنگروسا ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ وہ کُچھ دیر کیلئے غنودگی میں چلا گیا تھا۔

''روم میں خوش آمدید''۔ انٹرکام سے خاتون کی سُریلی آواز سُنائی دی۔

اُٹھ کر سیدھا بیٹھتے ہوئے ارنگروسا نے اپنی پوشاک درست کی اور مُسکرا دیا۔ اِس دورے کیلئے وہ بُہت پُر جوش اور خوش تھا۔ وہ بہت عرصے سے دفاعی پالیسی پر قائم تھا۔ آج کی رات سب کُچھ تبدیل ہونے والا تھا۔ پانچ ماہ پہلے ارنگروسا یہ محسوس کر رہا تھا کہ سب کُچھ ختم ہو جائے گا۔ مگر آج، جیسے خُدا کی مرضی سے اِن مُشکلات کا حل خود ہی سامنے آ گیا تھا۔

خُدائی مداخلت۔

اگر منصوبہ کے مُطابق پیرس میں سب کُچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو ارنگروسا کے ہاتھ وہ کُچھ آ جائے گا جس سے وہ عیسائی دُنیا کا سب

سے طاقتور ترین شخص بن جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی Sella des Etats کے باہر کھڑی تھی، وہ کمرا جس میں دُنیا کے مشہور ترین پینٹنگ مونا لزا موجود تھی۔ اندر داخل ہونے سے پہلے اُس نے راہداری پر ایک نظر ڈالی۔ تقریباً بیس گز کے فاصلے پر اُس کے نانا کی لاش روشنیوں میں پڑی ہوئی تھی۔ اُس شدید پچھتاوے کا احساس ہوا جس نے اُسے اُداس کر ڈالا تھا۔ سانیئر نے پچھلے دس سال سے اُس بات کرنے کی بارہا کوششیں کی تھیں، مگر اُس پر اُن کوششوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اُس نے سانیئر کے بھیجے ہوۓ تمام خطوط، لفافے وغیرہ اپنے دراز میں بغیر پڑھے اور کھولے ڈال دیئے تھے۔ سوفی کے خیال میں اُس کے نانا نے اُسے دغا دیا تھا۔ وہ بہت سارے راز چھُپائے ہوئے تھا مگر اب وہ مر چُکا تھا۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ دوسرے جہان سے اُسے پیغامات بجھوا رہا ہے، اُس سے سرگوشیاں کر رہا ہے۔

مونا لیزا۔

اُس نے لکڑی کے بڑے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اندر کی طرف دھکیلا۔ یہ کمرہ بھی سُرخ رنگ کی روشنی میں ڈوبا ہوا تھا اور یہ گرانڈ گیلری کے وسط سے دور تھا۔ اِس میں جانے کا ایک ہی راستہ تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی اُسے سامنے دیوار پر بوتیچیلی کی پینٹنگ نظر آئی۔ اِس تصویر کے نیچے زائرین کے بیٹھنے کیلئے ایک ٹھیک ٹھاک بڑا صوفہ پڑا ہوا تھا۔ سوفی کو احساس ہو رہا تھا کہ وہ کوئی چیز بھول رہی ہے۔

الٹراوائلٹ پین۔ اُس نے دوبارہ راہداری پر نظر دوڑائی۔ اُس کے نانا کی لاش کے پاس ہی پولیس کا سامان پڑا ہوا تھا۔ اگر اُس کے نانا نے یہاں بھی کُچھ لکھا ہے تو یقیناً واٹر مارکر سے ہی لکھا ہو گا۔

سوفی نے ایک گہری سانس لی اور جلدی سے سانیئر کی لاش کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اپنے نانا کی لاش کی طرف دیکھنے سے گُریز برت رہی تھی۔ اُس کی توجہ صرف سامان کی طرف تھی۔ اُسے ایک الٹراوائلٹ پین نظر آ گیا جسے اُس نے اُٹھا کر اپنی سویٹر کی جیب میں ڈال کر تیزی سے دوبارہ سیلے ڈی ایٹاٹس کی طرف بڑھنے لگی۔

ابھی اُس نے قدم چوکھٹ پر رکھا ہی تھا کہ راہداری میں دبے دبے قدموں کی آواز سُنائی دی۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ وہاں کون ہو سکتا ہے کہ یکدم سُرخ روشنی سے ایک سایہ نمودار ہوا اور وہ اُچھل پڑی۔

''تُم یہاں ہو'' وہ لینگڈن تھا، جو کہ دبی آواز میں بات کر رہا تھا۔

''رابرٹ میں نے تُمہیں کہا تھا نا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اگر فاش۔۔۔''

''تم جائے واردات پر کیوں گئی تھیں؟'' لینگڈن نے اُس کی بات بیچ میں سے ہی اُچک لی۔

''میں لائٹ پین لینے گئی تھی'' اُس نے لینگڈن کو پین دکھاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''اگر میرے نانا نے میرے لئے کوئی پیغام چھوڑا ہے تو۔۔۔''

''سوفی۔سُنو'' لینگڈن نے پھر اُس کی بات کاٹ ڈالی، اُس کی سانس چڑھی ہوئی تھی۔ ''وہ الفاظ پی۔ایس۔۔۔۔کیا تُمہارے لئے وہ الفاظ کوئی اہمیت رکھتے ہیں؟ کُچھ بھی؟''

اِس خدشے کہ پیشِ نظر کہ اُن کی آوازوں کی گونج راہداری میں نہ جائے۔ اُس نے لینگڈن کو بازو سے پکڑ کر کمرے میں کھینچا اور دروازہ بند کرڈالا۔

''میں نے تُمہیں بتایا تھا نا کہ اِن الفاظ کا مطلب پرنسس سوفی ہے''۔

''میں جانتا ہوں، مگر کیا تُم نے یہ الفاظ پہلے بھی کہیں دیکھے ہیں؟ کیا تُمہارا نانا یہ حروف کہیں اور استعمال کرتا تھا؟ جیسے مونوگرام یا پھر سٹیشنری پر مطلب خط لکھتے ہوئے''۔

لینگڈن کے سوال نے سوفی کو ہکا بکا کر ڈالا تھا۔ سوفی نے واقعی یہ الفاظ دیکھے تھے، مونوگرام کی صورت میں ۔ یہ اُس کی نویں سالگرہ سے ایک دن پہلے کی بات تھی۔ وہ گھر کی تلاشی لے رہی تھی کہ اپنے نانا کے چھُپائے ہوئے تُحفے تک پہنچ جائے۔ اُس نے سارا گھر چھان مارا مگر اُسے کُچھ نہ ملا۔ وہ اپنی سالگرہ کا تحفہ دیکھنے کیلئے بے چین تھی۔ وہ یونہی بے ارادی طور پر اپنے نانا کے کمرے کے کھُلے دروازے سے اندر چلی گئی، اُسے پتہ تھا کہ وہ نیچے ہے۔ وہاں اُس نے نانا کی دراز میں ایک چابی پڑی دیکھی تھی جس پر یہ حروف کندہ تھے، وہ اِسے دیکھ کر حیران تھی۔ اِس دوران اُس کا نانا کمرے میں آ گیا تھا اور اُس نے سوفی کو بُری طرح ڈانٹا تھا، اِس سے پہلے سوفی کو نانا سے اتنی ڈانٹ نہیں پڑی تھی، سوفی نے نانا کو کہا تھا کہ وہ سمجھی تھی کہ یہ ایک نیکلیس ہے اور اُس کی سالگرہ کا تُحفہ ہے۔

دو دن بعد اُس نے نانا سے اُس چابی کے بارے میں پوچھا تھا مگر اُس کے نانا نے اُسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ یہ واقعہ بھول جائے کیونکہ یہ ایک بُہت قیمتی راز ہے البتہ اُس کے نانا نے کہا تھا کہ شاید ایک دن وہ یہ چابی اُسے دے دے۔ سوفی کو پی۔ایس کے الفاظ کے بارے میں اُس نے بتایا تھا کہ اِس کا مطلب پرنسس سوفی ہے اور اُس دن کے بعد وہ اُسے پرنسس سوفی کے نام سے بُلاتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

خیالوں کی دُنیا سے واپس آتی ہوئی سوفی کو اپنے نُقصان کا احساس ایک بار پھر نہایت شدّت سے ہوا۔

''کیا یہ حروف تُم نے پہلے بھی دیکھے ہیں؟''

سوفی کو ایسا لگا جیسے اُس کا نانا راہداری سے اُسے آواز دے کر یہ کہہ رہا ہے کہ اِس بارے میں کسی سے بات مت کرنا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے نانا کو معاف کرنے میں ناکام رہی تھی مگر وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اپنے نانا سے کیا ہوا وعدہ توڑ دے؟ اُس کا نانا کے اشاروں سے صاف واضح تھا کہ سوفی لینگڈن کی حاصل کرے۔ سوفی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں بالکُل! جب میں بہت چھوٹی تھی تب''

''کہاں''

سوفی ہچکچائی۔ ''وہ چیز اُس کیلئے بہت اہمیت رکھتی تھی''۔

لینگڈن نے سوفی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ ''دیکھو سوفی یہ بات بہت اہم ہے۔ اگر تُم مُجھے بتا سکو تو شاید ہم مزید آگے بڑھ سکیں۔ کیا یہ حروف، کسی کنول کے پھول کے ساتھ تو نہیں لکھے تھے؟''

سوفی کو محسوس ہوا کہ وہ حیرت سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ ''لیکن۔۔۔۔تُم کیسے یہ بات جان سکتے ہو؟''

لینگڈن نے سانس بھری اور دھیمی آواز میں بولا۔ ''اب مُجھے یقین ہو چلا ہے کہ تُمہارا نانا کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا۔ ایک بہت قدیم اور نہایت پوشیدہ تنظیم کا''

سوفی کو اپنے معدے میں کھچاؤ کا احساس ہوا۔ اُسے بھی اِس بات کا یقین تھا۔ دس سال سے وہ یہ بات بھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایک ایسا واقعہ جسے اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ نا قابلِ معافی۔

''کنول کا پھول'' لینگڈن بولا۔ ''اگر اِسے پی۔ایس کے الفاظ کے ساتھ دیکھا جائے تو یہ ایک خُفیہ تنظیم کی مُہر ہے''۔

''تُم یہ کیسے جانتے ہو؟'' سوفی کو ڈر تھا کہ لینگڈن کہیں یہ نہ کہہ دے کہ وہ بھی اِس تنظیم کا رُکن ہے''۔

''میں اِس تنظیم کے بارے میں لکھتا رہتا ہوں'' لینگڈن کی آواز میں بے پناہ جوش تھا۔ ''خُفیہ تنظیموں کی علامات کو پڑھنا ہی تو میرا کام ہے۔ اِس تنظیم کا نام پریوری آف سیون ہے جس کی بُنیادیں فرانس میں ہیں مگر سارے یورپ سے بہت سارے طاقتور لوگ اِس کے رُکن ہیں دراصل یہ تنظیم دُنیا کی قدیم ترین تنظیموں میں سے ایک ہے''

سوفی نے اِس بارے میں کبھی نہیں سُنا تھا۔

لینگڈن اب تیز تیز بول رہا تھا۔ ''پریوری کی تاریخ نہایت مشہور شخصیات کی رُکنیت سے بھری ہوئی ہے۔ تاریخ کے نہایت مانے ہوئے نام۔ جن میں بوتیچیلی، نیوٹن، وکٹر ہیوگو۔۔۔۔'' لینگڈن رُکا اور پھر بولا۔ اُس کی آواز میں ایک عالمانہ اِسرار تھا۔ ''اور لیونارڈو ڈاونچی''۔

سوفی نے اُسے گھورا۔ ''کیا ڈاونچی کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا؟''

''ڈاونچی پریوری کا سربراہ بھی رہا تھا، ۱۵۱۰ سے ۱۵۱۹ تک۔ اِس بات سے اندازہ کرلو کے تُمہارے نانا کو لیونارڈو سے کتنا انس تھا۔ بلکہ تُمہارے نانا اور لیونارڈو میں کافی مماثلت بھی تھی جس کی یہی وجہ ہے۔ لیونارڈو بھی علامات کا ماہر تھا، فطرت پرستی، نُسوانی دیویاں، اور چرچ کی مُخالفت۔ پریوری کی تاریخ مُقدس نُسوانیت کی تکریم سے بھری پڑی ہے''۔

''تُم مُجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ یہ تنظیم کسی پُرانے زمانے کی دیوی کی ماننے والی تھی؟''

''ہاں بالکُل!'' لیکن اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ تنظیم ایک قدیم راز کی مُحافظ بھی ہے۔ ایک ایسا راز جو اِس تنظیم کو نہایت طاقتور بناتا ہے''

اگرچہ لینگڈن کی آنکھوں میں پُختہ یقین کی چمک تھی مگر سوفی کیلئے یہ بات ناقابلِ قبول تھی۔ ایک خُفیہ تنظیم، دیویوں کی عبادت کرنے والی تنظیم۔ لیونارڈو بھی کسی زمانے میں اِس کا سربراہ رہ چُکا ہے؟ یہ سب کُچھ نہایت عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اِن تمام

باتوں کو قبول نہیں کر پا رہی تھی مگر اُس کا دماغ دس سال پہلے والے واقعے کی طرف چلا گیا۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی اُسے یقین نہیں آیا تھا۔

''پریوری کے زندہ ارکان کی شناخت نہایت خُفیہ رکھی جاتی ہے'' لینگڈن نے کہا۔ ''لیکن پی۔ ایس اور کنول کا پھول، یہ دو چیزیں جو تُم بچپن میں خود دیکھ بھی چُکی ہو، اِن کا تعلق صرف اور صرف پریوری سے ہی ہوسکتا ہے''۔

سوفی کو احساس ہوا کہ لینگڈن اُس کے نانا کے بارے میں اُس کی سوچ سے زیادہ جانتا ہے۔ اِس امریکن پروفیسر کے پاس یقیناً اِس حوالے سے معلومات کا خزانہ ہوگا۔ لیکن یہ جگہ اِس گفتگو کیلئے معقول نہیں تھی۔

''میں یہ نہیں چاہتی کہ تُم گرفتار ہو جاؤ۔ رابرٹ ہمیں ابھی بہت سی باتیں کرنا ہیں۔ تُمہیں چلے جانا چاہئیے۔ جاؤ!''

☆☆☆☆☆☆☆

''میں کہیں نہیں جا رہا''۔ لینگڈن جب بولا تو اُسے اپنی ہی آواز ایک نہایت کمزور سی سرگوشی کی طرح محسوس ہوئی۔ وہ کہیں نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ اب کسی اور دُنیا میں کھویا ہوا تھا۔ ایک ایسی دُنیا جہاں خُفیہ راز آشکار ہو رہے ہیں۔ ایک ایسی دُنیا جہاں تاریک سایوں کے پیچھے چھُپی تاریخ سامنے آ رہی ہے۔

آہستگی سے، وہ مُڑا اور دھندلی سُرخ روشنی میں مونا لزا کی طرف دیکھا۔

کنول کا پھول، لزا کا پھول۔ مونا لزا۔

یہ سب کُچھ آپس میں جُڑا ہوا تھا، ایک خاموش سی موسیقی پریوری اور لیونارڈو ڈاونچی کے رازوں کی گونج بن رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کُچھ میل دور، لیس انوالیڈز سے پرے دریا کے کنارے پر، ٹرک کا حیران ڈرائیور پولیس کے گھیرے میں کھڑا تھا۔ جب ٹرک کے عقبی حصے سے صابن کی ٹکیا برآمد ہوئی جس پر وہ آلہ چپکا ہوا تھا تو فاش کے گلے سے ایک غُصیلی غراہٹ نکل گئی۔

سیلاس نے سینٹ سلپس کے مینار کو دیکھا۔ اُس کی نظریں سنگِ مرمر کے اِس اونچے ستون پر جم گئی تھیں۔

اُسے اپنے عضلات میں تناؤ محسوس ہوا۔ اُس نے اِدھر اُدھر سر گھُمایا اور دیکھا کہ کوئی اُسے دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہ مینار کی بُنیاد پر جھُک گیا، احتراماً نہیں ضرورتاً۔

قیمتی پتھر گُلاب کی لکیر کے نیچے ہے۔

سینٹ سلپس کے مینار کی بُنیاد میں۔

تنظیم کے تمام ارکان نے یہی بتایا تھا۔

اب وہ اپنے گھٹنوں پر جھُکا سنگِ مرمر کے فرش پر ہاتھ دوڑا رہا تھا مگر اُسے کوئی درز محسوس نہ ہوئی، نہ ہی اُسے ایسا کوئی نشان نظر آیا جس سے یہ محسوس ہوتا کہ کوئی ٹائل حرکت کر سکتی ہے۔ اُس نے سنگِ مرمر کے فرش کو ہاتھوں سے تھپکنا شُروع کر دیا۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ پیتل کی بنی ہوئی لکیر کے نزدیک ہی رہے۔ اُس نے اِس لکیر کے ساتھ کی تمام ٹائلوں کو بجا کر دیکھا، آخر کار ایک ٹائل

میں سے ایسی آواز آئی جیسے اِس کے نیچے کھُلی جگہ ہے۔ وہ مُسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور کوئی ایسی چیز ڈھونڈنے لگا جس سے ٹائل کو باہر نکال سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اوپر بالکونی میں چھُپی سسٹر سینڈرین نے ایک بے چین سانس بھری۔ اُس کے بدترین خدشات کی تصدیق ہوگئی تھی۔ آنے والا واقعی کسی خاص مقصد کے تحت آیا تھا۔ کوئی پوشیدہ مقصد۔ وہ صرف اِس چرچ کی مُنتظمہ ہی نہیں تھی بلکہ ایک راز کی نگران بھی تھی۔ ایک ایسا راز جو بہت عرصہ پہلے اُسے سونپا گیا تھا۔ ایک اجنبی انسان کا چرچ میں آ کر مینارے کے پاس جانا خطرے کا نشان تھا۔ تنظیم کی طرف سے خطرے کا نشان۔

خطرے کی خاموش اطلاع۔

☆☆☆☆☆☆☆

پیرس میں امریکی سفارتخانہ گیبرئیل ایونیو پر، شامزے لیزے کے شمال میں واقع ہے۔ تین ایکڑ کے رقبے پر پھیلی ہوئے امریکن سفارتخانیکی زمین پر قدم رکھنے کا مطلب امریکن سرزمین پر کھڑا ہونا تھا۔ وہاں صرف وہی قانون لاگو تھے جو امریکہ کی اپنی سرزمین پر لاگو ہوتے ہیں۔

سفارتخانے کی نائٹ شفٹ کی آپریٹر ٹائم میگزین کا بین الاقوامی شمارہ پڑھ رہی تھی جب ٹیلی فون کی گھنٹی بج اُٹھی۔

''امریکن سفارتخانہ'' اُس نے فون اُٹھا کر کہا۔

''شب بخیر'' انگریزی زبان میں بولنے والے کا لہجہ فرانسیسی تھا۔ ''مُجھے کُچھ مدد چاہئیے۔ مُجھے بتایا گیا تھا کہ تُمہارے آٹومیٹک سسٹم پر میرے لئے کوئی پیغام موجود ہے۔ میرا نام رابرٹ لینگڈن ہے اور بدقسمتی سے میں اپنا تین ہندسوں والا کوڈ بھول گیا ہوں۔ اگر آپ میری مدد کر دیں تو میں شُکر گُزار ہوں گا''۔

آپریٹر کے چہرے پر مخمصے کے آثار تھے۔ ''معاف کیجئیے گا جناب، آپ کا پیغام تو پھر کافی پُرانا ہوگا۔ یہ سسٹم تو دو سال پہلے ختم کر دیا گیا تھا۔ اور اب تو پانچ ہندسوں والا کوڈ چلتا ہے۔ آپ کو اِس پیغام کے بارے میں کس نے بتایا تھا؟''

''کیا آپ کے پاس آٹومیٹک سسٹم نہیں ہے؟''

''نہیں جناب، مگر آپ کا پیغام ہمارے سروس ڈیپارٹمنٹ میں لکھ لیا گیا ہوگا۔ آپ کا نام کیا ہے؟''

مگر دوسری طرف فون بند ہو چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فاش دریائے سین کے کنارے پر تیز تیز قدم اُٹھا رہا تھا۔ وہ ہکا بکا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ لینگڈن نے کوئی مقامی نمبر ملایا تھا، اُس کے بعد تین ہندسوں والا کوڈ ملایا تھا اور پھر پیغام سُنا تھا۔ اگر لینگڈن نے سفارتخانے فون نہیں کیا تھا تو پھر کس کا نمبر ملایا تھا؟

اپنے موبائل فون کو دیکھتے ہوئے فاش کو احساس ہوا کہ اِس کا جواب تو اِسی فون میں موجود ہے کیونکہ لینگڈن نے یہی فون

استعمال کیا تھا۔ اُس نے موبائل فون کے بٹن دبانا شُروع کئے اور کال لسٹ میں جا کر دیکھنے لگا۔ آخر کار فون نمبر اُس کی نظروں کے سامنے آ گیا۔ یہ پیرس کا نمبر تھا جس کے آخر میں ملایا جانے والا کوڈ تین ہندسوں کا تھا۔۴۵۴۔

اُس نے فون نمبر ملا دیا۔ دو بار گھنٹی بجنے کے بعد رابطہ قائم ہو گیا اور ایک نُسوانی آواز سُنائی دی۔

''خوش آمدید! یہ سوفی نیو یو ہے۔۔۔۔۔۔۔'' چلنا شُروع ہو گئی تھی۔

فاش کی رگوں میں خُون تیزی سے گردش کرنا شُروع ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مونا لزا دُنیا کی سب سے مشہور پینٹنگ جانی جاتی ہے۔ اِس کی اونچائی اکتیس انچ اور چوڑائی اکیس انچ تھی۔ مزے کی بات ہے کہ پیرس کی دُکانوں میں اِس کے جو پوسٹر فروخت کئے جاتے تھے وہ دراصل پینٹگ سے بڑے ہوتے ہیں۔ کمرے کی شمال مغربی دیوار پر لگی اِس پینٹنگ کے سامنے دو انچ موٹا حفاظتی شیشہ لگایا گیا ہے۔ یہ لکڑی پر بنائی گئی پینٹنگ ہے جس کا دُھندلا ماحول ڈاونچی کے Sfumato انداز میں ہے۔ یہ ایک ایسا اندازِ مُصوّری ہے جس میں فن پارے میں موجود ایک چیز دوسری چیز میں ڈھلتی دکھائی دیتی ہے۔ لوورے میں آنے کے بعد مونا لزا دو دفعہ چوری ہو چُکی تھی۔ چوری کا آخری واقعہ ۱۹۱۱ میں پیش آیا تھا تب پیرس کے شہری اِتنے افسردہ ہوئے تھے کہ وہ باہر سڑکوں پر نکل کر آہ زاری کرتے تھے اور اخباروں میں چور سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ پینٹنگ واپس کر دے۔ اِس کے بدلے میں اُسے لاکھوں فرانکس دینے کا اعلان بھی کیا گیا تھا مگر پینٹنگ واپس نہ آئی بلکہ دو سال بعد فلورنس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود صندوق سے برآمد ہوئی تھی۔

لینگڈن سوفی کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر چُکا تھا۔ سوفی نے مونا لزا کی طرف بڑھتے ہوئے لائٹ پین روشن کر دیا۔ اُن کے سامنے فرش پر نیلے رنگ کی روشنی پھیل گئی۔ اُس نے فرش پر اِدھر اُدھر روشنی ڈالی کہ کہیں کُچھ لکھا نظر آ جائے۔ لینگڈن سوفی کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور اُسے اپنے اعصاب میں کھچاؤ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ایک جوش محسوس کر رہا تھا۔ شاید اِس کی وجہ دُنیا کی نہایت مشہور ترین پینٹنگز تھیں۔ وہ سوفی کے پین سے نکلنے والی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

لینگڈن کو اب وہ شیشہ نظر آنے لگا تھا جس کے پیچھے مُسکراتی ہوئی مونا لیزا قید تھی۔ یہی مُسکراہٹ اِس کی وجہِ شُہرت تھی مگر لینگڈن جانتا تھا کہ دراصل اِس کی شہرت کی وجہ صرف یہ تھی کہ لیونارڈو ڈاونچی کے مُطابق یہ اُس کی سب سے بہترین پینٹنگ تھی۔ وہ جہاں بھی جاتا تھا یہ پینٹنگ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اور اگر اُس سے کوئی سوال کرتا تھا کہ یہ پینٹنگ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ کیوں رکھتا ہے تو وہ یہ جواب دیتا تھا کہ نُسوانی حُسن کے اِس شاہکار کو خود سے جُدا کرنا نہایت مُشکل ہے۔

فن کے بعض ماہرین کا کہنا تھا کہ لیونارڈو کی اِس پینٹنگ سے محبت کی وجہ کُچھ اور تھی، اُس نے پینٹنگ کی نچلی تہوں میں ایک اور پینٹنگ کی صورت میں کوئی خُفیہ پیغام چھوڑا تھا۔

لینگڈن کے خیال میں مونا لیزا کے بارے میں مشہور باتیں بس یونہی سی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ ڈاونچی نے مونا لیزا کو اِس طرح پینٹ کیا ہے کہ مونا لیزا کی بائیں طرف دائیں طرف سے کُچھ بڑی دکھائی دیتی ہے۔ تاریخ میں عورت کو بائیں طرف اور مرد کو

دائیں طرف سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ ڈاونچی نُسوانیت کا ایک بہت بڑا شائق تھا۔ اور وہ مرد و عورت کے درمیان توازن کا قائل تھا۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ مونا لیزا دراصل لیونارڈو کی اپنی صورت کا نُسوانی عکس تھی اور لیونارڈو نے خود اپنی جو تصویر بنائی تھی اُس میں اور مونا لیزا میں کافی مماثلت تھی۔

لینگڈن کو ایک لیکچر یاد آیا جس میں اُس نے وہاں بیٹھے طالبعلموں کو بتایا تھا کہ قدیم مصر میں ذرخیزی کا دیوتا آمون کو مانا جاتا تھا اور مشہور دیوی ایسیس کو لا ایسا (La.Isa) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔

آمون۔ لا ایسا۔ مونا لیزا

گویا ڈاونچی نے مُذکر دیوتا اور موئنث دیوی کو ایک ہی تصویر میں دکھا کر مردانیت اور نُسوانیت کے توازن کو دکھانے کی کوشش کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

'میرا نانا یہاں آیا تھا'' مونا لزا دس فُٹ کے فاصلے پر تھی جب سوفی نے اچانک اپنے گُھٹنوں پر جُھکتے ہوئے کہا۔ اُس نے چوبی فرش پر پڑے ہوئے دھبے کی طرف اشارہ کیا۔ پہلے تو لینگڈن کو کُچھ نظر نہ آیا مگر جب اُس نے جھک کر دیکھا تو فرش پر خون کا سوکھا ہوا دھبہ نظر آنے لگا۔ سوفی ٹھیک کہہ رہی تھی۔ سانئرؔ واقعی مرنے سے پہلے یہاں آیا تھا۔

''وہ کسی خاص مقصد کے تحت یہاں آیا ہوگا'' سوفی کا لہجہ دبہ دبہ تھا۔ ''اُس نے یہاں ضرور میرے لئے کوئی پیغام چھوڑا ہے''۔

اُس نے تیزی سے مونا لیزا کی طرف قدم بڑھائے۔ ساتھ ساتھ وہ فرش پر روشنی ڈالتی جا رہی تھی۔

''یہاں کُچھ بھی نہیں ہے''

اِسی وقت لینگڈن کو مونا لیزا کے شیشے پر قرمزی رنگ کی ہلکی سی چمک دکھائی دی۔ اُس نے سوفی کو کلائی پکڑ کر پین کی روشنی کا رُخ شیشے کی طرف موڑ دیا۔

وہ دونوں اپنی جگہ جم کر رہ گئے تھے۔ شیشے پر، چھ الفاظ جگمگا رہے تھے، بالکُل مونا لیزا کے چہرے کے سامنے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کولیٹ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ فاشے اُسے فون پر بتا رہا تھا کہ ٹرک سے لینگڈن کی بجائے صابن کی ٹکیا برآمد ہوئی تھی جس کے ساتھ جی۔ پی۔ ایس ٹریکنگ ڈاٹ چِپکا ہوا تھا۔ ''مگر لینگڈن کو اِس کا علم کیسے ہوا؟''

''سوفی نیو یو'' فاش نے جواب دیا۔ ''یقیناً اُسی نے بتایا ہوگا''۔

''لیکن کیوں؟''

''میں نے سوفی کے نمبر پر جو ریکارڈ شُدہ پیغام سُنا ہے اُس سے تو یہی سامنے آتا ہے''۔

کولیٹ گُنگ تھا کہ سوفی نے ایسا کیوں کیا؟ فاش کے پاس تو اب پکا ثبوت تھا کہ سوفی نے پولیس کی تفتیش میں رخنہ اندازی کی ہے۔ کولیٹ یقین ہو گیا تھا کہ سوفی نہ صرف مُلازمت سے ہاتھ دھو بیٹھے گی بلکہ وہ جیل بھی جا سکتی ہے۔ ''لیکن کیپٹن۔۔۔ ابھی

لینگڈن کہاں ہے؟''

''کیا میوزیم کے اندر کہیں خطرے کی گھنٹی تو نہیں بجی؟''

''نہیں جناب''۔

''اور کوئی گرانڈ گیلری کے گیٹ سے باہر تو نہیں آیا؟''

''نہیں لوورے کا ایک گارڈ اُدھر داخلی دروازے پر موجود ہے''۔

''اچھا تو پھر لینگڈن لوورے کے اندر ہی ہوگا''

''اندر؟ مگر وہ اندر کیا کر رہا ہوگا؟''

''کیا لوورے کے گارڈ کے پاس اسلحہ ہے؟''

'جی ہاں جناب''۔

''اُسے اندر بھیجو'' فاش نے حُکم دیا۔''میں نہیں چاہتا کہ لینگڈن فرار ہو جائے'' فاش کہتے کہتے رُکا اور پھر بولا۔''اور گارڈ کو یہ بھی بتا دینا کہ سوفی بھی اندر موجود ہوسکتی ہے''۔

''مگر وہ تو جاچکی ہے''

''کیا تم نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تھا؟''

''نہیں جناب مگر۔۔۔۔''

''کسی نے بھی اُسے جاتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

کولیٹ حیران تھا کہ وہ ابھی تک اندر کیا کر رہی ہے؟

''اب تم اِس معاملے کو سنبھالو'' فاش نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔''میری واپسی تک وہ تُمہاری گرفت میں ہونے چاہئیں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک کے جاتے ہی، فاش نے اپنے آدمیوں کو واپسی کا حُکم دیا۔لینگڈن مُشکل شکار ثابت ہو رہا تھا، اور سوفی بھی اُس کی مدد کر رہی تھی، وہ مزید مُشکل بھی ثابت ہوسکتا تھا اِس لئے فاش اب کوئی اور خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔اُس نے اپنے آدھے آدمیوں کو لوورے جانے کا حُکم دیا اور باقی کو وہاں جانے کی ہدایت کی جہاں اُس کے خیال میں لینگڈن جا سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کی حیرت سے بھرپور نگاہیں اُن الفاظ پر جمی ہوئی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ یہ الفاظ ہوا میں معلق ہیں، اور مونا لیزا کی پُراسرار مُسکراہٹ پر پردہ ڈال رہے ہیں۔

''پریوری'' لینگڈن نے سرگوشی کی۔''یہ تو ثابت کر رہے ہیں کہ تُمہارا نانا پریوری کا رُکن تھا''۔

سوفی نے اُسے اُلجھی نظروں سے دیکھا۔''اِن الفاظ کا پریوری سے کیا تعلق؟''

''ہاں'' لینگڈن نے سر ہلایا۔''یہ پریوری کا نہایت بُنیادی فلسفہ ہے''۔

سوفی بھی حیرت سے الفاظ دیکھ رہی تھی جو کہ مونا لیزا کے چہرے پر چمکتے ہوئے نظر آرہے تھے۔

SO THE DARK THE CON OF MAN

''سوفی'' لینگڈن بولا۔''پریوری کی وہ روایات جن میں وہ دیویوں کی تکریم کرتے ہیں، دراصل اِس بنیاد پر قائم ہے کہ چرچ کے ابتدائی رہنماؤں نے اِس دُنیا کو دھوکے اور جھوٹ کی وجہ سے سیاہ کرڈالا ہے''۔

سوفی خاموشی سے اُن الفاظ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''پریوری یہ یقین رکھتی ہے کہ قسطنطین اور اُس کے جانشینوں نے اِس دُنیا کو نسوانی فطرت پرستی سے نکال کر مردانہ عیسائیت کے راستے پر ڈال دیا تھا، اُنہوں نے ایک ایسی پروپیگنڈا مُہم چلائی تھی کہ مُقدس نسوانیت کو رُسوا کر کے دیویوں کو جدید مذہب سے بالکل نکال دیا جائے''۔

سوفی کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔''میرے نانا نے مُجھے اِس جگہ آنے کا اشارہ دیا تھا۔ایسا لگتا ہے کہ اِس اشارے میں مزید بھی کُچھ پوشیدہ ہے''۔

لینگڈن جان گیا تھا کہ وہ اِن الفاظ کو بھی کوئی کوڈ سمجھ رہی ہے۔اگر اِس کا کوئی پوشیدہ مطلب تھا بھی تو فی الحال لینگڈن یہ نہیں جانتا تھا۔اُس کے دماغ میں سانئر کے لکھے ہوئے وہ الفاظ گونج سے رہے تھے۔

انسان کا دھوکہ کتنا تاریک ہوتا ہے(So Dark the Con of Man)۔واقعی بہت تاریک۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ عیسائی چرچ آج کل کی دُنیا میں نہایت اچھے کام کر رہا ہے مگر اِس چرچ کی تاریک ظُلم وستم اور دھوکے بازی پر مُشتمل تھی۔تین سو سال تک اِس چرچ نے فطرت پرستی کو مٹانے کیلئے ظالمانہ اقدامات کئے تھے۔

قرونِ وسطیٰ میں عیسائی چرچ نے تاریخ کی سب سے ظالمانہ کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام ''چُڑیلوں کا ہتھوڑا''(Hammer of Witches) تھا۔اِس کتاب میں آزاد خیال عورتوں کے خطرات کے بارے میں آگاہ کیا گیا تھا اور یہ رہنمائی بھی کی گئی تھی کہ اِن عورتوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔پادریوں کے خیال میں اِن عورتوں کی روحوں پر شیطان قابض تھا اِس لئے اِن سے نجات ضروری تھی۔چرچ نے اِس دوران لاکھوں عورتوں کا قتلِ عام کیا جن میں نہایت ذہین عالمائیں، راہبائیں بھی شامل تھیں۔چرچ کے خیال میں دائیوں کو بھی سزا کا مُستحق ٹھہرایا گیا تھا کیونکہ وہ پیدائش کے دوران زچہ کا دردکم کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو کہ ایک گُناہ ہے کیونکہ پیدائش کے دوران ہونے والا درد خُدا کی طرف سے عورت کیلئے ایک سزا ہے اُس گناہ کی سزا جو کہ حوّا نے جنت کا پھل کھا کر کی تھی۔اور یہ سزا عورت آج تک بھگت رہی ہے۔

''رابرٹ'' سوفی کی سرگوشی رابرٹ کو خیالوں کی دُنیا سے باہر نکال لائی۔''کوئی آرہا ہے''۔

رابرٹ کو راہداری میں سے آتے قدموں کی آواز سُنائی دی۔

''اِدھر آجاؤ'' سوفی نے پین کی روشنی بُجھائی اور کمرہ یکدم اندھیرے میں ڈُوب گیا۔ایک لمحے کیلئے لینگڈن کو لگا جیسے وہ اندھا ہو

گیا ہے۔اُسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سوفی نے اُسے کہاں آنے کو کہا ہے۔لیکن پھر اُسے سوفی کا سایہ کمرے کے وسط میں جاتا نظر آیا، وہ صوفے کی طرف چلی گئی تھی، آخر کار وہ جھک کر صوفے کے پیچھے غائب ہوگئی۔ابھی لینگڈن صوفی کے پیچھے جانے ہی والا تھا کہ ایک آواز سُن کر اُس کے قدم وہیں جم گئے۔

''ہاتھ اوپر اُٹھالو''۔

کمرے کے دروازے سے سیکورٹی یونیفارم میں ملبوس ایک ادھیڑ عُمر آدمی داخل ہو رہا تھا۔اُس کے ہاتھوں میں پستول تھا جس کا رُخ لینگڈن کی طرف تھا۔پستول دیکھتے ہی لینگڈن کے ہاتھ اوپر کی طرف اُٹھ گئے۔

''نیچے لیٹ جاؤ'' گارڈ کا لہجہ تحکمانہ تھا۔لینگڈن نے بات ماننے میں کوئی تامل نہ کیا۔گارڈ اب لینگڈن کے نزدیک پہنچ گیا تھا اُس نے لینگڈن کو اپنی لات دے ماری۔

''اپنا مُنہ فرش کی طرف کرلو'' اُس نے پستول لہراتے ہوئے کہا اور لینگڈن نے اپنا مُنہ فرش کی طرف کرلیا۔

لینگڈن کی ٹانگیں اور بازو پھیلے ہوئے تھے اور اُس کا مُنہ فرش کے ساتھ لگا ہوا تھا۔اُسے ایسا لگا جیسے وہ بھی ایک ویٹرووین مین ہے مگر اُلٹا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس نے بھاری فولادی سٹینڈ اُٹھایا اور مینار کی طرف چل پڑا۔اُس نے سنگِ مرمر کے فرش پر نظر ڈالی۔وہ جانتا تھا کہ شور کے بغیر سنگِ مرمر نہیں ہٹا سکے گا۔فولادی سٹینڈ سے لگائی گئی چوٹ کی آواز سارے چرچ میں گونجے گی۔ہوسکتا ہے کہ بوڑھی راہبہ بھی یہ آواز سُن لے۔سیلاس ایسا کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔اُس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ کہیں سے کوئی کپڑا مل جائے جسے وہ سٹینڈ کے سرے پر لپیٹ سکے۔اُسے قُربان گاہ پر لینن کا کپڑا نظر آیا مگر اُس نے وہ کپڑا استعمال کرنے کا خیال رد کردیا۔آخر کار اُس نے اپنی پوشاک سٹینڈ پر لپیٹنے کا فیصلہ کیا۔اُس نے اپنی پوشاک اُتاری اور فولادی سٹینڈ کے گرد لپیٹ لی۔پھر اُس نے سٹینڈ کو پکڑا اور کھوکھلے فرش پر چوٹ لگائی۔ایک دبی دبی آواز پیدا ہوئی۔سنگِ مرمر اپنی جگہ پر قائم تھا۔اُس نے سٹینڈ کو تھوڑی زیادہ قوت سے پتھر پر مارا مگر پھر بھی کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔تیسری دفعہ مزید قوت سے سٹینڈ مارنے پر ایک ہلکے سے چھناکے کی آواز آئی۔سنگِ مرمر ٹوٹ چکا تھا۔اور نیچے خالی جگہ نظر آرہی تھی۔

ضرور یہ کوئی خُفیہ خانہ ہے۔سیلاس نے جلدی سے جھک کر سنگِ مرمر کے ٹکڑے ہٹائے اور اپنا ہاتھ خالی جگہ میں ڈال دیا۔پہلے تو اُسے کُچھ محسوس نہ ہوا، یوں لگ رہا تھا کہ نیچے کُچھ نہیں ہے۔مگر ذرا نیچے جاکر اُس کے ہاتھ کسی پتھریلی چیز سے ٹکرائے۔اُس نے اُسے تھامنے کی کوشش کی۔آخر کار تھوڑی کوشش کے بعد وہ کامیاب ہوگیا۔یہ پتھر سے بنی ایک تختی تھی۔اُس نے اِسے ہاتھ میں اُٹھایا اور اِس کا جائزہ لینے لگا۔اُسے لگا کہ اِس پر کچھ الفاظ کُندہ ہیں۔سیلاس کا خیال تھا کہ قیمتی پتھر پر کوئی نقشہ بنا ہوگا، لیکن جب اُس نے تختی کو صاف کر کے وہ الفاظ پڑھے تو اُسے شدید حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔کیونکہ اِس پر صرف ایک لفظ اور چند ہندسے تھے۔

ایوب ۱۱:۳۸

یہ تو انجیل کی کسی آیت کا حوالہ ہے۔وہ پوشیدہ چیز جس کی تلاش کیجا رہی تھی اُس کا اشارہ انجیل کی آیت کے حوالے سے دیا گیا تھا۔تنظیم گو یا خُدائی راستے پر چلنے والوں کا مذاق اُڑا رہی تھی۔

کتاب ایوب۔سبق ۳۸ آیت ۱۱

اگر چہ سیلاس کو یہ آیت زبانی یاد نہیں تھی مگر وہ جانتا تھا کہ کتاب ایوب ایک ایسے آدمی کی داستان ہے جو خُدا پر مضبوط ایمان رکھتا تھا اور ہر آزمائش پر پورا اُترا تھا۔اُس نے اپنے کاندھوں سے مُڑ کر پیچھے دیکھا تو اُسے قُربان گاہ کے اوپر چمڑے کی جلد میں لپٹا انجیل کا نُسخہ نظر آیا۔اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سسٹر سینڈرین لرز رہی تھی۔چند لمحے پہلے وہ سوچ رہی تھی کہ اپنے کمرے میں جا کر اُن احکامات پر عمل کرے جو اُسے کُچھ عرصہ پہلے دیئے گئے تھے مگر جب سیلاس نے اپنی پوشاک اُتاری تو اُس پر ہیبت طاری ہوگئی تھی۔اُسے سیلاس کی پُشت پر زخموں کے نشان اُسے نظر آرہے تھے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اِس آدمی کو بے دردی کے ساتھ کوڑے مارے گئے ہوں۔اُس نے سیلاس کی ران کے گرد لپٹا ہوا خون آلود بیلٹ بھی دیکھا تھا جس سے ابھی بھی خون ٹپک رہا تھا۔وہ جانتی تھی کہ اوپس دائی کے نظریات عجیب وغریب ہیں مگر مزید حیرت کی بات یہ تھی کہ اوپس ڈائی قیمتی پتھر کے کھوج میں تھی۔وہ حیران تھی کہ اُنہیں سینٹ سلپس کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟

سیلاس اب پوشاک پہن کر پتھر کی تختی اُٹھا کا جائزہ لے رہا تھا۔سسٹر سینڈرین بالکونی سے نکلی اور دبے قدموں اپنے کمرے کی طرف چل پڑی۔اندر داخل ہوکر وہ اپنے بستر کے پاس گھٹنوں کے بل جھکی اور نیچے سے ایک سربمہر لفافہ نکال لیا جو نہ جانے کتنے برسوں سے وہاں موجود تھا۔اُس نے لفافہ پھاڑ کر ایک کاغذ باہر نکالا، جس پر پیرس کے چار ٹیلیفون نمبر لکھے ہوئے تھے۔لرزتے ہاتھوں سے اُس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھینچ لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس نے تختی قُربان گاہ کے اوپر رکھی اور انجیل کا نُسخہ اُٹھا کر اُسے کھولا۔صفحات پلٹتے ہوئے وہ عہد نامہ قدیم کی کتاب ایوب پر پہنچ گیا اور اُس کے سبق نمبر ۳۸ کھول لیا۔وہ گیارہویں آیت پر پہنچا تو اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

اور اُسے احساس ہوا کہ کچھ غلط ہے۔

HITHERTO SHALT THOU COME, BUT NO FURTHER

(یہاں تک تُو آسکتا ہے اس کے آگے نہیں)

☆☆☆☆☆☆☆

سیکورٹی وارڈن، کلاڈ گرووارڈ غُصے سے کانپ رہا تھا، وہ لیٹے ہوئے لینگڈن پر پستول تانے کھڑا تھا۔اُس کا بس نہیں چل رہا تھا

کہ یا کہ سانئرَ کے قاتل کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔سانئرَ اُس کیلئے مہربان باپ کی حیثیت رکھتا تھا۔مگر وہ جانتا تھا کہ لینگڈن کو نُقصان پہنچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جو سختی اور اذیّت لینگڈن کو فرانس کی جیل میں بھُگتنی پڑے گی، اُس سے تو موت آسان ہے۔

گرووارڈ نے اپنا واکی ٹاکی اُتارا اور اپنے آدمیوں سے رابطہ کرنے لگا۔لیکن واکی ٹاکی مُستقل شور کی آواز نکال رہا تھا۔اُسے خیال آیا کہ اِس کمرے میں نسب حفاظتی الیکٹرونک سسٹم کی وجہ سے سگنل نہیں آتے تھے اِس لئے اُسے دروازے تک تو جانا پڑے گا تاکہ کُچھ سگنل آجائیں۔لینگڈن پر بدستور پستول تانے، وہ پیچھے ہٹا، ابھی وہ تھوڑا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اُسے کمرے میں حرکت کے آثار محسوس ہوئے۔کمرے کے وسط میں ایک سایہ حرکت کر رہا تھا۔اُسے محسوس ہوا کہ یہ کوئی عورت ہے جو تیز تیز اُس کی طرف آرہی تھی۔اُس عورت کے ہاتھ میں روشنی تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی چیز ڈھونڈ رہی ہے۔

''کون ہو تُم؟'' گرووارڈ نے پُکارا۔اُس کی رگوں میں خون کی گردش تیز ہوگئی تھی۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اپنا پستول لینگڈن پر تانے رکھے یا اُس عورت کو نشانے پر رکھے۔''جواب دو، کون ہو تُم''۔

''میں سوفی نیویو ہوں'' دوسری طرف سے پُرسکون لہجے میں جواب آیا۔گرووارڈ کے دماغ کے نہاں خانوں میں کہیں یہ نام موجود تھا۔سوفی۔۔۔۔سوفی نیویو۔۔۔۔۔سانئرَ کی نواسی۔۔وہ جب چھوٹی ہوا کرتی تھی تو اکثر میوزیم میں آیا کرتی تھی۔لیکن وہ بہت پُرانی بات تھی۔گرووارڈ کے خیال میں یہ عورت سوفی نہیں ہو سکتی تھی۔اور اگر وہ سوفی تھی بھی تو اُس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ بہت عرصہ پہلے سانئرَ اور سوفی کے علحدہ ہو گئے تھے۔

''تُم مُجھے جانتے ہونا'' سوفی نے کہا۔''رابرٹ لینگڈن نے میرے نانا کو قتل نہیں کیا۔تُمہیں مُجھ پر یقین نہیں کرنا چاہیئے''۔

گرووارڈ ابھی اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا، وہ سوچ رہا تھا کہ کیسے اپنے آدمیوں کو یہاں بُلائے۔وہ ابھی تک رابطہ قائم نہیں کر سکا تھا اور ابھی دروازے سے بیس گز دور تھا۔وہ آہستگی سے پیچھے کی طرف چلا، ابھی تک اُس کے پستول کا رُخ لینگڈن کی طرف تھا۔گرووارڈ نے دیکھا کہ سوفی ایک پینٹنگ کا جائزہ لے رہی ہے۔گرووارڈ کا سانس گلے میں ہی اٹک گیا تھا۔اُسے اندازہ ہوگیا کہ وہ کونسی پینٹنگ ہے۔

نجانے یہ عورت اُس پینٹنگ کے پاس کیا کر رہی ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کے دوسری طرف سوفی کو اپنے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ محسوس ہوا۔لینگڈن ابھی تک فرش پر پڑا ہوا تھا۔سوفی جانتی تھی کہ گارڈ اُن پر گولی نہیں چلا سکتا۔سوفی نے اپنی توجہ ڈاونچی کی ایک اور پینٹنگ کی طرف کی، اُس نے سارا حصہ چھان مارا تھا مگر وہاں ایسا کُچھ بھی نہیں تھا۔اُس کے خیال میں یہاں کُچھ نہ کُچھ موجود ہونا چاہیئے تھا۔وہ جانتی تھی کہ یہی جگہ جہاں اُس کا نانا اُسے پہنچانا چاہتا تھا۔اُس نے ایک بار پھر پینٹنگ پر دیکھا، یہ ایک عجیب سا منظر تھا، ڈاونچی نے اِس پینٹنگ میں بی بی مریم کو ننھے عیسیٰ کو اُٹھائے دکھایا تھا۔اُس کے ساتھ ننھے یحییٰ اور اُریل نامی فرشتہ تھا۔جب سوفی ایک چھوٹی بچی تھی تو میوزیم میں اُس

کے آنے کے بعد اُس کا نانا مونا لزا کی پینٹنگ کے بعد اُسے یہ پینٹنگ دکھاتا تھا۔سوفی کو اپنی پُشت پر وارڈن کی آواز سُنائی دی جو اپنے آدمیوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔اُس نے ایک دفعہ پھر مونا لزا کے حفاظتی شیشے پر لکھا پیغام دہرایا۔اُس کے سامنے جو پینٹنگ تھی اُس پر مونا لزا کی پینٹنگ کی طرح کوئی حفاظتی شیشہ نہیں تھا، وہ جانتی تھی کہ اُس کا نانا اِس پینٹنگ کے اوپر لکھ کر اِسے خراب نہیں کر سکتا۔وہ پینٹنگ کے نزدیک گئی عقب میں اُن تاروں کو دیکھا جن کے ساتھ یہ لٹکی ہوئی تھی۔اُس نے تصویر کے فریم کو تھوڑا آگے کھینچا اور اِس کے عقب میں جھانکا، اندھیرے کی وجہ سے اُسے کُچھ نظر نہ آیا، اُس نے اپنے ہاتھ میں اُٹھائے پین کی روشنی تصویر کے عقب میں ڈالی۔

یکا یک اُسے احساس ہوا کہ وہاں کوئی چمکیلی چیز پڑی ہے۔فریم کے بالکُل نیچے کوئی دھات نُما چیز چمک رہی تھی۔اُس نے لائٹ پین سے روشنی ڈالی تو ہکا بکا رہ گئی۔

اُس کی نظروں کے سامنے فریم کے نیچے ایک صلیب نُما سُنہری چابی پڑی ہوئی تھی۔اُسے یاد آیا کہ اُس نے اپنی نویں سالگرہ کے موقع پر یہی چابی دیکھی تھی۔اوپر سے صلیبی شکل میں یہ چابی نیچے سے سیدھی تھی، اِس کے نچلے حصے پر چھوٹے چھوٹے سیاہ دھبے تھے۔صلیبی حصے پر کنول کا پھول بنا ہوا تھا اور پی۔ایس کے الفاظ کندہ تھے۔سوفی کو یوں لگا جیسے اُس کا نانا اُس کے کانوں میں سرگوشی کر رہا ہے۔اُسے یاد آیا کہ سانئرَ نے کہا تھا کہ جب وقت آئے گا تو یہ چابی تُمہاری ہو جائے گی۔اُس کے نانا نے مرتے ہوئے بھی اپنے الفاظ کی لاج رکھی تھی۔اُس کے نانا نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ چابی ایک ڈبے کی ہے جس میں بہت سارے راز ہیں۔

سوفی کو احساس ہوا کہ آج رات الفاظ کے اِس سارے کھیل کا مقصد یہی چابی تھی۔مرتے وقت یہ چابی سانئرَ کے پاس تھی اور وہ اِسے سوفی کے علاوہ کسی کے ہاتھوں میں جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''مجھے مدد چاہیئے'' گارڈ کی آواز آئی وہ اپنے واکی ٹاکی پر بول رہا تھا۔لیکن دوسری طرف صرف شور تھا۔

سوفی جانتی تھی کہ سگنل نہیں آرہے۔اُسے پتہ تھا کہ یہاں آنے والے اکثر سیاح جو مونا لزا کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے گھر یا دوستوں کو کال کرتے ہیں مایوس ہوتے ہیں کیونکہ سگنل نہ ہونے کی وجہ سے کال نہیں ملتی۔گارڈ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔

سوفی جانتی تھی کہ اُسے جلد ہی کوئی قدم اُٹھانا ہوگا۔

اُس نے پینٹنگ کی طرف دیکھا اور سوچا کہ ایک بار پھر لیونارڈو ڈاونچی ہی اُس کا مددگار ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بس کُچھ قدم اور، گرووارڈ نے سوچا۔

''رُک جاؤ'' سوفی کی آواز سُنائی دی۔''ورنہ میں یہ پینٹنگ خراب کر دوں گی''۔

گرووارڈ نے اُس کی طرف دیکھا اور رُک گیا۔''نہیں مادام نہیں''۔

اُس نے سُرخ رنگ کی دُھندلی روشنی میں دیکھا کہ سوفی ایک پینٹنگ اُتار کے فرش پر رکھ چُکی تھی۔پینٹنگ اتنی بڑی تھی کہ سوفی

مُکمل طور پر اِس کے پیچھے غائب ہوگئی تھی۔ گرووارڈ سوچ رہا تھا کہ پینٹنگ کے ساتھ لگی تاروں کے اُترتے ساتھ ہی خطرے کی گھنٹی بجنا چاہئیے تھی مگر ایسا نہیں ہوا تھا، پھر اُسے یاد آیا کے سانئرَ کے قتل کے وقت خطرے کی گھنٹی بجنے کے بعد ابھی اُسے دوبارہ صحیح نہیں کیا گیا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ سوفی آخر کار کر کیا رہی ہے؟

جب اُس نے غور سے دیکھا تو اُس کا سانس گلے میں ہی رہ گیا۔ پینٹنگ بالکُل وسط سے آگے کو اُبھر رہی تھی شاید سوفی اپنے گھٹنے سے اِس پر دباؤ ڈال رہی تھی۔

''نہیں نہیں'' وہ چلایا۔ اُس کے لہجے میں خوف تھا۔ وہ اُس انمول پینٹنگ کو خراب ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے پستول کا رُخ پینٹنگ کی طرف کر دیا مگر اچانک اُسے احساس ہوا کہ اِس کا کوئی فائدہ نہیں۔ موٹی پینٹنگ کی تہہ سے گولی نہیں گُزر سکتی تھی اور ویسے بھی وہ ایک انمول پینٹنگ پر گولی نہیں چلا سکتا تھا۔

''اپنا پستول اور وا کی ٹا کی نیچے رکھ دو'' سوفی نے فرانسیسی زبان میں کہا، اُس کا لہجہ پُرسکون تھا۔ ''ورنہ میں اِس پینٹنگ کا کباڑا کر ڈالوں گی۔ تُم جانتے ہی ہو گے کہ اُس کے بارے میں میرا نانا کیا رائے رکھتا تھا''۔

گرووارڈ کو محسوس ہوا کہ وہ چکرا رہا ہے۔ ''نہیں نہیں، یہ میڈونا آف دی راکس ہے''۔ اُس نے وا کی ٹا کی اور پستول نیچے پھینک دیا اور اپنے ہاتھ سر سے اوپر بلند کر لئے۔

''شُکریہ''۔ سوفی نے کہا۔ ''اب میں جیسا کہوں گی تُم ویسے ہی کرو گے ورنہ۔۔۔۔۔''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کی دھڑکن ابھی بھی تیز تھی، وہ سوفی کے ساتھ ہنگامی سیڑھیوں کی طرف بھاگ رہا تھا۔ گارڈ کا پستول اُس کے ہاتھوں میں تھا اور وہ اِس جان چُھڑانے کیلئے بے چین تھا۔

سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اُس نے سوچا کہ اگر سوفی کو اندازہ ہو کہ وہ کتنی قیمتی پینٹنگ کو برباد کرنے جا رہی تھی تو وہ کبھی ایسا نہ کرتی۔ مونالزا کی طرح وہ پینٹنگ بھی پوشیدہ علامات کا ملغوبہ تھی۔

''تُم نے ایک قیمتی یرغمال چُنا تھا'' اُس نے بھاگتے بھاگتے سوفی کو مُخاطب کیا۔

''میڈونا آف دی راکس'' سوفی نے جواب دیا۔ ''لیکن اِس کا انتخاب میرے نانا کیا تھا، اِس کے پیچھے اُس نے میرے لئے کُچھ چھُپایا تھا''۔

لینگڈن نے مبہوت نظروں سے سوفی کو دیکھا۔ ''کیا؟ لیکن تُمہیں کیسے پتہ چلا کہ سانئرَ نے اِس پینٹنگ کے پیچھے کُچھ چھُپایا ہے؟ اور میڈونا آف دی راکس ہی کیوں؟''

So Dark the Con of Man'' اُس نے فاتحانہ مُسکراہٹ کے ساتھ لینگڈن کو دیکھا۔ ''میں پہلے دو اینا گرام حل کرنے میں ناکام رہی تھی مگر تیسری دفعہ ایسا نہیں کر سکتی تھی''

☆☆☆☆☆☆☆

''وہ مر چُکے ہیں۔'' آٹومیٹک مشین پر اپنا پیغام ریکارڈ کرواتے ہوئے سسٹر سینڈرین کے لہجے میں خوف تھا۔ ''خُدا کیلئے، فون اُٹھاؤ۔''

کاغذ پر لکھے پہلے تین ٹیلیفون نمبر ملانے پر اُسے اطلاع ملی تھی کہ وہ تینوں مر چُکے ہیں۔ اور چوتھا نمبر بھی کوئی اُٹھا نہیں رہا تھا۔ اُسے ہدایات ملی تھیں کہ چوتھا نمبر صرف اِسی صورت میں ملائے جب پہلے تین نمبروں سے کوئی جواب نہ مل سکے۔۔

''فرش کو توڑ دیا گیا ہے''۔ اُس نے پیغام ریکارڈ کروایا۔ ''اور باقی تین مر چُکے ہیں۔''

سسٹر سینڈرین اُن چاروں کو نہیں جانتی تھی، لیکن اُن کے ذاتی ٹیلیفون نمبر اُس کے بستر کے نیچے کئی سال سے محفوظ تھے۔ اُسے یہ ہدایات ملی تھیں کہ اِن نمبروں پر صرف اُسی صورت میں رابطہ کرے جب فرش کا وہ حِصّہ توڑ دیا جائے جو کہ سیلاس توڑ چُکا تھا۔ یہ گویا خطرے کا اعلان تھا۔ جب اُس نے شُروع میں یہ منصوبہ سُنا تھا تو وہ بُہت مُتاثر ہوئی تھی۔ اگر کوئی رُکن کسی کی نظروں میں آ کر قیمتی پتھر کے حوالے سے جھوٹ بولتا تو سب کو پتہ چل جاتا اور آج یہی لگ رہا تھا کہ وہ سب نظروں میں آ گئے ہیں۔

''جواب دو'' اُس نے خوف سے سرگوشی کی۔ ''کہاں ہو؟''

''فون بند کر دو'' دروازے سے آواز آئی اور سسٹر سینڈرین خوف سے اُچھل پڑی، اُس نے مُڑ کر دیکھا تو قوی الجثہ سیلاس فولادی سٹینڈ ہاتھ میں اُٹھائے کھڑا تھا۔ اُس نے فولادی سٹینڈ ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔ لرزتے ہوئے، سسٹر سینڈرین نے فون رکھ دیا۔

سیلاس بولا۔ ''اُن چاروں نے مُجھے بیوقوف بنایا ہے، بتاؤ سنگِ کُلید کہاں پوشیدہ ہے؟''

''مُجھے نہیں پتہ۔'' سسٹر سینڈرین کو واقعی نہیں جانتی تھی۔ سیلاس اُس کی طرف بڑھا۔

''تُم چرچ کی راہبہ ہو کر بھی اُن کیلئے کام کر رہی تھیں؟''

''یسوع مسیح کا صرف ایک ہی سچا پیغام ہے'' وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ ''اور مُجھے اوپس ڈائی میں اِس سچ کی جھلک نظر نہیں آتی۔''

سیلاس کی آنکھوں میں غضب نظر آنے لگا۔ وہ آگے بڑھا اور اُس نے فولادی سٹیند اُس کے سر دے مارا۔ وہ نیچے گر گئی۔ اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا مگر اِس اندھیرے میں بھی ایک ہی سوچ تھی۔

وہ چاروں مر چُکے تھے۔

قیمتی راز ہمیشہ کیلئے کھو چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈینن ونگ کے مغرب میں بجنے والے سیکورٹی الارم نے ٹیولر گارڈن میں بسیرا کرنے والے کبوتروں کو خوف سے اُڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ سوفی اور لینگڈن لوورے سے باہر آ چُکے تھے۔ عمارت سے باہر ہر طرف پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

''اُدھر، اُس طرف'' سوفی نے پارکنگ میں کھڑی سُرخ رنگ کی ٹُوسیٹر گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔ لینگڈن کو لگا کہ وہ مذاق کر رہی

ہے۔ یہ گاڑی تو ایک چھوٹی سی سواری تھی، شاید اِتنی چھوٹی گاڑی اُس نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔

''سمارٹ کار'' سوفی نے جواب دیا۔ ''ایک لٹر میں سو کلومیٹر''۔

ابھی لینگڈن بمشکل ہی سیٹ پر بیٹھا تھا کہ سوفی نے گاڑی چلادی۔ وہ تیزی سے گاڑی کو فُٹ پاتھ سے گُزار کر کیروسل ڈی لوورے پر آ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ گھاس کے گول دائرے پر سے گُزرنا چاہتی ہے لیکن لینگڈن نے اُسے ایسا کرنے سے روک دیا۔

''نہیں۔'' وہ چلّایا۔ وہ جانتا تھا کہ اِس قطعے کے نیچے لوورے کا اُلٹا اہرام ہے، شیشے کا بنا ہوا اور یہ اتنا بڑا ہے کہ اُن کی گاڑی آسانی سے اُس میں گر سکتی ہے۔ خوش قسمتی سے، سوفی بھی سمجھ گئی تھی۔ وہ گاڑی شمالی سڑک پر لے آئی اور دائرہ گھوم کر پھر شُمالی سڑک پر آ گئی۔ گاڑی کا رُخ اب روئے ڈی ریوولی کی طرف تھا۔ اپنے پیچھے اُنہیں سائرن سُنائی دے رہے تھے۔ لینگڈن نے شیشے میں پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں دیکھیں۔ گاڑی کا انجن گویا سوفی سے احتجاج کر رہا تھا کیونکہ وہ ایکسیلیریٹر مُسلسل دبائے ہوئے تھی۔ تقریباً پچاس گز آ گے، ریوولی پر سگنل سُرخ ہو گیا۔ سوفی کے منہ سے بُرے بھلے الفاظ نکلے اور لینگڈن کو اپنے اعصاب اکڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''سوفی''

سوفی نے کار کی رفتار آہستہ کر کے ہیڈ لائٹس جلا دیں۔ ایک بار اُس نے اپنے دونوں طرف دیکھا اور پھر یک دم رفتار بڑھا کر بائیں لین میں آ گئی۔ تقریباً آدھا میل مغرب کی طرف جاتے جاتے اُس نے رفتار مزید بڑھا لی تھی اور پھر وہ دائیں طرف مُڑ گئی۔ گاڑی اب شامزے لِزے کی دوسری طرف آ گئی تھی۔ لینگڈن نے گردن گھُما کر نیلی روشنیوں میں نہائے ہوئے لوورے کی طرف دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ پولیس کی گاڑیوں نے اُنہیں کھو دیا ہے۔

لینگڈن کی دھڑکن آہستہ آہستہ کم ہونا شُروع ہو گئی تھی، لینگڈن نے گردن واپس موڑی۔

''بہت دلچسپ''۔ وہ بولا مگر سوفی نے شاید سُنا نہیں۔ اُس کی آنکھیں شامزے لیزے پر جمی ہوئی تھیں۔ سڑک کا یہ حصہ مہنگے سٹوروں اور دُکانوں پر مُشتمل تھا اور عام طور پر اِسے پیرس کا ففتھ ایونیو کہا جاتا تھا۔ یہاں سے امریکی سفارتخانہ تقریباً ایک میل دور تھا۔ سوفی کی تیز سوچ نے کام دکھایا تھا۔

Madonna of the Rocks

سوفی کا یہ کہنا تھا کہ اُس کے نانا نے پینٹنگ کے پاس اُس کیلئے کوئی پیغام چھوڑا ہے۔ آخری پیغام؟ لینگڈن ایک دفعہ پھر سانیئر کو داد دینے پر مجبور ہو گیا۔ آج کی شام اُس نے ہر اُس چیز کا حوالہ دیا تھا جو کہ لیونارڈو ڈاونچی کے تاریک فن سے وابستہ تھی۔

لیونارڈو کو یہ پینٹنگ کرنے کا کام ایک تنظیم نے دیا تھا جس کا نام Confraternity of the Immaculate Conception تھا، جو کہ یہ پینٹنگ سان فرانسسکو چرچ، میلان میں کی مرکزی قُربان گاہ کے اوپر لگانا چاہتے تھے۔ مُختلف راہباؤں نے لیونارڈو کو تصویر کے مُختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا تھا۔ اِس میں بی بی مریم، ننھا مُنّا یحیٰی، ننھا عیسیٰ اور اُریّل غار میں

پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ڈاونچی نے یہ کام اُن کی خواہشات کے مُطابق ہی کیا تھا مگر جب اُس نے یہ پینٹنگ اُن کے حوالے کی تھی تو اُن لوگوں کا ردِعمل خوفناک تھا۔ لیونارڈو نے اِس پینٹنگ میں کافی قابلِ اعتراض مواد شامل کر لیا تھا۔

اِس پینٹنگ میں بی بی مریمؑ کو ایک نیلے رنگ کا لباس پہنے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اُنہوں نے ننھے عیسیٰ کے گرد اپنے بازو لپیٹے ہوئے تھے۔ بی بی مریمؑ کے سامنے اُریّل تھی جو کہ چھوٹے یحیٰی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ عام طور پر اِس طرح کے فن پاروں میں عیسیٰ ہی یحیٰی کو پیغام دے رہا ہوتا ہے مگر اِس فن پارے میں اُلٹ تھا۔ اِس سے بھی زیادہ عجیب بات تھی کہ بی بی مریمؑ کا ایک ہاتھ ننھے یحیٰی کے سر کے اوپر کسی ان دیکھی چیز کو پکڑے ہوئے تھا۔ اور مزید یہ کہ اُریّل اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں سے ایسا تاثُر دے رہی تھی جیسے وہ اِس ان دیکھی چیز کو کاٹ رہی ہے۔

لیونارڈو ڈاونچی نے اِسی نام سے ایک اور پینٹنگ بنا کر اِس تنظیم کو دی تھی جس میں کوئی عجیب و غریب بات نہیں تھی۔ یہ دوسرا فن پارہ، لندن کی نیشنل گیلری میں لگا ہوا تھا اور Virgin of the Rocks کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اگرچہ لوورے میں موجود پہلے فن پارے کو فن کے قدردان زیادہ فوقیت دیتے تھے۔ کار ابھی تک شامزالیزز پر دوڑ رہی تھی۔

''تصویر کے پیچھے کیا تھا؟'' لینگڈن نے سوفی سے پوچھا جس کی آنکھیں ابھی تک سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔

''یہ میں تُمھیں تب دکھاؤں گی جب ہم بحفاظت سفارتخانے میں پہنچ جائیں گے۔''

لینگڈن حیرت سے بولا۔ ''دکھاؤ گی؟ اُس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟''

''ہاں'' سوفی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اُس پر کنول کا پھول گُدا ہوا ہے اور۔ پی۔ ایس کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں۔''

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی سوچ رہی تھی کہ وہ با آسانی سفارتخانے پہنچ جائیں گے۔ اِس وقت وہ کریلین ہوٹل کے سامنے سے مُڑ رہے تھے اور سفارتخانہ ایک میل سے بھی کم رہ گیا تھا۔ اب وہ بہت ہلکا پھُلکا محسوس کر رہی تھی۔

گاڑی چلاتے ہوئے بھی اُس کے ذہن میں وہ چابی گھوم رہی تھی جو کہ اُس کی جیب میں پڑی تھی۔ کئی سالوں پہلے دیکھی ہوئی اُس چابی کا خاکہ اُس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ بچپن سے ہی وہ چابی اُس کے ذہن میں گھومتی رہی تھی مگر اِتنے سالوں میں اُس نے چابی کے بارے میں کم ہی سوچا تھا۔ اُسے یہ چابی دیکھتے ہی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اِس کی ساخت کیسی ہے۔ اِس میں لیزر بیم لگی ہوئی تھی اور اِس کی نقل بنانا مُمکن نہیں تھا۔۔ اِس چابی کے دندانوں کا کوئی کام نہیں تھا وہ بس دکھاوے کیلئے بنائے گئے تھے۔

وہ سوچ رہی تھی کہ یہ چابی کونسی جگہ استعمال ہو گی، شاید لینگڈن اِس بارے میں مددگار ثابت ہو سکے؟ وہ اِتنا تو جانتی تھی کہ ایسی چابیاں کُچھ عیسائی مذہبی تنظیمیں استعمال کرتی ہیں مگر اُس کے ذہن میں فی الحال کوئی ایسی جگہ نہیں تھی۔ اِس کے علاوہ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اُس کا نانا عیسائی نہیں تھا اور نہ ہی کسی عیسائی تنظیم سے اُس کا تعلق تھا۔ دس سال پہلے کہ عجیب و غریب منظر نے اُسے یہ یقین دلایا تھا۔

وہ چارلس ڈیگال ائیرپورٹ پر اُتری تھی اور گھر پہنچی تو اُس کا نانا وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ خاصی مایوس ہوئی مگر اُسے علم تھا کہ اُس کا

نانا اُس کو یوں اچانک آمد سے بے خبر تھا۔ یہ ہفتے کا دِن تھا اور اُس کا نانا اِس دن کم ہی مصروف ہوتا تھا۔ سانئرَ کو گھومنے پھرنے کا شوق نہیں تھا وہ بس ایک ہی جگہ جایا کرتا تھا اور یہ جگہ پیرس کے شمال میں نارمنڈی میں واقعہ تھی۔ سوفی بھی لندن میں کافی عرصہ رہنے کے بعد فطرت سے قُربت کا مزا لینا چاہتی تھی۔ ابھی شام گہری نہیں ہوئی تھی اور وہ آدھی رات سے پہلے وہاں پُہنچ سکتی تھی۔ دس بجے کے لگ بھگ وہ وہاں پُہنچ گئی تھی اور بنگلے کے سامنے گاڑی روک کر اُتر گئی۔ یہ ایک پتھر سے بنا ہوا پُرانا بنگلہ تھا۔ سوفی کو اُمید تھی کہ سانئرَ ابھی جاگ رہا ہوگا کیونکہ ابھی بنگلہ روشن تھا۔ مگر جب وہ پارکنگ میں پُہنچی تو وہاں کافی گاڑیاں کھڑی تھیں جن میں زیادہ تر مہنگی بی۔ ایم۔ ڈبلیو، آڈی اور رولزرائس گاڑیاں تھیں۔ وہ اتنی مہنگی گاڑیوں کو دیکھ کر حیرت سے مُسکرا دی۔ اُس کے خیال میں سانئرَ ایک تنہائی پسند انسان تھا مگر آج اُسے لگا کہ وہ خود کو تنہائی پسند ظاہر کرتا ہے۔ صاف پتہ چل رہا تھا کہ اِس وقت عمارت کے اندر کوئی محفل چل رہی ہے، اور شہر کے نہایت معزز، اور بااثر لوگ اندر موجود ہیں۔ دروازہ مُقفل تھا۔ جب اُس نے دستک دی تو کوئی جواب نہ آیا، وہ مخمصے میں پڑ گئی۔ وہ عقبی دروازے کی طرف گئی مگر یہ بھی مُقفل تھا۔ اُس نے محسوس کرنے کی کوشش کی کہ اندر کیا ہو رہا ہے مگر اندر بالکُل سکوت تھا۔۔ اُس نے جنگلے پر چڑھ کر دیکھا تو مہمان خانہ بھی خالی تھا۔

وہ پچھلے حصّے میں واقع کباڑ خانے میں داخل ہوگئی۔ وہ جانتی تھی کہ سانئرَ فالتو چابیاں یہاں چھُپا کر رکھتا ہے۔ اُس نے چابیاں اٹھائیں اور سامنے والے دروازے کی طرف آ گئی۔ تالہ کھول کر وہ اندر داخل ہوگئی۔ یہاں ایک سیکورٹی سسٹم موجود تھا جس میں دس سیکنڈ کے اندر کوڈ داخل نہ کرنے کی صورت میں الارم بجنا شُروع ہو جاتا۔ کوڈ اُسے معلوم تھا مگر اُسے حیرت تھی کہ اُس کے نانا نے الارم آن کر رکھا ہے۔ اُس نے کوڈ داخل کیا اور اندر داخل ہوگئی۔ یوں لگ رہا تھا کہ سارا گھر ویران ہے۔ اوپر کی منزل پر بھی یہی حال تھا۔ وہ خاموشی سے مہمان خانے میں ہی کھڑی تھی کہ اُسے دبی دبی سی آوازیں سُنائی دیں۔ وہ کہیں نیچے سے آ رہی تھیں۔ زمین پر گھُٹنے ٹکاتے ہوئے اُس نے اپنے کان فرش سے لگائے اور محسوس کرنے کی کوشش کی تو اُسے ایسا لگا جیسے کہ کُچھ گُنگنایا جا رہا ہے۔ وہ خوفزدہ ہوگئی تھی، وجہ یہ تھی کہ اُس کے خیال میں اِس بنگلے میں کوئی تہہ خانہ نہیں تھا۔ اُس نے کمرے پر ایک تنقیدی نگاہ دوڑائی تو اُسے دیوار کے مشرقی سمت پر ٹنگی ہوئی غُلافی تصویر نظر آئی، اگرچہ یہ تصویر عام طور پر آتش دان کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ ٹنگی ہوتی تھی مگر ابھی یہ اپنے جگہ پر نہیں تھی بلکہ ساتھ دھکیلی ہوئی لگ رہی تھی۔ پیچھے لکڑی کی دیوار نظر آ رہی تھی۔ سوفی دیوار کے پاس آ گئی۔ اُس کی نظر دیوار پر لگے لوہے کے لیور پر پڑی۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے لیور کھینچا تو دیوار بغیر کسی شور کے ایک طرف سرک گئی۔ دوسری طرف تاریکی میں سے ہلکے ہلکے شور کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے کوئی گُنگنا رہا ہو۔ وہ اندر داخل ہوئی تو اُسے نیچے کی طرف جاتا ایک گول زینہ نظر آیا۔ وہ کئی دفعہ یہاں آئی تھی مگر اِس راز سے بے خبر تھی۔ جیسے جیسے وہ نیچے اُترتی گئی اُسے ہلکی ہلکی ٹھنڈ محسوس ہونے لگی۔ گُنگناہٹ کا شور اب اونچا ہو رہا تھا اور اِس شور میں نُسوانی آوازیں بھی شامل تھیں لیکن مستوی زینے کی وجہ سے اُسے کُچھ نظر نہ آیا۔ جب وہ زینے کے اختتام پر پُہنچی تو اُسے تہہ خانے میں روشنی نظر آئی۔ وہ مزید نیچے اُتری اور زمین پر کُہنیاں ٹکا کر دوسری طرف دیکھا۔ چند لمحے میں سارا منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے واضح

ہونا شُروع ہو گیا۔ سوفی کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ تہہ خانے کی تاریک دیواروں پر مشعلیں لگی ہوئی تھیں اور کوئی تیس کے لگ بھگ افرادِ جن کے چہروں پر نقاب تھے ایک دائرے کی صورت میں کھڑے تھے۔ اِن میں سفید پوشاک میں ملبوس عورتیں بھی تھیں جنھوں نے سُنہری جوتے پہنے تھے۔ اُن کے چہروں پر سفید نقاب اور ہاتھوں میں سُنہری کاسے تھے۔ مردوں کے نقاب اور پوشاکیں سیاہ تھیں۔ وہ عجیب سے انداز میں آگے پیچھے لہک لہک کر کِسی نامعلوم زبان میں گُنگنا رہے تھے۔ سوفی کو لگا جیسے دائرے کے درمیان کُچھ ایسا ہے جو سب اِس عجیب سے گانے کا مرکز ہے۔ اُسے اُن لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے وہاں کُچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ گُنگنانے کی آواز تیز تر ہوگئی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔ پھر سب قدم بڑھا کر دائرے کے مرکز کی طرف جھُک گئے۔ اُس وقت سوفی نے دیکھا کہ درمیان میں کیا ہے۔ اُسے خوف کا شدید احساس ہوا اور وہ احساس آج بھی اُس کی ذہن میں تھا۔ وہ گھومی اور پتھریلی دیواروں کے سہارے واپس جانے لگی۔ اوپر آ کر اُس نے دروازہ بند کر دیا اور پیرس آ گئی روانہ ہوگئی۔ وہ سارا رستہ روتی رہی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہی تھا جیسے اُس کی آنکھوں کے سامنے سے کوئی پردہ ساہٹ گیا ہو۔ اُس رات اُس نے ایک فیصلہ کیا اور اپنا تمام سامان لے کر وہ گھر چھوڑ دیا۔ جانے سے پہلے اُس نے ڈائننگ روم کے میز پر ایک خط چھوڑ دیا جس پر لکھا تھا۔

''میں وہاں گئی تھی، مُجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔''

اُس نے اُس عمارت کی فالتو چابیاں بھی اِس خط کے ساتھ رکھ دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

''سوفی''۔ لینگڈن کی آواز اُسے خیالوں کی دُنیا سے باہر نکال لائی۔ ''رُکو! رُکو!''۔

اُس نے بریک پر دباؤ بڑھا دیا، گاڑی رُک گئی۔ ''کیوں؟ کیا ہوا؟''

لینگڈن نے سامنے سڑک کے اختتام کی طرف اشارہ کیا۔ سامنے دیکھ کر سوفی کا خُون گویا رگوں میں ہی جم گیا۔ تقریباً سو گز آگے، سڑک کے سرے پر پولیس کی گاڑیاں ایک ناکے کی صورت میں موجود تھیں۔ ایونیو گیبرئیل کا راستہ بھی بند کر دیا انہوں نے!

لینگڈن نے ایک طویل سانس بھری۔ ''مطلب کہ ہم سفارتخانے نہیں جا سکتے۔''

سڑک کے اختتام پر گاڑیوں کے ساتھ کھڑے پولیس افسران کی توجہ اُن کی گاڑی کے اچانک رُکنے کی وجہ سے اُن کی طرف مبذول ہوگئی تھی۔ سوفی نے آرام سے گاڑی کو واپس گھُمایا اور واپس چل دی۔ اُنہیں اپنے پیچھے سائرن اور گاڑیوں کے چرچراتے پہیوں کی آوازیں سُنائی دینے لگیں۔ سوفی نے بُرا بھلا کہتے ہوئے ایکسیلریٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کار اب ڈپلومیٹک کوارٹر سے گُزر رہی تھی۔ اردگرد سفارتخانوں اور قونصل خانوں کے سامنے سے گُزرتے ہوئے وہ دائیں طرف موڑ کاٹ کر شامزالیزے پر آ گئے۔ لینگڈن پیچھے مُڑ کر دیکھ رہا تھا کہ کہیں پولیس ابھی تک اُن کا تعاقب تو نہیں کر رہی۔ اُس پر ایک پچھتاہٹ غلبہ پا رہی تھی کہ وہ لوورے سے بھاگا ہی کیوں تھا۔ یہ خیال اُس پر حاوی تھا کہ سوفی نے اُسے اپنے ساتھ

بھاگنے پر مجبور کیا ہے۔ اُس نے جی پی ایس ٹریکنگ ڈاٹ بھی صابن میں چپکا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فاشے کو جب صابن کی ٹکیا ملی ہوگی تو اُس کا کیا حال ہوا ہوگا۔ شامزالیزے پر موجود گاڑیوں کے ہجوم سے گزرتے ہوئے وہ سفارتخانے سے دور ہو چکے تھے۔ لینگڈن محسوس کر رہا تھا کہ وہ چاروں طرف سے گھر چکا ہے۔ اگر چہ وہ ایک دفعہ پھر پولیس سے بچ نکلے تھے مگر یہ صورتحال زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی تھی۔ سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب سے دھاتی چابی نکال کر لینگڈن کو پکڑائی۔

''لینگڈن! بہتر ہے کہ تُم اِسے دیکھ لو۔ میرے نانا نے یہی چیز پینٹنگ کے پیچھے میرے لئے چھوڑی تھی''۔

لینگڈن چابی اُس کے ہاتھ سے لے کر بغور دیکھنے لگا۔ یہ ایک صلیبی شکل کی بھاری چابی تھی۔ اُسے یوں لگا جیسے وہ قبر کے اوپر لگانے والی ایک چھوٹی سی صلیب تھامے ہوئے ہے۔ بغور جائزہ لینے پر اُسے ایک شیشے کی مُثلث باہر کو نکلی ہوئی نظر آئی۔ مُثلث کے اوپر چھوٹے چھوٹے نشانات تھے جو کہ باریک بینی سے دیکھنے پر ہی نظر آ سکتے تھے۔

''یہ لیزر والی چابی ہے'' سوفی نے اُسے بتایا۔ ''کیونکہ ایسے نشانات لیزر مشین ہی شناخت کر سکتی ہے''

لینگڈن نے ایسی چابی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

''اِس کے دوسری طرف دیکھو'' سوفی نے سڑک پر دوسری لین میں مُڑتے ہوئے کہا تو لینگڈن نے چابی گُھما کر دیکھا، اُس پر نہایت مہارت سے کنول کا پھول گوندھا گیا تھا جس کے اوپر پی۔ ایس کے الفاظ بھی کندہ تھے۔

''سوفی'' وہ بولا۔ ''میں نے تُمہیں بتایا تھا نا کہ یہ نشان پریوری کا ہے، اور یہ چابی بھی اُن کیلئے نہایت اہمیت کی حامل ہوگی۔''

''میں نے تو یہ چابی بہت سال پہلے دیکھی تھی اور میرے نانا نے منع کیا تھا کہ اِس کا ذکر کسی سے نہ کروں۔''

لینگڈن کی آنکھیں بدستور چابی پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ چابی اُس کے خیال میں جدید ٹیکنالوجی اور پُرانے نشانات کا عجیب و غریب امتزاج تھی۔

''اُس نے مُجھے بتایا تھا کہ یہ اُس صندوق کی چابی ہے جس میں اُس کے بہت سے راز ہیں''

لینگڈن کے جسم میں یہ سوچ کر ہی سنسنی سی دوڑ گئی کہ اُس صندوق میں موجود راز کیا ہو سکتے ہیں؟۔ ایک قدیم تنظیم کا ایک جدید ٹیکنالوجی والی چابی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ فی الحال اِس سوال کا جواب لینگڈن کے پاس نہیں تھا۔ مُحقّقین کے مُطابق پریوری کے قیام کا واحد مقصد ایک نہایت اہم راز کی حفاظت تھا۔ ایک ایسا راز جو کہ تہلکہ خیز تھا۔ کیا اِس چابی کا تعلق اُس راز سے ہے؟ یہ ایک نہایت ہی اہم بات تھی۔

''کیا تُمہیں اندازہ ہے کہ یہ کس چیز کی چابی ہے؟''

سوفی بھی یہ نہیں جانتی تھی۔ ''مُجھے تو اُمید تھی کہ تُمہیں کُچھ اندازہ ہوگا''۔ وہ بولی۔

لینگڈن نے ایک بار پھر خاموشی سے چابی کا جائزہ لینا شروع کیا۔

''یہ چابی تو عیسائی علامت ہے'' سوفی نے زور دیا۔

لینگڈن اِس بارے میں پُر یقین نہیں تھا۔ یہ چابی روایتی عیسائی صلیب کی طرح نہیں تھی۔ اِس کے چاروں بازو ایک جیسے تھے۔ ایسی صلیب عیسائیت سے ہزاروں سال پُرانی ہے۔ لینگڈن کئی دفعہ یہ سوچ کر بھی حیران ہوتا تھا کہ عیسائی جس صلیب کو نہایت احترام سے دیکھتے ہیں اگر اُس کی پُرتشدد تاریخ کے بارے میں اُنہیں پتہ چل جائے تو اُن پر کیا گُزرے گی۔ لاطینی زبان کے لفظ Cross اور Crucifix کا لفظی مطلب ہی تشدد کرنا تھا۔

''سوفی'' وہ بولا۔ ''ایسی صلیب جس کے تمام بازو برابر ہوں ایک پُرامن صلیب سمجھی جاتی ہے۔ اِن کی یہ لمبائی کسی قسم کے تشدد کو ناممکن بناتی ہے کیونکہ ایسی صلیب پر کسی انسان کو نہیں ٹانگا جا سکتا۔ اور اِن تمام بازوؤں کی یکساں لمبائی بھی مرد و عورت میں توازن کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ جو کہ پریوری کے خیالات سے کافی مُطابقت رکھتا ہے۔''

سوفی نے تھکی ہوئی نظروں سے لینگڈن کو دیکھا۔ ''کیا تُمہیں کُچھ بھی اندازہ نہیں ہوا؟''

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ ''بالکل نہیں۔''

''ہمیں سڑک سے دور ہونا ہے'' سوفی نے عقبی آئینے میں دیکھا۔ ''ہمیں کوئی محفوظ ٹھکانہ چاہئیے۔''

لینگڈن کو ہوٹل رٹز کا خیال آیا۔ لیکن وہاں جانے کے بارے میں اب سوچنا بھی محال تھا۔

''امریکن یونیورسٹی آف پیرس میں میرے میزبانوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' وہ بولا۔

''بالکُل نہیں۔ فاش اُن کو نظر میں رکھے ہوگا''

''تُم یہاں کی رہنے والی ہو، تُمہاری تو یہاں کافی جان پہچان ہوگی''

''فاش میرے ٹیلیفون، ای۔میل اور میرے جاننے والوں پر نظر رکھے ہوگا۔ کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو قابلِ اعتبار ہو۔ اور کسی ہوٹل جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ہم پہچانے جا سکتے ہیں۔''

لینگڈن سوچ رہا تھا کہ کیا وہ یونہی مفرور رہے یا فاش کو گرفتاری دے دے۔ ''ہمیں سفارتخانے رابطہ کرنا چاہئیے۔ میں اُنہیں تمام صورتحال سے آگاہ کر دوں گا اور وہ کسی کو بھیج دیں گے کہ ہمیں سفارتخانے لے جائے۔''

''تُمہارے سفارتخانے کا دائرہ کار صرف سفارتخانے کی عمارت تک محدود ہے۔ کسی کو بھیج کر ہمیں وہاں لے جانا جُرم ہوگا۔ یہ مُمکن نہیں کیونکہ فرانسیسی زمین پر پولیس سے ٹکر لینا آسان نہیں، ایسا وہ کبھی نہیں کریں گے بلکہ وہ تُمہیں کہیں گے کہ تُم گرفتاری دے دو۔ وہ تُمہیں سفارتی امداد کا وعدہ بھی دیں گے۔'' یکدم اُس نے شامزالیزے پر موجود دُکانوں کی طرف دیکھا اور پھر بولی۔ ''تُمہارے پاس کتنی رقم ہے؟''

لینگڈن نے اپنا بٹوہ نکال کر دیکھا اور بولا۔ ''ایک سو ڈالر، چند یورو، کیوں؟''

''کریڈٹ کارڈ؟''

''ہاں بالکل''

لینگڈن کو محسوس ہوا کہ وہ دماغ میں کُچھ مزید کھچڑی بنا رہی ہے۔ اُس نے سامنے نگاہ دوڑائی۔ شامزالیزے کے بالکُل آخر پر

نپولئین کی فتح کی یادگار میں بنایا جانے والا نو لائنوں پر مُشتمل ۱۶۴ فٹ گول چکر تھا۔سوفی کی نگاہیں عقبی آئینے پر جمی ہوئی تھیں۔ اب وہ گول چکر کے پاس پہنچ چکی تھی۔

''ہم وقتی طور پر اُن سے بچ تو چکے ہیں مگر ہم اِس گاڑی میں رہے تو تھوڑی دیر میں پکڑے جائیں گے۔''

''اب تُم کیا سوچ رہی ہو؟''

سوفی نے اپنی گاڑی کو گول چکر کی طرف موڑا۔''بس دیکھتے جاؤ۔''

لینگڈن نے کوئی جواب نہ دیا۔اُس نے اپنی کلائی کی گھڑی میں وقت دیکھا۔رات کے ۲:۵۱۔

سوفی نے لینگڈن کی گھڑی کو دیکھا،ڈزنی سے لی گئی مکی ماؤس والی کلائی گھڑی تھی۔اگرچہ اب یہ کافی پُرانی ہو چُکی تھی مگر لینگڈن کیلئے اِس کے ڈائل پر بنا مکی ماؤس اُس کے دل کی نوجوانی کا سبب تھا۔اِس گھڑی سے اُس کے بچپن کی کئی یادیں وابستہ تھیں۔۔

''کافی دلچسپ گھڑی ہے۔''

''اِس گھڑی کی بھی ایک لمبی کہانی ہے۔''لینگڈن نے جواب دیا۔

''مُجھے کافی اندازہ ہو چُکا ہے۔''سوفی نے مُسکراتے ہو کہا اور گول چکر سے آگے نکل کر شمال کی طرف مُڑ گئی۔اب وہ شہر کے مرکز سے تھوڑا دور نکل آئے تھے۔ تیسرے موڑ پر پہنچ کر وہ دائیں مُڑ کر میلاشربز کی طرف آ گئے۔ڈپلومیٹک علاقہ پیچھے رہ گیا تھا اور قدرے تاریک مضافاتی علاقہ آ گیا تھا۔اِس علاقے میں زیادہ تر کارخانے تھے۔سوفی نے بائیں طرف گاڑی موڑی تو لینگڈن کو اندازہ ہو گیا کہ وہ کہاں ہیں۔

گیرے سینٹ لازارے۔

اُن کے سامنے ریلوے سٹیشن کا ٹرمینل کسی ہوائی جہاز کے ہینگر کی طرح نظر آ رہا تھا۔یورپ کے ریلوے سٹیشن چوبیس گھنٹے پر رونق رہتے ہیں۔اِس سٹیشن پر بھی لوگوں کا ہجوم تھا۔گلی کے نکڑ پر دو پولیس والے کُچھ سیاحوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔

اگرچہ گلی کے دوسری طرف پارکنگ کیلئے خاصی جگہ موجود تھی مگر سوفی نے اپنی گاڑی ٹیکسی سٹینڈ کے پیچھے کھڑی کر دی۔اِس سے پہلے کہ لینگڈن اُس سے کُچھ پوچھتا،وہ گاڑی سے اُتر کر پاس کھڑی ایک ٹیکسی کے شیشے سے جھانک کر ڈرائیور سے بات کرنے لگی۔گاڑی سے اُترتے ہوئے لینگڈن نے دیکھا کہ وہ ٹیکسی والے کو کافی سارے پیسے پکڑا رہی تھی۔اِس سے پہلے کے لینگڈن سوفی سے کوئی بھی بات کرتا ٹیکسی والا تیزی سے گاڑی نکال کر لے گیا۔

''کیا ہوا؟''لینگڈن نے پُوچھا مگر سوفی سٹیشن کے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔''جلدی آؤ،ہمیں پیرس سے باہر جانے کیلئے دو ٹکٹ لینے ہیں۔''لینگڈن نے اُس کے ساتھ ہمقدم ہونے کی کوشش کی۔اُسے بلی چوہے کا یا کھیل نہایت خوفناک محسوس ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لیونارڈو ڈا ونچی ائرپورٹ سے باہر ایک سیاہ رنگ کی فئیٹ سیڈان ارنگروسا کا انتظار کر رہی تھی۔ارنگروسا یاد آیا کہ کُچھ عرصہ پہلے

ویٹیکن کے ارکان نہایت آرام دہ گاڑیاں استعمال کرتے تھے مگر اب عام گاڑیاں استعمال کی جاتی تھیں جن پر ویٹیکن کی شناختی پلیٹ تک نہیں ہوتی تھی۔اگرچہ ویٹیکن کے مالی ماہرین اِسے خرچ بچانے کیلئے ایک اچھا اقدام قرار دیتے تھے مگر ارنگروسا جانتا تھا کہ یہ مالی سے زیادہ حفاظتی تدابیر ہیں۔وہ اپنی سیاہ پوشاک سنبھالتا ہوا گاڑی میں سوار ہو گیا۔آج بھی اُس کی منزل کاسل گنڈولفو تھا۔

جب وہ پانچ ماہ پہلے ویٹیکن کی دعوت پر آیا تھا تو کاسل گنڈولفو پہنچنے تک اُسے اِس دعوت کے مقصد کا قطعی علم نہیں تھا۔اُس کے خیال میں اُسے اِس لئے بُلایا تھا کہ اوپس ڈائی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے بارے میں بات کی جا سکے۔ارنگروسا کے خیال میں نیا پوپ ایک آزاد خیال پوپ تھا۔اُس کو مُنتخب کرنے والے زیادہ تر پادری بھی آزاد خیال تھے اور اپنے انتخاب کے بعد اُس نے اب تک اپنی زیادہ تر توانائی عیسائیت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے صرف کی تھی۔ارنگروسا کے خیال میں پوپ ایک نہایت بے وقوف انسان تھا جو کہ یہ سمجھتا تھا کہ وہ خُدا کے بنائے ہوئے قوانین میں ترامیم کر کے لوگوں کا دل جیت سکتا ہے۔ارنگروسا نے اوپس ڈائی کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے سیاسی اور مالی وسائل کو اِس آزادی کے خلاف استعمال کرنا شُروع کر دیا تھا۔اُس کا مقصد پوپ کو یہ باور کروانا تھا کہ چرچ کا رویہ نرم کرنا نہایت بُزدلانہ قدم تھا جس سے عیسائیت کو ناقابلِ تلافی نُقصان پہنچ سکتا تھا۔پوپ کے انہی اقدامات کی وجہ سے گرجاؤں میں نہ صرف حاضری کم ہو رہی تھی بلکہ عطیات بھی گھٹ گئے تھے۔پانچ ماہ پہلے وہ پہلی دفعہ کاسل گنڈولفو گیا تھا۔وہ یہ محل دیکھ کر نہایت حیران ہوا تھا کیونکہ غیر مُتوقع طور پر اِس قدیم عمارت میں نہایت جدید سہولیات میسّر تھیں جن میں کانفرنس ہال،سائنسی تجربہ گاہیں،ستارہ بینی کا مرکز اور اِس طرح کی بے شُمار سہولتیں شامل تھیں۔ارنگروسا یہ سوچ کر حیران ہوا تھا کہ چرچ اگرچہ روحانیت پر زور دیتا لیکن پھر بھی جدید سائنسی ترقی کیلئے وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں۔اُس نے ستارہ بینی کا مشہور مرکز بھی دیکھا تھا جسے Biblioteca Astronomica کہا جاتا ہے۔اُس نے سُن رکھا تھا کہ یہاں تاریخ کے نامور ستارہ بینوں اور سائنسدانوں کی کتب موجود ہیں جن میں کوپرنیکس،گلیلو، کیپلر،نیوٹن اور سیچی شامل ہیں۔یہ بھی کہا جاتا تھا کہ یہاں پر پوپ کے قریبی افسران صرف خُفیہ مُلاقاتوں کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں۔تب ارنگروسا کو یہ احساس نہیں تھا کہ جو بات اُسے بتائی جانے والی ہے وہ کتنی خطرناک تھی۔وہ اُس ملاقات کے بعد نہایت پریشان ہوا تھا اور اب پانچ ماہ بعد پھر کاسل گنڈولفو جا رہا تھا۔اُس نے آنے والے وقت کا سوچ کر اپنے آپ کو تسلی دی۔اُسے معلّم کے فون کا انتظار تھا۔کافی وقت گُزر چُکا تھا اور وہ جانتا تھا کہ سیلاس اپنا مقصد حاصل کر چُکا ہو گا۔اُس نے اپنے اعصاب پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔وہ جانتا تھا کہ آنے والا وقت اُس کیلئے اپنے دامن میں صرف اور صرف کامیابیاں سمیٹے ہوئے ہے۔بس تھوڑا سا صبر اور انتظار رہ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

گیرے سینٹ لازارے کے اندر معمول کے مُطابق گہما گہمی تھی۔بُہت سارے لوگ گتے کے بورڈ اُٹھائے اپنے عزیزوں کا انتظار کر رہے تھے۔کئی قُلی سامان اِدھر اُدھر لے کر جا رہے تھے۔ سوفی نے اپنی نگاہیں معلوماتی سکرین پر دوڑائیں۔لینگڈن

نے بھی اُس کی نگاہوں کے تعاقب میں معلوماتی سکرین کو دیکھا۔

لیون۔راپائڈ۔۳:۰۶

''میری توقع کے برعکس تو یہ دیر سے جا رہی ہے'' سوفی نے کہا۔''مگر لیون ٹھیک رہے گا''لینگڈن نے اپنی گھڑی پر نظریں دوڑائیں جس پر وقت ۲:۵۹ تھا۔گاڑی جانے میں سات منٹ باقی تھے اور ابھی ٹکٹ لینا بھی باقی تھا۔سوفی نے ٹکٹ کی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔''اپنے کریڈٹ کارڈ سے دو ٹکٹ خریدو''۔

''کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا۔۔۔۔۔۔''۔

سوفی نے لینگڈن کی بات بیچ میں ہی کاٹ ڈالی۔''میں جانتی ہوں بس تُم ٹکٹ خریدو''

لینگڈن نے قسم کھائی کہ اب وہ سوفی کی بات میں دخل نہیں دے گا۔وہ کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔دو منٹ میں ہی اُس کے ہاتھوں میں لیون کے دو ٹکٹ تھے۔وہ پلیٹ فارم کی طرف بڑھے تو اُسی وقت لیون جانے والوں کیلئے اعلان شُروع ہو گیا۔اُن کے سامنے سولہ پٹڑیاں تھیں،دائیں طرف تیسری پٹڑی پر لیون والی گاڑی کھڑی تھی۔سوفی تیز تیز چل رہی تھی،یکدم وہ سٹیشن کے خارجی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور لینگڈن کندھے اُچکا کر اُسے کے پیچھے پیچھے ہولیا۔باہر نکلتے ہی اُس نے دیکھا کہ وہی ٹیکسی جس کے ڈرائیور کو سوفی نے پیسے دیئے تھے بالکُل سامنے کھڑی ہے۔ڈرائیور نے سوفی کو دیکھتے ہی گاڑی کی روشنیاں جلا کر اشارہ کیا۔سوفی گاڑی کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔لینگڈن نے بھی اُس کی تائید کی اور اُس کے ساتھ براجمان ہو گیا۔سوفی نے ڈرائیور کو صرف اتنا کہا کہ اُنہیں شہر سے باہر لے چلے۔گاڑی کے چلتے ہی سوفی نے لینگڈن کے ہاتھوں میں تھامے ٹکٹ پکڑے اور پھاڑ کر باہر پھینک دیئے۔لینگڈن ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ٹیکسی روئے ڈی کلیچی پر آ گئی تھی۔اپنے بائیں طرف گاڑی کے شیشے سے باہر لینگڈن کو مونٹے مارٹے اور سیکرے کوئیر کا خوبصورت گُنبد نظر آ رہا تھا۔سڑک کے دوسری طرف اُسے مُخالف سمت میں جاتی ہوئی پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں دکھائی دیں۔سائرن کی آوازیں تمام علاقے میں گونج رہی تھیں۔لینگڈن اور سوفی دونوں نیچے کی طرف جھُک گئے۔تھوڑا آگے آ کر وہ اوپر ہو گئے۔سوفی کے چہرے کو دیکھ کر لینگڈن یہ محسوس کر سکتا تھا کہ اب وہ اپنی اگلی چال کے بارے میں سوچ رہی ہے۔لینگڈن نے ایک بار پھر جیب سے چابی نکالی اور اُس کا جائزہ لینے لگا۔اپنی آنکھوں کے نزدیک لاتے ہوئے،اُس نے چابی کو بغور دیکھا کہ شاید کُچھ ایسا نظر آ جائے جو کہ اِس چابی کا اسرار کھول دے مگر اُسے ناکامی ہوئی۔

''کُچھ سمجھ نہیں آ رہا'' آخر کار وہ بولا۔

''کیا''سوفی نے پوچھا۔

''کہ تُمہارا نانا بس تُمہیں ایک چابی تک پُہنچانا چاہتا تھا جس کے بارے میں ہمیں کُچھ علم نہیں کے اِس کا مقصد کیا ہے؟''

''میں بھی اِس بات سے مُتفّق ہوں۔''

''کیا تُمہیں یقین ہے کہ اُس نے پینٹنگ کی پچھلی طرف کُچھ نہیں لکھا تھا؟''

''میں نے نہایت باریکی سے سب کُچھ دیکھا تھا۔پینٹنگ کے پیچھے یہ چابی تھی۔''

لینگڈن نے تیوری چڑھا کر چابی پر بنی مُثلث کو بغور دیکھا۔

''کُچھ بھی نہیں ہے''۔وہ بولا۔''اِس چابی سے شاید الکحل کی بُو آ رہی ہے''۔

''کیا؟''۔

''ایسا لگ رہا ہے جیسے کُچھ دِن پہلے اِسے رگڑ کر صاف کیا گیا ہے''لینگڈن نے چابی اپنے نتھنوں کے سامنے رکھ کر سانس کھینچی۔''ایک طرف الکحل کی بُو زیادہ ہے۔''لینگڈن نے چابی کو دوسری طرف گھُمایا۔

''او ایک منٹ۔۔۔۔''۔اُس کے چہرے پر حیرت پھیل گئی تھی۔اُس نے چابی کو روشنی میں کر کے دوسری طرف گھُمایا۔اُسے چابی کی دوسری طرف اِس کی نرم سطح پر گیلاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔''تُم نے چابی کو جیب میں ڈالنے سے پہلے دیکھا تھا؟''

''نہیں،میں جلدی میں تھی''۔

لینگڈن نے اُس کی طرف مُڑا۔''کیا تُمہارے پاس ابھی لائٹ پین ہے؟''

سوفی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر لائٹ پین نکال لیا کر لینگڈن کو پکڑا دیا۔لینگڈن نے پین آن کر کے روشنی چابی پر ڈالی۔اُسے یوں محسوس ہوا کہ چابی پر کُچھ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ الفاظ جلدی میں لکھے گئے ہیں مگر کم از کم با آسانی پڑھے جا رہے تھے۔

''اچھا''لینگڈن نے مُسکراتے ہوئے کہا۔''اب پتا چلا کہ اِس سے الکحل کی بُو کیوں آ رہی تھی''۔لینگڈن نے چابی سوفی کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔

سوفی نے حیرت سے چابی پر لکھے قرمزی رنگ کے الفاظ کو دیکھا

24 Rue Haxo

''یہ تو کسی جگہ کا پتہ لگ رہا ہے''۔

''کس جگہ کا؟''لینگڈن نے پوچھا۔

سوفی کو اِس کا اندازہ نہیں تھا۔وہ ڈرائیور کی طرف جھُک کر اُس سے فرانسیسی میں بات کرنے لگی۔جب وہ واپس مُڑی تو اُس نے بتایا کہ یہ پیرس کے مغربی مضافاتی علاقے کا ہے جہاں تاریخی ٹینس سٹیڈیم رولینڈ گیراس ہے۔وہ ڈرائیور کو کہہ چُکی تھی کہ اُنہیں وہاں لے چلے۔سوفی نے دوبارہ چابی کی طرف دیکھا اور یہ سوچنے لگی کہ اِس پتے پر کیا ہو سکتا ہے۔گرجا گھر یا پھر پریوری کا ہیڈکوارٹر۔

اُس کے دماغ میں پھر دس سال پہلے کے خاکے گھوم رہے تھے۔وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

''رابرٹ،میرے پاس تُمہیں بتانے کو بہت کُچھ ہے''وہ رُکی اور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔''لیکن پہلے تُم مُجھے یہ بتاؤ کہ تُم پریوری آف سیون کے بارے میں کیا کُچھ جانتے ہو؟''

☆☆☆☆☆☆☆

سیلے ڈی ایٹالٹس کے باہر، فاش غُصّے سے بپھرا ہوا اِدھر اُدھر چل رہا تھا۔ اُس کے قدم نہایت مضبوطی سے فرش پر پڑ رہے تھے جو اُس کے شدید غُصّے کا اظہار تھا۔ گروآرڈ اُسے اپنی آپ بیتی سُنا چُکا تھا۔ فاش نے اُسے گولی نہ چلانے پر کھری کھری سُنائی تھیں۔

''کیپٹن''، لیفٹیننٹ کولیٹ کمانڈ پوسٹ سے فاش کی طرف آ کر بولا۔ ''ایجنٹ نیویو کی گاڑی کا سُراغ مل گیا ہے۔''

''کیا وہ سفارتخانے تک پُہنچ گئی ہے؟''

''نہیں، اُنہوں نے گیرے سینٹ لازارے سے ٹکٹ خریدے ہیں۔ آخری نکلنے والی ٹرین بس چار پانچ منٹ پہلے ہی نکلی ہے''۔

فاش نے گروآرڈ کو جانے کا اشارہ کیا اور کولیٹ کو ساتھ لے کر ایک طرف کو چل دیا۔ اُس کے لہجے میں سنسنی سی تھی۔

''وہ کہاں جا رہے ہیں؟''

''لیون''۔

''یہ بھی کوئی چال ہی ہوگی۔''۔ فاش نے گہرا سانس لیا۔ ''اچھا خیر اگلے سٹیشن اطلاع کر دو اور ہدایات دے دو کہ ٹرین رُکوا کر تلاشی لیں، سوفی کی گاڑی کے پاس سادہ کپڑوں والے چند آدمی تعینات کر دو ہوسکتا ہے کہ وہ وہاں واپس آئے اور سٹیشن کے ارد گرد کے بھی تلاشی کیلئے اپنے آدمی پھیلا دو، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے پیدل ہی نکل پڑے ہوں۔ کیا سٹیشن سے کوئی بس کہیں جاتی ہے؟''

''اِتنی رات گئے تو ٹیکسی ہی مل سکتی ہے''۔

''اچھا تو وہاں کھڑے ٹیکسی ڈرائیوروں سے پوچھو شاید اُنہوں نے سوفی کو یا لینگڈن کو دیکھا ہو بلکہ ٹیکسی کمپنی سے رابطہ کر کے اُن سے معلومات لو۔ میں انٹرپول سے رابطہ کرتا ہوں''۔

کولیٹ نے حیرت سے دیکھا۔ ''کیا آپ انٹرپول کو اطلاع دے رہے ہیں؟''

فاش کو شرمندگی تھی مگر اُس کے پاس کوئی اور متبادل راستہ بھی نہیں تھا۔ فرار کے بعد مفرور کے اقدامات کا اندازہ کرنا مُشکل نہیں ہوتا۔ اُن کو ہمیشہ گنی چُنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ رقم، سفر اور کُچھ سامان وغیرہ۔ انٹرپول کے پاس اتنے ذرائع تھے کہ وہ یہ تین چیزیں سوفی اور لینگڈن پر تنگ کر سکتے تھے۔ چند منٹ میں اُن کی تصاویر پیرس کے ہر ہوٹل، گاڑیوں کے اڈّے اور بڑے سٹوروں پر پُہنچا کر پیرس سے اُن کے فرار کے تمام راستے مسدود کئے جا سکتے تھے۔ عام طور پر مفرور فرد سب کے سامنے ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو کہ نظر میں آ جاتی ہے۔ وہ کوئی گاڑی چوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، یا پھر سٹور سے کوئی چیز چُرانا چاہتا ہے۔ کوئی اور راستہ نہ ہونے پر بینک کا کارڈ یا کریڈٹ کارڈ استعمال کر بیٹھتا ہے۔ وہ جو بھی غلطی کرتا ہے مقامی حکّام تک فوراً اطلاع پُہنچ جاتی ہے۔

''صرف لینگڈن کے بارے میں؟'' کولیٹ نے پُوچھا۔ ''کیا آپ سوفی کو چھوڑ رہے ہیں؟''۔

''نہیں''۔ فاش غُرّایا۔ ''میرا ارادہ ہے کہ اُس کے تمام عزیز دوستوں کی معلومات لوں، کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس وہ مدد کیلئے جا سکتی ہے۔ اُسے اِس سب کی بھاری قیمت چُکانا پڑے گی''۔

''کیا میں فون پر رہوں یا خود بھی باہر نکلوں''۔ کولیٹ نے سوال کیا۔

''تُم خود باہر نکلو۔ ٹرین سٹیشن جاؤ اور اپنی ٹیم کے ساتھ رابطہ کرو۔ تُمہارے پاس سب اختیارات ہیں مگر مُجھ سے پوچھے بغیر کوئی قدم مت اُٹھانا''۔

''ٹھیک ہے سر''۔ کولیٹ نے کہا اور بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔

فاش کو اپنا جسم سخت ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ سوفی اور لینگڈن اُس کی چکنی مچھلی کی طرح پھسل گئے تھے۔ اُس نے اپنے آپ کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ انٹرپول کا شدید دباؤ برداشت کرنا سوفی اور لینگڈن کیلئے مُمکن نہی ہوگا۔ وہ صُبح تک پکڑے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیکسی اِس وقت بائس ڈی بولو کے گھنے درختوں سے گُزر رہی تھی۔ اِس پارک کے کئی اور نام بھی مشہور تھا جن میں سے ایک ایک نام ''دُنیاوی خوشی کا باغ'' تھا۔ پارک کے باہر ٹنگی ہوئی پینٹنگ دیکھ کر لینگڈن کو کُچھ کُچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ پارک کس قسم کا ہے۔ رات کے وقت، اپنی جسمانی خواہشوں کی آگ بُجھانے والے سینکڑوں مرد وعورت یہاں اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ لینگڈن نے دیکھا کہ پارک میں موجود لڑکے اور لڑکیاں اُن کی گاڑی کی روشنیاں دیکھ کر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اُسے گاڑی کے سامنے دو برہنہ جوان لڑکیاں نظر آئیں۔ لینگڈن نے اپنی نظریں اُن سے ہٹا لیں اور ٹھنڈی آہ بھری۔

''میں پریوری آف سیون کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں''۔ سوفی نے کہا۔

لینگڈن نے سر ہلایا اور سوچنے لگا کہ کہاں سے شُروع کرے۔ پریوری آف سیون، ایک ایسی برادری تھی جس کی تاریخ قریباً ایک ہزار سال پُرانی تھی۔ حیران کُن دستاویزات، غدّاری اور حتٰی کے تشدد سے لبریز داستانیں۔

''پریوری آف سیون''۔ لینگڈن شُروع ہوا۔ 'فرانس سے تعلق رکھنے والے صلیبی جنگجو گاڈفرے ڈی بولئین نے اِس کی بُنیاد ۱۰۹۹ میں یروشلم میں رکھی تھی''

سوفی مُنہمک سُن رہی تھی۔

''کہا جاتا ہے کہ گاڈفرے پاس ایک راز تھا، جو کہ عیسٰیؑ سے تعلق رکھتا تھا۔ اُسے ڈر تھا کہ وہ مر گیا تو یہ راز ہمیشہ کیلئے کھو جائے گا، اُس نے اِس راز کی حفاظت پریوری آف سیون کو سونپ دی تھی۔ اُس نے تنظیم کے ارکان سے عہد کیا تھا کہ وہ نسل در نسل اِس راز کی حفاظت کریں گے۔ اِس تنظیم کے ارکان کو یروشلم میں رہنے کیلئے جو جگہ دی گئی تھی وہ قدیم ہیکلِ سُلیمانی کے بالکُل نزدیک تھی۔ کہا جاتا ہے کہ پریوری نے جان بوجھ کر اِس جگہ کو چُنا تھا کیونکہ وہ اِس ہیکل کے نیچے کھُدائی کرنا چاہتے تھے۔ اُن کے خیال میں وہاں کُچھ قدیم دستاویزات موجود تھیں۔ اُن لوگوں کو کھُدائی کے دوران نہایت اہم دستاویزات ملی تھیں۔''

سوفی کے چہرے پر بے یقینی نظر آ رہی تھی۔

''پریوری نے اِن دستاویزات کو نکالنے کیلئے ایک گروہ بنایا تھا جس کا نام نائٹس ٹمپلرز رکھا گیا تھا۔ یہ نو نائٹس پر مُشتمل تھا اور اِنہوں نے بحفاظت وہ دستاویزات نکال لیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دستاویزات حاصل ہونے کے بعد پریوری اور نائٹس ٹمپلرز کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہوگیا تھا اِتنا کہ عیسائی چرچ بھی اِن کے سامنے بے بس ہوگیا تھا۔ اِس کے علاوہ گاڈفرے کا دیا ہوا راز بھی اِن کے پاس موجود تھا''۔

سوفی کے چہرے پر حیرت تھی۔ لینگڈن نے بھی کئی دفعہ نائٹس ٹمپلرز کے بارے میں لیکچر دیا تھا اور اُسے اتنا اندازہ تھا کہ نائٹس ٹمپلرز تاریخ کا ایک جانا پہچانا کردار ہیں۔ مُحقّقین اور مئورخین کیلئے، نائٹس ٹمپلر ایک مُشکل موضوع تھا کیونکہ اُن کے بارے میں اِتنی من گھڑت داستانیں بھی مشہور ہوگئی تھیں کہ سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنا مُشکل لگتا تھا۔

سوفی کے چہرے پر کشمکش نظر آ رہی تھی۔

''تُمھارے کہنے کا مطلب ہے کہ نائٹس ٹمپلر دراصل پریوری آف سیون کی تخلیق تھی جبکہ میرے خیال میں تو نائٹس ٹمپلر کا گروہ، مُقدّس سرزمین اور یروشلم کی حفاظت کیلئے بنایا گیا تھا''۔

''یہ تو اپنے مقصد کو چھُپانے کیلئے مشہور کیا گیا تھا۔ مُقدس سرزمین اور اُس کی طرف آنے والے زائرین کی حفاظت صرف نو نائٹس نہیں کرسکتے تھے۔ وہ اپنے اصل مقصد کو چھُپائے رکھنے میں کامیاب رہے تھے۔ اُن کا مقصد اُن دستاویزات کی برآمدگی تھی جو کہ ہیکلِ سُلیمانی کے نیچے دفن تھیں''۔

''کیا وہ دستاویزات برآمد ہوگئی تھیں؟''۔

لینگڈن مُسکرا کر رہ گیا۔ ''کوئی پُورے وثوق سے تو نہیں کہہ سکتا، مگر تمام تاریخ دان مُتفق ہیں کہ نائٹس ٹمپلرز کو اُن کھنڈرات میں سے کُچھ ایسا ملا تھا۔۔۔ جس نے اُنہیں اِتنا دولت منداور طاقتور بنا دیا جس کا اندازہ کرنا بھی مُشکل ہے''۔

لینگڈن نے سوفی کو نائٹس ٹمپلر تاریخ بتائی جو کہ وہ اکثر اپنے طالبعلموں کو بھی بتاتا تھا۔ نائٹس ٹمپلر، دوسری صلیبی جنگ کے دوران یروشلم آئے تھے اور شاہ بالڈوین دوم نے اُن کی یہ ذمہ داری لگائی تھی کہ اُن کا کام یروشلم کی طرف آنے والے زائرین کے راستوں کی حفاظت ہے۔ اُن سے حلف لیا گیا تھا کہ وہ اپنی ذاتی ملکیت میں کوئی زمین یا رقم نہیں رکھیں گے، نہ شادی کریں گے اور نہ ہی تنخواہ لیں گے۔ نائٹس نے بادشاہ سے یہ درخواست کی تھی کہ اُنہیں بس ہیکلِ سُلیمانی کے اُس حصے میں رہنے کیلئے ٹھکانہ دے دیا جائے جسے عام طور پر سُلیمانؑ کا اصطبل کہا جاتا ہے۔ بادشاہ نے اُنہیں اجازت دے دی تھی اور اُنہوں نے وہاں اپنا ٹھکانہ بنالیا تھا۔

نائٹس کا اِس جگہ پر رہائش اختیار کرنا محض اتفاق نہیں تھا بلکہ پریوری کو جن مزید دستاویزات کی تلاش تھی، اُن کے خیال میں وہ ہیکل کے اِسی حصے میں زیرِ زمین مدفون تھیں، ایک ایسا حصہ جسے مُقدس ترین مانا جاتا تھا۔ یہودیوں کے خیال میں یہ حصہ خُدا کی رہائش گاہ تھا۔ یہ نو نائٹس ٹمپلر تقریباً دس سال وہاں مُقیم رہے۔

''اور اُنہوں نے وہاں کُچھ دریافت بھی کرلیا تھا'' سوفی بولی۔

''ہاں بالکل' لینگڈن نے کہا۔ لینگڈن نے بتانا شُروع کیا کہ اگرچہ اِس کام میں نو سال کا طویل عرصہ صرف ہوا تھا مگر نائٹس اپنے مقصد میں کامیاب رہے تھے۔ اُنہوں نے وہ 'خزانہ' ہیکل سے نکال لیا اور اُسے ساتھ لے کر یورپ روانہ ہوگئے تھے۔ اُس کے بعد اُن کی طاقت اور اثر ورسوخ میں بُہت جلد اضافہ ہوا۔ کوئی مُکمل طور پر نہیں جانتا کہ آیا نائٹس نے پوپ کو بلیک میل کیا تھا یا پھر ویٹیکن نے نائٹس ٹمپلرز کی وفاداریاں خریدنے کی کوشش کی تھی، مگر اُس وقت کے پوپ اِنوسنٹ دوم (INNOCENT-II) نے ایک پاپائی حُکمنامہ جاری کیا تھا جس کے ذریعے نائٹس ٹمپلرز کو لامحدود اور بیش بہا اختیارات دے دئے گئے تھے۔ اُنہیں ایک مُکمل فوج بنانے کی اجازت بھی دے دی گئی تھی جو کہ صرف اور صرف اُن کی اپنی ماتحتی میں کام کرنے کی پابند تھی۔ مزید یہ کہ نائٹس ٹمپلرز پر کسی بھی عیسائی بادشاہ کے اختیار میں نہیں تھے۔ وہ آزاد قرار دیئے گئے تھے۔ اِس کے بعد نائٹس ٹمپلرز کی طاقت میں مزید اضافہ ہونا شُروع ہوگیا۔ اُنہوں نے اپنی سیاسی قوت کو بھی بڑھایا اور پورے یورپ میں وسیع جائیدادیں بنالیں۔ وہ اِتنے امیر ہوگئے تھے کہ بادشاہوں کو بھی قرضے دینا شُروع ہوگئے تھے۔ اِس کے بدلے وہ بھاری سُود بھی لیا کرتے تھے۔ تاریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جدید بینکاری نظام کی بُنیادیں دراصل نائٹس نے ہی استوار کی تھیں ۱۳۰۰ء تک نائٹس ٹمپلر اتنی طاقت حاصل کرچکے تھے کہ اُس وقت کا پوپ کلیمنٹ پنجم کو یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ اُن کے خلاف کوئی قدم اُٹھانا پڑے گا۔ اُس نے فرانس کے بادشاہ فلپ چہارم کے ساتھ مل کر نائٹس ٹمپلر کو صفحہِ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ بنایا۔ منصوبہ یہ تھا کہ ٹمپلرز کو گرفتار کرکے اُنکے خُفیہ خزانے پر بھی قبضہ کرلیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ فلپ چہارم بھی ٹمپلرز کا مقروض تھا اور وہ اِس قرضے سے پیچھا چھُڑانے کیلئے اُن کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ ٹمپلرز کو مِٹانے کیلئے ایک منصوبہ بنایا گیا جِسے نہایت خُفیہ رکھا گیا تھا۔ منصوبے کے تحت پوپ کلیمنٹ نے ایک سربمہر خط یورپ کے تمام حصوں میں پُہنچایا اور یہ ہدایات دی گئیں کہ یہ خط تمام جگہوں پر ۱۳ اکتوبر (۲۰۰۷) کی صُبح کو کھولا جائے گا اور اِس میں دی گئی ہدایات پر حرف بحرف عمل کیا جائے گا۔

تیرہ تاریخ کا سورج طلوع ہوا تو خط کھولے گئے ہدایات پڑھی گئیں جو کہ حیرتناک تھیں۔ خط میں پوپ کلیمنٹ نے لکھا تھا کہ خواب میں اُسے خُدا نے آکر نائٹس ٹمپلرز کے بارے میں خبردار کیا ہے کہ وہ لوگ شیطان پرست، ہم جنس پرست ہیں اور صلیب کی بے حُرمتی کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ وہ بُہت ساری ایسی حرکات کرتے ہیں جو کہ مذہب کی توہین کی زمرے میں آتی ہیں۔ پوپ کلیمنٹ کے مُطابق خواب میں خُدا نے اُسے حُکم دیا تھا کہ زمین کو نائٹس ٹمپلرز کے وجود سے پاک کردیا جائے، اُن کو گرفتار کرکہ تب تک تشدّد کیا جائے جب تک وہ اپنے جُرائم اور گُناہوں کا اعتراف نہ کرلیں۔ پوپ کلیمنٹ کی ہدایات پر عمل کیا گیا اور نائٹس کے خلاف قریباً تمام یورپ میں کاروائی کی گئی۔ اُس دِن بے شُمار نائٹس کو گرفتار کرلیا گیا، اُن پر بے رحمانہ تشدّد کیا گیا اور زیادہ تر کو زندہ جلا دیا گیا۔ اِس کربناک واقعے کی گونج آج بھی سُنائی دیتی ہے اور جُمعہ کی تیرہ تاریخ (Friday the 13th) بدقسمت شُمار ہوتی ہے۔

سوفی کے چہرے پر شش وپنج تھا۔ ''نائٹس ٹمپلرز کو مٹا دیا گیا؟ مگر تو میرے خیال میں نائٹس ٹمپلر کی برادری آج تک موجود ہے''